تمہید ایمان

مع حاشیہ

ایمان کی پہچان

مُصنّف : اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

تمہیدُ الایمان

مع حاشیہ

ایمان کی پہچان

از: امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

حاشیہ وتقدیم: مجلس المدینۃ العلمیہ (شعبہ کتب اعلیٰ حضرت)

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ کتب اعلیٰ حضرت)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

نام کتاب : تمہیدُ الایمان مع حاشیہ ایمان کی پہچان

مصنف : امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

حاشیہ وتقدیم : مجلس المدینۃ العلمیہ (شعبہ کتب اعلیٰ حضرت)

پیش کش : شعبہ کتب اعلیٰ حضرت (مجلس المدینة العلمية)

سن طباعت : ۴ رجب المرجب ۱۴۲۹ھ، 8 جولائی 2008ء

نئی طباعت : ۲۴ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ، 28 جون 2011ء

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- ......**کراچی** : شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی فون: 021-32203311
- ......**لاھور** : داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ فون: 042-37311679
- ......**سردار آباد** : (فیصل آباد) امین پور بازار فون: 041-2632625
- ......**کشمیر** : چوک شہیداں، میرپور فون: 058274-37212
- ......**حیدر آباد** : فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن فون: 022-2620122
- ......**ملتان** : نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑگیٹ فون: 061-4511192
- ......**اوکاڑہ** : کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال فون: 044-2550767
- ......**راولپنڈی** : فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ فون: 051-5553765
- ......**خان پور** : دُرانی چوک، نہر کنارہ فون: 068-5571686
- ......**نواب شاہ** : چکرا بازار، نزد MCB فون: 0244-4362145
- ......**سکھر** : فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ فون: 071-5619195
- ......**گوجرانوالہ** : فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ فون: 055-4225653
- ......**پشاور** : فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر

E.mail: ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

المدینۃ العلمیۃ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علاّمہ

مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَۃ

الحمدللّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن وخوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **''المدینۃ العلمیۃ''** بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلما و مُفتیانِ کرام کَثَّرَ ھُمُ اللّٰہُ السَّلَام پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت　　(۲) شعبۂ درسی کُتُب

(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب　　(۴) شعبۂ تراجمِ کتب

(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب　　(۶) شعبۂ تخریج

''المدینۃ العلمیۃ'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین ومِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر وبَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولٰینا الحاج الحافظ القاری

شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسع سَہل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی ، تحقیقی اوراشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**المدینۃ العلمیہ**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

(آمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

فہرست

مضامین	صفحہ
تعارفِ علمیہ	4
مقدمہ	7
بدعقیدہ لوگوں کے عقائد کا خلاصہ	9
علمائے احناف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیھم کا فتویٰ	11
علمائے شوافع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیھم کا فتویٰ	13
علمائے حنابلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیھم کا فتویٰ	13
توہین کے الفاظ میں نیت کا اعتبار	15
علامہ خفاجی حنفی اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیھم	18
گستاخوں کی عبارتیں گستاخانہ ہیں	21
علمِ غیب کے متعلق چند دلائل	26
چند دلائل ختم نبوت	35
ایک غلط فہمی کا ازالہ	43
آخری اور اہم گزارش	48
تمہید الایمان	53
محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی تعظیم مدار ایمان و مدار نجات و مدار قبولِ اعمال	54
حسن خاتمہ کی بشارت جلیلہ	61
ہاں یہی امتحان کا وقت ہے	66
خدارا انصاف	79
اگر کوئی شخص تمہارے ماں باپ، استاد پیر کو گالیاں دے	82
علم اس وقت نفع دیتا ہے کہ دین کے ساتھ ہو	88
فرقہ دوم	89
مکر اوّل	90
اس مکر کا جواب	91
مکر دوم	97
کتب عقائد وفقہ واصول تصریحات سے مالا مال ہیں	108
تیسرا مکر	111
فائدہ جلیلہ	121
ضروری تنبیہ	125
مکر چہارم	127
مکر پنجم	130
عرب وعجم کے اُن علمائے کرام کے اسماء جنھوں نے امام اہلسنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فتویٰ کی تصدیق فرمائی	145

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ.

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

واجب الاحترام قارئین کرام: ہم جس خطے میں رہتے ہیں یہ خطہ صدیوں سے اللہ عزوجل کے پیارے دین یعنی اسلام کی دولت سے مالا مال ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں ہی مبلغین اسلام کی کوششوں سے اس خطے میں نور اسلام اس وقت چمکا جب یہ سارا خطہ کفر وشرک کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں گھرا ہوا تھا۔

اس خطے میں اسلام کی پہلی کرن اس وقت چمکی جب عرب تاجروں کی تبلیغ سے متاثر ہوکر اِس کے ساحلی علاقوں کے کچھ قبائل مسلمان ہوگئے۔اس کے بعد مجاہد اسلام محمد بن قاسم کی آمد ہوئی اور دیبل سے ملتان شریف تک کے علاقے میں اسلام کی کرنیں نور بار ہوئیں۔پھر اسلام کے بطل جلیل محمود غزنوی کے حملوں سے کفر وشرک کے ایوان تاراج ہوئے۔ان کے ساتھ آنے والے علماء اور خاص طور پر صوفیاء کرام رحمہم اللہ کی کوششوں سے ہندوستان کے عوام بڑی تعداد میں مسلمان ہونے لگے۔

الغرض ہندوستان میں تبلیغ دین کا سہرا اولیاء کرام اور علمائے اہلسنت رحمۃ

اللہ علیہم کے سر ہے۔ جنہوں نے اسلام کی خاطر اپنے گھر بار کو چھوڑ کر ہندوستان کے کفرستان کو دارالاسلام بنا دیا۔ مثال کے طور پر خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری، حضور داتا علی ہجویری، سید میاں میر قادری لاہوری رحمتہ اللہ علیہم وغیرھم۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ بزرگ رحمتہ اللہ علیہم ہمارے محسن ہیں اور انہیں کی وجہ سے آج ہم مسلمان ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے مزارات کی طرف آج بھی ہمارے دل کھنچتے اور سینوں میں ان کی عقیدت و محبت کے چراغ جلتے ہیں۔

پھر جب ہمارے حکمرانوں کی آپس کی ناچاقیوں کی وجہ سے انگریز نے اقتدار پر قبضہ کیا تو اس وقت یہاں صرف وہ لوگ مسلمان کہلاتے تھے جو انہیں بزرگان دین رحمہم اللہ کے فیض سے فیضیاب تھے۔ اور دلی طور پر انہی اولیاء کرام رحمتہ اللہ علیہم سے وابستہ تھے (یعنی اہلسنت و جماعت) گویا اس وقت سوائے روافض (شیعہ) کے کہ جن کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر تھی مسلمانوں کا کوئی مدمقابل نہ تھا۔ چنانچہ انگریز نے چاہا کہ کسی طرح اس اکثریتی جماعت اہل سنت و جماعت کی طاقت کو پارہ پارہ کر دیا جائے۔ تاکہ اس کی حکومت کو دوام حاصل ہو۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے انگریز نے مسلمانوں کے مقابل ایسے لوگوں کو کھڑا کیا۔ جو اپنے آپ کو نہ صرف مسلمان کہلواتے، بلکہ پیر بن کر بیعت وغیرہ کا سلسلہ بھی کرتے۔ لیکن اس کیساتھ ساتھ اللہ عزوجل، اسکے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کرام رحمہم اللہ کی شان میں وہ گستاخیاں کرتے تھے کہ بڑے سے بڑا کافر بھی اسکی جرأت نہ کرسکتا تھا۔ ان کی تفصیل کیلئے ملاحظہ فرمائیں (برطانوی مظالم کی کہانی عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری کی زبانی)۔

چنانچہ انگریز مکار کا مقصد پورا ہوا اور اس وقت سے لیکر آج تک پاک و ہند کی

سرزمین باطل فرقوں کی آماجگاہ بن کر رہ گئی۔ان فرقوں نے انگریز کی دی ہوئی امداد سے اپنے مدارس اور کالج بنائے جہاں یہ لوگ مسلمانوں کو فرقوں میں بانٹ کر انگریزوں کی حکومت کو مستحکم کرتے رہے، اور آج بھی یہی فرقے اپنے فرنگی آقاؤں کی مدد سے اقتدار میں شامل ہیں۔اور تقریباً ۹۵ فیصد مسلمان آج بھی کسمپرسی کا شکار، مظلومیت کی جیتی جاگتی تصویر نظر آتے ہیں۔غرض مکّار انگریز نے اپنا مقصد حاصل کرلیا اور مسلمان کہلوانے والے چند نام نہاد مولویوں کو خرید کر مسلمانوں میں بدعقیدگی اور بدعملی پھیلانا شروع کردی۔

ان بدعقیدہ لوگوں کے عقائد جو خود انہوں نے اپنی کتابوں میں شائع کئے کچھ اسطرح سے ہیں۔

بدعقیدہ لوگوں کے عقائد کا خلاصہ

۱۔اللہ عزوجل جھوٹ بول سکتا ہے۔ (براہین قاطعہ صفحہ ۶)

۲۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم، آخری نبی نہیں ہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبی کے آنے کا امکان ہے۔ (تحذیر الناس ص۳، ۲۴، ۱۱۳)

۳۔حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا علم، شیطان لعین کے علم سے کم ہے۔

(براہین قاطعہ ص ۵۵)

۴۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ایسا ہی ہے جیسا بچوں، پاگلوں، بلکہ جانوروں کو ہوتا ہے۔

(حفظ الایمان ص ۸)

۵۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔

(براہین قاطعہ ص ۵۵)

معاذ اللہ۔معاذ اللہ۔ثم معاذ اللہ۔ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

نوٹ:۔ اصل کتب سے ان اقوال کی نقول اسی کتاب کے آخری صفحات پر ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

ان عقائد کا بُرا ہونا تو ہر کسی کو معلوم ہی ہے جب یہ عقائد عوام نے سنے تو علماء کرام سے ان کے بارے میں فتویٰ پوچھا۔علمائے اہل سنت نے ان عقائد کا جواب دیا اور بدعقیدہ لوگوں سے توبہ کا مطالبہ کیا لیکن یہ توبہ کرنے پر راضی نہ ہوئے بلکہ اپنی بدعقیدگی کو چھپانے کیلئے ان عقائد کی ایسی تشریح کرنے لگے جو عقل وشریعت کے بالکل خلاف تھی۔کئی سال یہی حالت رہی، کتنی ہی مرتبہ ان بدعقیدہ لوگوں کو مناظرے کیلئے دعوت دی گئی۔لیکن یہ ہمیشہ بھاگ جاتے، آخر کار مجددِ عظیم امام اہلِ سنت شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اِنہیں اِن کی کفریہ عبارتوں کی وجہ سے، کافر قرار دیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اس فتوے کی تصدیق عرب وعجم کے سینکڑوں علماء نے بھی کی۔دیکھئے حسام الحرمین، الصوارم الہندیہ وغیرھا۔

اسکے جواب میں ان بدعقیدہ لوگوں نے بہت سے مکروفریب کے جال پھینکے اور شور مچایا کہ امام احمد رضا علیہ الرحمۃ نے ہمیں خواہ مخواہ کافر قرار دیا ہے۔چنانچہ ان بدعقیدہ لوگوں کے مکروفریب کا پول کھولنے کیلئے اعلیٰحضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ''تمہید ایمان'' تصنیف فرمائی۔جس میں عوام کو ان کے دھوکے سے بچنے کی تاکید فرمائی اور بدعقیدہ لوگوں کے اعتراضات کے جوابات دیئے۔

جائزہ

اب آیئے اپنے عقیدے کو ان بدعقیدہ مولویوں سے محفوظ رکھنے کیلئے ''تمہید ایمان'' کا جائزہ لیں۔ مجدد اعظم امام احمد رضا ﷫ نے تمہید ایمان میں چار مرحلوں کا ذکر کیا ہے۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ جو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اللہ ﷻ کو گالی دے، عیب لگائے یا ان کی شان میں کمی کرے وہ قطعاً کافر ہے۔

۲۔ جو کوئی ان کے کفریہ کلام کو دیکھ کر، سن کر بھی انہیں کافر نہ مانے اور بہانے بنائے۔ ان کی دوستی، استاذی، شاگردی کا لحاظ کرے وہ بھی کافر ہے۔

۳۔ ان گستاخوں نے جو کچھ اللہ عزوجل اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں لکھا ہے اس کے گستاخانہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

۴۔ جو مکر و فریب اور بہانے بازی یہ لوگ کرتے ہیں اس کا کوئی اعتبار نہیں وہ بہانے بازی ان کے کفر کو نہیں مٹا سکتی۔

اب ہم ان چار مراحل کو علمائے اسلام رحمتہ اللہ علیہم کے اقوال کی روشنی میں مختصراً بیان کرتے ہیں۔

مرحلہ نمبر ۱ اور ۲

۱۔ علمائے احناف رحمتہ اللہ علیہم کا فتویٰ

وَالْکَافِرُ بِسَبِّ نَبِیٍّ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ فَاِنَّہٗ یُقْتَلُ وَلَا یُقْبَلُ تَوْبَتُہٗ مُطْلَقاً وَلَوْسَبَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قُبِلَتْ لِاَنَّہٗ حَقُّ اللّٰہِ تَعَالٰی

وَالْاَوَّلُ حَقُّ عَبْدٍ وَ مَنْ شَكَّ فِيْ عَذَابِهٖ وَ كُفْرِهٖ كَفَرَ۔

(علامہ علاؤالدین حصکفی ''درمختار'' جلد۳ ص۴۰۰ مطبوعہ مطبع عثمانیہ استنبول)

ترجمہ: انبیاءکرام علیہم السّلام میں سے کسی بھی نبی علیہ السلام کو گالی دینے کے سبب سے کافر ہونے والے کو قتل کیا جائے گا اور اسکی توبہ کسی بھی طرح قبول نہیں کی جائے گی اور اگر اس نے اللہ عزوجل کو گالی دی ہوتی (اور توبہ کرتا تو) قبول کر لی جاتی اس لیئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے (جو توبہ سے معاف ہو جاتا ہے) اور پہلی بات (کہ کسی نبی کو گالی دینا) حق العبد ہے (یعنی بغیر بندے کے معاف کیئے حق العبد معاف نہ ہوگا) اور جو اسکے (یعنی گالی دینے والے کے) کفر اور عذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔

۲۔ علمائے مالکیہ رحمۃ اللہ علیہم کا فتوٰی

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَحْنُوْنَ اَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى اَنَّ شَاتِمَ النَّبِيِّ صلي الله عليه وسلم اَلْمُنْتَقِصَ لَهٗ كَافِرٌ وَالْوَعِيْدُ جَارٍ عَلَيْهِ بِعَذَابِ اللهِ لَهٗ وَحُكْمُهٗ عِنْدَ الْاُمَّةِ اَلْقَتْلُ وَمَنْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهٖ وَ عَذَابِهٖ كَفَرَ۔

علامہ عیاض بن سحنون موسیٰ اندلسی مالکی (''الشفاء'' جلد۲ ص۱۹۰ مطبوعہ عبدالتواب اکیڈمی ملتان)۔

ترجمہ: سیدنا محمد بن سحنون رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا کہ علمائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کا اجماع ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والا، توہین کرنے والا کافر ہے اور اس پر اللہ عزوجل کے عذاب کی وعید جاری ہے اور اسکی سزا تمام امت کے نزدیک قتل ہے اور جو اسکے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔

۳۔ علمائے شوافع رحمۃ اللہ علیہم کا فتویٰ

وَ قَدْ نَقَلَ اِبْنُ الْمُنْذِرِ اَلْاِتِّفَاقَ عَلٰی اَنَّ مَنْ سَبَّ النَّبِيَّ علیه السلام صَرِيْحًا وَجَبَ قَتْلُهٗ وَ نَقَلَ اَبُوْ بَكْرِ الْفَارِسِيِ اَحَدُ اَئِمَّةِ الشَّافِعِيَّةِ فِيْ كِتَابِ الْاِجْمَاعِ اَنَّ مَنْ سَبَّ النَّبِيَّ صلى الله تعالیٰ علیه وسلم بِمَا هُوَ صَرِيْحُ كُفْرٍ بِاتِّفَاقِ الْعُلَمَاءِ فَلَوْ تَابَ لَمْ يَسْقُطْ عَنْهُ الْقَتْلُ لِاَنَّ حَدَّ قَذْفِهِ الْقَتْلُ وَ حَدُّ الْقَذْفِ لَا يَسْقُطُ بِالتَّوْبَةِ (فتح الباري ج ۱۲ ص ۲۸۱ دار نشرالکتب الإ سلامیه لاهور)

ترجمہ: اور سیّدنا ابن منذر رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ اس پر اتفاق ہے کہ جس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلے الفاظ میں گالی دی اسے قتل کرنا واجب ہے اور شافعیہ کے ایک امام سیدنا ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ نے ''کتاب الاجماع'' میں نقل فرمایا کہ جس نے کھلے الفاظ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی تو اسکے کفر پر علماء کرام رحمہم اللہ کا اتفاق ہے اور اگر وہ توبہ کرے تو پھر بھی قتل اس پر سے ساقط نہ ہوگا (قتل کیا جائے گا) اس لئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر تہمت کی سزا قتل ہے اور تہمت کی سزا توبہ سے ساقط نہیں ہوتی۔

۴۔ علمائے حنابلہ رحمۃ اللہ علیھم کا فتویٰ

وَ مَنْ سَبَّ اللّٰهَ تَعَالٰی كُفِّرَ سَوَاءٌ كَانَ مَازِحًا اَوْ جَادًّا كَذٰلِكَ مَنِ اسْتَهْزَئَ بِاللّٰهِ تَعَالٰی اَوْ بِاٰيَاتِهٖ اَوْ بِرُسُلِهٖ اَوْ بِكُتُبِهٖ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ

وَ نَلۡعَبُ قُلۡ اَبِاللّٰهِ وَ اٰيَاتِهٖ وَ رَسُوۡلِهٖ كُنۡتُمۡ تَسۡتَهۡزِءُ وۡنَ لَا تَعۡتَذِرُوۡا قَدۡ كَفَرۡتُمۡ بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ۔

ترجمہ: اور جس نے اللہ عزوجل کو گالی دی وہ کافر ہے خواہ گالی مذاق میں دی ہو اور اسی طرح جس نے اللہ عزوجل کا مذاق اڑایا، یا اسکی آیتوں کا یا اسکے رسولوں کا علیھم السلام یا اسکی کتابوں کا، جیسا کہ اللہ عزوجل کا فرمان ان منافقوں کے بارے میں ہے، جنھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مقدس کا مذاق اڑایا ''اور اگر تم ان سے پوچھو کہ انھوں نے کیا کفر بکا ہے، تو یہ ضرور کہیں گے کہ ہم تو محض مذاق کرر ہے تھے۔ تم فرماؤ کہ! اللہ عزوجل اور اسکی آیتوں اور اسکے رسول کا مذاق اڑا رہے تھے؟ بہانے مت بناؤ تم یقیناً ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو۔'' (المغنی ج۹ ص۳۳ دار الفکر بیروت)

ابن تیمیہ کی گواہی

یہاں تک تو علمائے اسلام رحمھم اللہ کے فتاویٰ آپ نے پڑھے۔ اب وہابیہ کے شیخ کبیر ابن تیمیہ کی گواہی بھی ملاحظہ فرمائیں۔

وَ قَالَ مُحَمَّدُ بۡنُ سَحۡنُوۡنِ اَجۡمَعَ الۡعُلَمَاءُ عَلٰى اَنَّ شَاتِمَ النَّبِيِّ عليه السلام وَ الۡمُنۡقِصَ لهٗ كَافِرٌ وَالۡوَعِيۡدُ جَارٍ عَلَيۡهِ بِعَذَابِ اللّٰهِ لَهٗ وَ حُكۡمُهٗ عِنۡدَ الۡاُمَّةِ الۡقَتۡلُ وَ مَنۡ شَكَّ فِيۡ كُفۡرِهٖ وَ عَذَابِهٖ كَفَرَ وَ تَحۡرِيۡرُ الۡقَوۡلِ فِيۡهِ اَنَّ السَّابَّ اِنۡ كَانَ مُسۡلِمًا فَاِنَّهٗ يُكَفَّرُ وَ يُقۡتَلُ بِغَيۡرِ خِلَافٍ وَ هُوَ مَذۡهَبُ الۡاَئِمَّةِ الۡاَرۡبَعَةِ وَ غَيۡرِهِمۡ۔

ترجمہ: محمد بن سحنون رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی

دینے والا اور توہین کرنے والا کافر ہے اور اس پر عذاب الٰہی عزوجل کی وعید آئی ہے اور اس مسئلہ میں تحقیق یہ ہے کہ اگر گالی دینے والا مسلمان ہے تو بالاتفاق اسے کافر قرار دیا جائے گا اور قتل کیا جائے گا اور یہی چاروں آئمہ وغیرہ رحمتہ اللہ علیہم کا مذہب ہے۔

(ص۴۔ الصارم المسلول مطبوعہ نشر السنتہ ملتان)

توہین کے الفاظ میں نیت کا اعتبار

پیارے بھائیو! بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ تو ٹھیک ہے کہ توہینِ خدا اور توہین رسول ﷺ وعزوجل کرنا کفر ہی ہے لیکن ان علمائے دیوبند کی نیت توہین کرنا نہیں تھی بلکہ ان کی نیت امت کی اصلاح کرنا تھی وغیرہ وغیرہ۔

پیارے بھائیو! اگر کوئی شخص توہین خدا عزوجل اور توہینِ رسول ﷺ کرے یعنی ایسی بات کہے جس سے توہین ہوتی ہو تو ظاہری معنی کا اعتبار کیا جاتا ہے اسکی نیت کو نہیں دیکھا جاتا۔ کیونکہ ادب و توہین کا اعتبار عرف عام پر ہوتا ہے۔ بتائیے کیا آپ اپنے والد صاحب یا استاد صاحب کو تعریف کی نیت سے گدھا کہہ سکتے ہیں، ہرگز نہیں کیونکہ گدھا، کہنا ہماری بول چال میں توہین کا لفظ ہے۔ ہاں لفظِ شیر کہنے سے توہین نہیں ہوتی کیونکہ ''شیر''، عرفِ عام میں تعریف کیلئے بولا جاتا ہے۔ بہر حال اگر آپ کہیں کہ گدھے سے میری مراد تو والد صاحب یا استاد صاحب کو شریف آدمی کہنا تھا۔ کیونکہ گدھا ایک شریف جانور ہے یعنی میری نیت توہین کرنا نہیں بلکہ تعریف کرنا تھی تو آپ کا قول نہیں مانا جائے گا۔

پتہ چلا کہ اچھی نیّت سے بھی توہین کا کلمہ کہنا توہین ہی ہے چنانچہ اچھی نیت سے بھی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو شیطان کے علم سے کم بتانا، یا اچھی نیت سے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم شریف کو جانوروں، پاگلوں اور بچوں کے برابر بتانا، یا اچھی نیت سے اللہ عزوجل کو جھوٹا کہنا یقیناً اللہ عزوجل اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے۔ ہم اس پر علمائے اسلام رحمۃ اللہ علیہم کے فتاویٰ نقل کیئے دیتے ہیں۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

اِنْ مَا کَانَ دَلِیْلَ الْاِسْتِخْفَافِ یُکَفَّرُ بِہٖ وَاِنْ لَمْ یَقْصُدِ الْاِسْتِخْفَافَ۔

(علامہ ابن عابدین شامی ردالمختار جلد ۳، ص ۲۹۲، مطبع عثمانیہ استنبول)

ترجمہ:۔ ''اگر کسی لفظ میں توہین کی دلیل ہو تو اسے کافر کہا جائے گا اگرچہ کہنے والا توہین کا ارادہ نہ کرے۔''

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

اَنْ یَّکُوْنَ الْقَائِلُ لِمَا قَالَ فِي جِھَتِہٖ ا غَیْرَ قَاصِدٍ لِلسَّبِّ وَ الْاِزْدِرَاءِ وَ لَا مُعْتَقِدَ لَہٗ وَلٰکِنَّہٗ کَلَّمَ فِيْ جِھَتِہٖ بِکَلِمَۃِ الْکُفْرِ مِنْ لَعْنِہٖ اَوْ سَبِّہٖ اَوْ تَکْذِیْبِہٖ اَوْ اِضَافَۃِ مَا لَا یَجُوْزُ عَلَیْہِ اَوْ نَفْيِ مَا یَجِبُ لَہٗ مِمَّا ھُوَ فِيْ حَقِّہٖ نَقِیْصَۃٌ مِثْلُ نَسْبِ اِلَیْہِ اِتْیَانَ کَبِیْرَۃٍ اَوْ مُدَاھَنَۃً فِيْ تَبْلِیْغِ الرِّسَالَۃِ اَوْ فِيْ حُکْمٍ بَیْنَ النَّاسِ اَوْ یَغُضُّ مِنْ مَّرْتَبَتِہٖ اَوْ شَرْفِ نَسَبِہٖ اَوْ وُفُوْرِ عِلْمِہٖ اَوْ زُھْدِہٖ اَوْ یُکَذِّبُ بِمَا اشْتَھَرَ مِنْ اُمُوْرٍ اَخْبَرَ بِھَا تَوَاتَرَ الْخَبَرُ بِھَا عَنْ قَصْدِ رَدِّ خَبَرِہٖ اَوْ یَاْتِيْ بِسَفْہٍ مِنَ الْقَوْلِ اَوْ قَبِیْحٍ مِنَ الْکَلَامِ وَ نَوْعٍ مِنَ السَّبِّ فِيْ جِھَتِہٖ وَ اِنْ ظَھَرَ بِدَلِیْلِ حَالِہٖ اَنَّہٗ لَمْ

يَتَعَمَّدُ ذَمَّهُ وَ لَمْ يَقْصُد سَبَّهُ اَمَّا لِجِهَالَةٍ حَمْلَتِهٖ عَلٰی مَا قَالَهُ اَوْ لِفَجْرٍ اَوْ سُكْرٍ اَضْطَرَّهُ اِلَيْهِ اَوْ قِلَّةِ مُرَاقَبَةٍ اَوْ ضَبْطِ لِسَانِهٖ وَ عَجْرَفَةٍ وَ تَهَوُّرٍ فِيْ كَلاَمِهٖ فَحُكْمُ هٰذَا الْوَجْهِ حُكْمُ الْاَوَّلِ لُقَتْلُ دُوْنَ تَلَعْثُمٍ اِذْ لَا يُعْذَرُ اَحَدٌ فِي الْكُفْرِ بِالْجِهَالَةِ وَ لَابِدَعْوٰى زَلَلِ اللِّسَانِ وَ لَا بِشَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْنَاهُ اِذَا كَانَ عَقْلُهُ سَلِيْمًا اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَ قَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ۔

(الشفاء جلد۲، ص۲۰۴،۲۰۳ مطبوعہ، عبدالتواب اکیڈمی ملتان)

ترجمہ:- جو شخص نبی اکرم صلّی اللہ عَلَیہِ وَسَلَّم کی شان میں کوئی بات کرے اور اسکا ارادہ نہ گالی دینے کا ہو نہ آپکی توہین کا، اور نہ وہ اسکا یقین کرتا ہو لیکن وہ نبی ﷺ کی شان میں ایسا کفریہ کلمہ کہے جس میں لعنت یا گالی ہو، یا آپکی تکذیب ہو، یا آپکی طرف کسی ایسی چیز کی نسبت کرے جو ناجائز ہو، یا اس چیز کی نفی کرے جو آپ کیلئے واجب (ضروری) ہو، یا وہ بات کہے جو آپ کے لئے نقص (عیب) ہو یا آپکی طرف گناہ کبیرہ کی نسبت کرے، یا تبلیغ رسالت میں کچھ چھپانے کی نسبت کرے یا آپکا مرتبہ و شرف نسب یا آپکے علم کی عظمت یا آپکے زھد میں کمی بتائے یا آپکے جو اوصاف مشھورہ اور متواترہ ہیں انہیں جھٹلائے، یا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان میں کوئی نازیبا بات کہے جو گالی کی قسم سے ہو، اگرچہ اسکے حال سے یہ ظاہر ہو کہ وہ آپکی توہین نہیں کرتا نہ اس پر اعتماد کرتا ہے، یا اس نے جہالت کی وجہ سے کہا ہو، یا رنج و غم کی بناء پر یا نشے کی وجہ سے کہا ہو، یا زبان کی تیزی کی وجہ سے منہ سے نکل گیا ہو، یا غصے میں ایسا کہا، تو ایسے شخص کا بے شک یہ حکم ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے کیونکہ جہالت کا بہانہ کفر بکنے میں نہیں

مانا جائے گا، نہ زبان کی تیزی کی وجہ سے کفر نکلنے کا دعویٰ نہ کوئی اور سبب جو بیان ہوئے (مثلاً۔ غصہ، رنج وغم، وغیرہ) جبکہ اسکی عقل درست ہو سوائے اس شخص کے جس کو یہ کہنے پر مجبور کر دیا گیا ہو (جان سے مار دینے کی دھمکی وغیرہ ہو) البتہ اسکا دل ایمان پر مطمئن ہو۔

علامہ خفاجی حنفی اور ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہما

نے اس عبارت کو درست قرار دیا اور یہی فتویٰ دیا۔

دیکھئے (نسیم الریاض جلد۴، ص ۳۸۷، ۳۸۸، دارالفکر بیروت نیز ملا علی قاری ہروی شرح شفاء علی ہامش نسیم الریاض جلد۴، ص ۳۸۷، ۳۸۸، دارالفکر)

اب ذرا انور کشمیری کی سنیئے :۔ موصوف دارالعلوم دیوبند کے اکابر علماء میں سے ہیں۔

۱۔ اَلْمَدَارُ فِي الْحُكْمِ بِالْكُفْرِ عَلَى الظَّوَاهِرِ وَ لَا نَظَرَ لِلْمَقْصُوْدِ وَ النِّيَّاتِ وَ لَا نَظَرَ لِقَرَائِنِ حَالِهِ (اکفار الملحدین ص ۷۳)

ترجمہ :۔ کفر کا حکم لگانے کا دارومدار ظاہری (لفظ وغیرہ) پر ہے کہنے والے کے مقصد ونیت اور اسکے حال وقرائن کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

۲۔ اسی میں ہے وَ قَدْ ذَكَرَ الْعُلَمَاءُ اَنَّ التَّهَوُّرَفِي عَرْضِ الْاَنْبِيَاءِ وَ اِنْ لَّمْ يَقْصُدْ كُفْرٌ (ص ۸۶)

ترجمہ :۔ ''علماء بیان فرماتے ہیں کہ انبیاء (علیھم السلام) کی شان میں گستاخی کفر ہے خواہ کہنے والا گستاخی کا ارادہ نہ کرے۔''

فتویٰ گنگوہی

کچھ اسی طرح کا فتویٰ گنگوہی صاحب نے بھی صادر فرمایا ہے موصوف، اپنی کتاب فتاویٰ رشیدیہ کامل مبوب (ص ۷۱-۷۲ مطبوعہ محمد سعید اینڈ سنز کراچی) پر رقمطراز ہیں۔

کسی نے سوال کیا:......سوال:-''جو شاعر اپنے اشعار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صنم یا بت یا آشوبِ تُرک (بمعنی ترک محبوب) فتنۂ عرب (بمعنی عربی محبوب) باندھتے ہیں (کہتے ہیں) اسکا کیا حکم ہے۔ (بینواوتوجروا)

جواب:- ''یہ الفاظِ قبیح بولنے والا اگرچہ معنیٰ حقیقیہ بمعانی ظاہرہ، خود مراد نہیں رکھتا بلکہ معنیٰ مجازی مراد لیتا ہے تعریف کر رہا ہے مگر تاہم ایہام اہانت (گستاخی کے وہم) و اذیتِ ذاتِ پاکِ حق تعالیٰ اور جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی نہیں۔ یہی سبب ہے کہ رب حق تعالیٰ نے لفظ''راعنا''بولنے سے صحابہ کو منع فرمایا''انظرنا'' کا لفظ عرض کرنا ارشاد فرمایا۔ حالانکہ مقصودِ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین ہرگز وہ معنیٰ کہ جو یہود مراد لیتے تھے نہ تھا، مگر ذریعہ شوخی یہود کا اور موہم اذیت و گستاخی جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا لہذا حکم ہوا''لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوْا انْظُرْنَا....''

اور علی ہذا حضرات صحابہ کا پکار کر بولنا مجلس شریف آنحضرت میں بوجہ اذیت و گستاخی (معاذ اللہ) نہ تھا بلکہ حسب عادت و طبع تھا مگر چونکہ اذیت و بے اعتنائی شان والا کا اس میں ایہام تھا، یہ حکم ہوا۔

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ

اَعۡمَالُكُمۡ وَ اَنۡتُمۡ لَا تَشۡعُرُوۡنَ۔ (الحجرات، ۲/۲۶)

ترجمہ:۔''اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اونچا مت کرو اور ان سے ایسے چیخ کے بات مت کرو جیسے تم آپس میں کرتے ہو، کہیں تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں شعور تک نہ ہو۔''

کیا صاف حکم ہے کہ اگرچہ تمہارا قصد گستاخی نہیں مگر اس فعل سے حبط (یعنی برباد) اعمال تمہارے ہو جاویں گے۔ اور تم کو خبر بھی نہ ہوگی اور ایسا ہی حدیث میں ''تکنّی بکنیۃ ابی القاسم (ابی قاسم، کنیت رکھنا)'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات شریفہ میں منع ہوگئی تھی بوجہ اذیتِ ذات سرور عالم کے، کوئی کسی دوسرے شخص کو پکارے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سمجھ کر کہ کوئی مجھ کو (بلانے کا) ارادہ کرتا ہے التفات (توجہ) فرمائیں گے (''ابوالقاسم'' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ہے)۔ حالانکہ نادی (پکارنے والا) ہرگز نیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں رکھتا..................

الحاصل ان الفاظ میں گستاخی اور اذیتِ ظاہرہ ہے، پس ان الفاظ کا بکنا کفر ہوگا۔ ان کلماتِ کفر کے لکھنے والے کو منع کرنا شدید چاہیئے، اور مقدور ہو (قدرت ہو) اگر باز نہ آوے تو قتل کرنا چاہیے''

گنگوہی صاحب کا فتویٰ ختم ہوا۔ اس فتوے سے پتہ چلا کہ کسی کلام میں اگر گستاخی کا ہلکا سا وہم بھی ہو تب بھی وہ کفر ہوگا۔ لیکن یہ عجب تماشہ ہے کہ جب خود گنگوہی صاحب نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی تو چاہیئے تو یہ تھا کہ فوراً توبہ کر لیتے مگر افسوس! کہ توبہ تو نہیں کی البتہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کرنے لگے کہ میرا کلام گستاخی نہیں۔ حالانکہ انکے کلام میں گستاخی کا وہم نہیں بلکہ کھلم کھلا گستاخی موجود ہے جیسا

کہ آئندہ ہم ثابت کریں گے۔ پس ثابت ہوا کہ اگر کوئی شخص ایسا کلمہ کہے جس میں اللہ عزوجل یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہوتی ہو، کافر کہا جائے گا اور اسکی نیت وارادہ نہ دیکھا جائے گا۔

مرحلہ ۳

اِن گستاخوں کی عبارتیں گستاخانہ ہیں

اب آیئے ان خبیث، ناپاک وملعون عبارتوں کی طرف جنکی وجہ سے عرب و عجم کے سینکڑوں علماء رحمتہ اللہ علیہم نے ان کے کہنے والوں کو کافر قرار دیا۔ اگر آپ ایمان کی آنکھوں سے دیکھیں گے تو آپ کو ان کی عبارتوں کے گستاخانہ ہونے کے بارے میں کوئی شک نہیں رہے گا۔

ہمیں معلوم ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے رب تعالیٰ نے تمام قرآن کا علم سکھا دیا، اور قرآن پاک میں ہر چھوٹی بڑی، چھپی وظاہر شے کا علم ہے اب ذرا بتایئے کہ کیا کسی ایسی مخلوق، جس پر قرآن نازل نہیں ہوا اس کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے برابر ہو سکتا ہے؟ نہیں، ہرگز نہیں۔

تو اب جو شخص کسی ''دوسرے'' کو حضور ﷺ سے زیادہ علم والا بتائے اس کے بارے میں فتویٰ ملاحظہ فرمائیں:

مَنْ قَالَ فُلَانٌ اَعْلَمُ مِنْهُ فَقَدْ عَابَهٗ فَحُكْمُهٗ حُكْمُ السَّابِ (نسیم الریاض)

ترجمہ:۔ جس نے کہا ''فلاں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ علم ہے'' تو اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عیب لگایا اور اسکی وہی سزا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں بکنے

والے کے بارے میں ہے۔''

یعنی وہ کافر ہے، قتل کیا جائے گا۔ جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔ اب اگر کوئی یہ کہے کہ ''معاذ اللہ'' شیطان کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہے تو اس کے کافر ہونے میں کسی کو کوئی شک نہیں ہوسکتا، لیکن آپ حیرت کریں گے کہ یہی بات ۱۳۰۴ھ/ ۱۸۸۷ء میں مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے اپنی کتاب ''براھین قاطعہ'' (جو کہ مولوی رشید احمد گنگوہی کی تصدیق کے ساتھ شائع ہوئی) کے ص ۵۵ پر تحریر کی۔ ذرا اس ناپاک عبارت کو ایمان کی آنکھوں سے پڑھیے۔

عبارت نمبر ۱

''شیطان وملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان وملک الموت کو یہ وسعت، نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے؟'' ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

(براہین قاطعہ ص ۵۵ مطبوعہ کتب خانہ امدادیہ دیوبند یوپی انڈیا)

ہمارے ذہین قاری اس ناپاک عبارت میں بیان کردہ کفریات کو سمجھ گئے ہوں گے لیکن ہم طلباء وعوام کی آسانی کیلئے اس عبارت کے مشکل الفاظ کی وضاحت کر رہے ہیں۔

علم محیط زمین کا	یعنی	ساری زمین کے ذرے ذرے کا علم
فخرِ عالم	یعنی	حضور صلی اللہ علیہ وسلم

خلاف نصوص قطعیہ کے	یعنی	قرآن وحدیث کے واضح احکامات کے خلاف
قیاسِ فاسدہ	یعنی	غلط اندازہ۔ غلط قیاس
نص	یعنی	قرآن وحدیث کی عبارت یا حکم

ذرا ان الفاظ کو اس ناپاک عبارت میں رکھ کر پڑھیں۔

''شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر ساری زمین کے ذرے ذرے کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بغیر کسی دلیل کے محض غلط قیاس سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصّہ ہے؟۔ شیطان و ملک الموت کو (علم کی) یہ وسعت قرآن و حدیث سے ثابت ہوئی حضور ﷺ کے علم کی اتنی وسعت پر قرآن وحدیث کی کونسی عبارت ہے۔''

یعنی کہنے کا مطلب یہ کہ۔

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ کہنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین کے ذرے ذرے کا علم ہے شرک ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

(۲) شیطان وملک الموت کو زمین کے ذرے ذرے کا علم حاصل ہے، اور یہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے، (اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس گستاخ کو شیطان کے بارے میں اتنے علم کی نص قطعی کہاں نظر آئی ۔)

(۳) گنگوہی کا کہنا ہے کہ قرآن وحدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے وسیع ہونے کے بارے میں کوئی دلیل موجود نہیں ۔ اس لیئے یہ کہنا'' کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام شیطان وملک الموت سے افضل ہیں تو شیطان اور ملک الموت کو چونکہ زمین کے

ذرے ذرے کا علم ہے اس لیئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ہے'' یہ بات قیاس فاسد یعنی غلط قیاس ہے۔

(۴) ثابت ہوا کہ ملک الموت و شیطان کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے۔ معاذ اللہ (انا للہ وانا الیہ راجعون)۔

پیارے بھائیو، آپ پڑھ چکے ہیں کہ جو کسی کو علم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کہے وہ کافر ہے۔ دیکھئے! اس شخص نے اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب ﷺ کے علم سے زیادہ شیطان کے علم کا اقرار کیا اور یہ ایسا شدید کفر ہے کہ جو اسے نہ مانے وہ بھی کافر ہے۔ کیوں کہ اس عظیم بارگاہ میں کوئی ایسا کلمہ بولنا جس سے توہین کا وہم ہی ہوتا ہو اللہ عزوجل کے ہاں قابل قبول نہیں جبکہ یہاں تو اللہ کے دشمن شیطانِ لعین کو آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ علم والا بتایا جارہا ہے۔ نیز ذرا تماشہ دیکھئے کہ (بقول گستاخ) اگر زمین کے ذرے ذرے کا علم شیطان کیلئے مانو تو یہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے اور اگر اتنا ہی علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مانا جائے تو شرک حالانکہ علم کی اتنی وسعت جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے ماننا شرک ہے تو شیطان کیلئے بھی ماننا شرک ہونا چاہیے۔ کہ جو چیز مخلوق میں کسی ایک کے لئے ماننا شرک ہو وہ دوسرے کے لیے ماننا بھی یقیناً شرک ہی ہے کیونکہ اللہ کے ساتھ شرک کے معاملے میں تمام مخلوقات برابر ہیں کسی کی کوئی تخصیص نہیں کہ فلاں کو ملاؤ تو شرک ہے اور فلاں کو ملاؤ تو شرک نہیں۔ ایسا ہرگز نہیں۔ اور پھر جب ان حضرات سے توبہ کا مطالبہ کیا گیا تو راہ فرار اختیار کرلی اور اس کا جواب نہ دیا۔ افسوس! کہ موصوف اپنے کفر سے توبہ کیئے بغیر ہی دارفانی سے کوچ کر گئے لیکن آج ان کے پیروکاروں کو غیر جانبدار رہ کر سوچنا چاہیے اور موصوف

کی حمایت میں اپنے ایمان کو داؤ پر نہیں لگانا چاہیے۔

پیارے بھائیو! مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ اللہ عزوجل نے حضور ﷺ کو اپنے لامحدود علم غیب سے بعض علم غیب عطا فرمایا۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے:-

وَ مَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ (سورۃ التکویر آیت ۲۴)

ترجمہ: ''اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غیب بتانے میں بخل نہیں فرماتے''۔

البتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس بعض علم غیب کے جاننے میں اللہ عزوجل کے محتاج ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بعض علم غیب، اللہ عزوجل کے علم کے برابر ہرگز ہرگز نہیں! بلکہ یہ ''بعض علم غیب''، اللہ عزوجل کے علم کے مقابلے میں اتنا بھی نہیں جتنا کہ کروڑوں سمندروں کے مقابلے میں ایک قطرہ۔ ہاں! اللہ عزوجل کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم تمام مخلوق میں سب سے زیادہ ہے اور مخلوقات میں شیطان و ملک الموت بھی شامل ہیں لہذا حضور ﷺ ان سے بھی زیادہ علم والے ہیں۔ یہاں تک کہ دیگر مخلوق کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں ایسا ہے جیسے سمندروں کے مقابلے میں ایک قطرہ۔

پیارے بھائیو! ان گستاخوں کی گستاخیاں بڑھتی ہی چلی گئیں یہاں تک کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس بعض علم غیب پر طعن کیا گیا بلکہ ایک گستاخ نے تو ایسی شدید ناپاک عبارت حضور ﷺ کی توہین میں لکھی جسے پڑھ کر آپکا دل شدتِ غضب سے خون کے آنسو رونے لگے گا۔

اس گستاخ کی عبارت کے مشکل الفاظ کا ترجمہ قوسین میں درج کر رہے ہیں، لکھتا ہے۔

عبارت نمبر ۲

''آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو (یعنی حضور ﷺ کے بارے میں یہ عقیدہ کہ اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب عطا فرمایا ہے) اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ (غیبی علوم) مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید، عمرو بلکہ ہر صبی (بچے)، مجنون (پاگل) بلکہ جمیع (تمام) حیوانات و بہائم (جانوروں) کیلئے بھی حاصل ہے''۔ (حفظ الایمان، ص ۸، مصنف اشرف علی تھانوی)

اس ملعون کلام کو سمجھنا بالکل دشوار نہیں عام سمجھ بوجھ رکھنے والا بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ اس گستاخ کے کہنے کے مطابق بعض علم غیب صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو نہیں بلکہ ایسا کچھ علم تو (معاذ اللہ) بچوں، پاگلوں اور جانوروں کو بھی حاصل ہے۔ گویا بقول گستاخ تمام جانور، جن میں گدھے، کتے اور خنزیر بھی شامل ہیں، اور پاگل بھی علم کی بعضیت میں حضور ﷺ کے برابر ہو گئے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر بعض علم غیب ملا بھی ہے تو اس میں حضور ﷺ کا کیا کمال و خصوصیت، کیونکہ اسی طرح ''کچھ نہ کچھ علم غیب'' تو۔۔۔۔کو بھی حاصل ہے۔ (معاذ اللہ)۔

حالانکہ حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جو بعض علم غیب عطا فرمایا اسکا اندازہ لگانا انسان کے بس سے باہر ہے، اس بعض علم غیب کی وسعت کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔

علم غیب کے متعلق چند دلائل

پیارے بھائیو! اس بات کو ہر مسلمان جانتا اور مانتا ہے کہ اللہ عزوجل کی آخری کتاب قرآن مجید ہے اور قرآن پاک میں ہر شے کا بیان ہے۔ خود اللہ عزوجل قرآن پاک کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے۔

"وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّافِيْ كِتَابٍ مُبِيْنٍ'

اور کوئی خشک وتر چیز ایسی نہیں جو قرآن میں نہ ہو۔(الانعام/۵۹)

پتہ چلا کہ قرآن عظیم میں ہر شے کا بیان موجود ہے۔اور یہ بات بھی ہر مسلمان جانتا اور مانتا ہے کہ اللہ عزوجل نے سارا قرآن پاک اپنے پیارے حبیب ﷺ کو سکھایا۔

چنانچہ معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ عیلہ وسلم کو پورے قرآن پاک کا علم حاصل ہے اور قرآن میں چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بات کا بیان موجود ہے پس ثابت ہوا حضور ﷺ کو ہر چھوٹی و بڑی بات کا علم اللہ عزوجل نے عطا فرمایا یہ بات ہم اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے ہیں بلکہ خود صاحب قرآن پاک محمد مصطفیٰ ﷺ ارشاد فرمارہے ہیں دیکھیے بخاری شریف کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ۔

قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَ ذَكَرَ اَنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا اُمُوْرٌ عِظَامٌ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يُحِبُّ اَنْ يَّسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْئَلْ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَا تَسْئَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ مَا دُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ اَيْنَ مَدْخَلِيْ قَالَ النَّارُ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ اَبِيْ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ ثُمَّ كَثُرَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِيْ سَلُوْنِيْ.........

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا ذکر فرمایا، اور بتایا کہ اس سے پہلے بڑے بڑے امور ہونگے، پھر فرمایا جو شخص مجھ سے جو بات بھی پوچھنا چاہے پوچھ لے خدا کی قسم! جب تک میں یہاں کھڑا ہوں تم مجھ سے جس چیز کے بارے میں بھی پوچھو گے میں تمہیں اسکا جواب ضرور دونگا، چنانچہ ایک (منافق) شخص کھڑا ہوا

اور پوچھا میرا ٹھکانہ کہاں ہے، فرمایا، جھنم میں ۔۔۔ پھر عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہوئے عرض کیا، ''میرا (اصلی) باپ کون ہے'' فرمایا ،حُذافہ پھر بار بار فرماتے رہے ''پوچھو پوچھو'' ۔اس کی مثل حدیث امام مسلم نے اپنی کتاب (مسلم شریف) میں نقل فرمائی ہے۔

دیکھئے جنت میں ٹھکانہ ہوگا کہ جہنم میں، اس کا پتہ تو قیامت کے دن چلے گا، آج یہ بات غیب ہے، لیکن ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی خبر دی اور کیوں نہ ہو کہ بذات خود ارشاد فرماتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنیا فَانَا اَنْظُرُ اِلَیْھا وَ اِلٰی مَا ھُوَ کَائِنٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھٰذِہٖ۔

ترجمہ:- بے شک اللہ عزوجل نے میرے سامنے دنیا کو رکھ دیا ہے پس میں اسکی طرف اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے اسے ایسے دیکھ رہا ہوں جیسا اپنے ہاتھ کی اس ہتھیلی کو۔ (مجمع الزوائد کتاب علامات النبوۃ/الباب ۳۳)

بے شک ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل نے جو بعض علم غیب عطا فرمایا ہے اسکی حدود متعیّن کرنا قوت بشری سے باہر ہے دیکھئے ''بخاری شریف کتاب بدء الخلق'' میں کیسا صاف بیان موجود ہے ۔سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:-

قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰی دَخَلَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ مَنَازِلَھُمْ وَ اَھْلُ النَّارِ مَنَازِلَھُمْ حفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَہٗ وَ نَسِیَ مَنْ نَسِیَہٗ

ترجمہ:-''ہمارے درمیان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہمیں مخلوقات کی پیدائش (ابتداء) کے بارے میں بتایا۔ یہاں تک کہ جنتی اپنے ٹھکانوں پر اور دوزخی اپنے ٹھکانوں پر پہنچ گئے اسے جس نے یاد رکھا سو یاد رکھا اور جو بھول گیا سو بھول گیا۔''(صحیح البخاری کتاب بدء الخلق)

پتہ چلا کہ حضور ﷺ نے صحابہ کرام علیھم الرضوان کو جب سے مخلوق بنی اس وقت سے لیکر آئندہ قیامت تک کے واقعات کی خبر دے دی یہ ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کردہ ''بعض علم غیب'' کی ایک جھلک ہے۔ مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین ﷺ میں امام مسلم رضی اللہ عنہ سے بروایت ثوبان رضی اللہ عنہ ہے اِنَّ اللّٰہَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَأَیْتُ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَھَا۔

ترجمہ:- بے شک اللہ عزوجل نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا ہے میں نے اسکے مشرقوں اور مغربوں کو دیکھ لیا۔(مشکوۃ المصابیح باب فضائل سید المرسلین ﷺ)

اب ذرا آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ''بعض علم غیب'' کی وسعتوں پر ایک اور گواہی جلیل القدر صحابی ابوذر غِفاری رضی اللہ عنہ سے سُنئے:۔

لَقَدْ تَرَکْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ وَ مَا یُحَرِّکُ طَائِرٌ جَنَاحَیْہِ اِلَّا ذَکَرَنَا مِنْہُ عِلْمًا۔ ترجمہ: ہم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال پر چھوڑا کہ کوئی پرندہ اپنے پر بھی نہیں ہلاتا مگر ہمیں اسکا علم بتا دیا۔(مسند امام احمد بن حنبل مسند الأنصار، براویت أبي ذرالغِفَاري)

اسی بعض علم غیب کی وسعت کا بیان کرتے ہوئے سیدنا امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ قصیدہ بردہ شریف میں عرض کرتے ہیں:۔

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَ ضَرَّتَهَا وَ مِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

''اور بے شک دنیا وآخرت آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے کرم سے ہے اور لوح وقلم کا علم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم میں سے ایک حصّہ ہے''۔

اس شعر کی شرح میں سیّدنا ابراہیم بیجوری فرماتے ہیں:۔

فَاِنْ قِيْلَ اِذَا كَانَ عِلْمُ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ بَعْضَ عُلُوْمِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَمَا الْبَعْضُ الْاٰخَرُ اُجِيْبَ بِاَنَّ الْبَعْضَ الْاٰخَرَ هُوَ مَا اَخْبَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ اَحْوَالِ الْاٰخِرَةِ لِاَنَّ الْقَلَمَ اَنَّمَا كَتَبَ فِي اللَّوْحِ مَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ ترجمہ: اگر کہا جائے کہ جب لوح وقلم کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا ایک چھوٹا سا حصّہ ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا باقی علم کس کے بارے میں ہے (کیونکہ لوح وقلم میں پوری دنیا کے اوّلین وآخرین کے حالات لکھ دیئے ہیں تو اب باقی کیا بچا) اسکا جواب یہ دیا جائیگا کہ وہ باقی علوم آخرت کے بعض حالات سے متعلق ہیں جسکی خبر اللہ عزوجل نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دی ہے کیونکہ لوح وقلم نے تو صرف قیامت تک کا علم ہی لکھا ہے (اسکے بعد آخرت کے معاملات لوح میں نہیں ہیں، لیکن انکے بعض معاملات کا علم بھی حضور ﷺ کو عطا ہوا)۔

پیارے بھائیو! یہ جو کچھ لکھا بطور نمونہ ہے اور ان دلائل کا ایک فیصد بھی نہیں جو شرق وغرب کے علمائے متقدمین ومتاٗخرین نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب شریف کی وسعت پر تحریر فرمائے تفصیل کیلئے دیکھیں جاء الحق، خالص الاعتقاد اور الدولۃ المکیہ۔وغیرھا

پیارے بھائیو! اگر انصاف سے دیکھیں تو اتنا کچھ اطمینان قلب کیلئے کافی ہے

اور یہ تو اہل ِ ایمان کی گواہیاں تھیں، حالانکہ یہ گستاخ جن کا تذکرہ ہو رہا ہے، جب تک انگریز کے ہاتھوں بکے نہ تھے اسوقت یہی کچھ مانتے تھے بلکہ کتابوں میں لکھتے تھے۔ مثلاً رشید احمد گنگوہی ''لطائف رشیدیہ'' میں ص، ۲۷ پر لکھتا ہے۔ ''انبیاء علیھم السلام کو ہر دم (ہروقت) مشاہدہ امورغیبیہ (غیبی امور کا مشاہدہ) اور تیقّظ (اللہ کے دربار میں حاضر ہونا) میسر رہتا ہے۔ کَمَاقَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَوْتَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلاً وَ لَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا (ترجمہ: اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنستے اور زیادہ روتے) اور فرمایا اِنِّي اَرٰی مَا لاَ تَرَوْنَ ۔ (میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے)'' (انوار غیبیہ ص ۳۲)۔

نیز دیو بندیوں کے ''مایہ ناز امام'' اشرفعلی تھانوی تکمیل الیقین (مطبوعہ ہندوستان پرنٹنگ پریس ص ۱۳۵) پر لکھتے ہیں۔

''شریعت میں وارد ہوا ہے کہ رسل علیھم السلام و اولیاء رحمھم اللہ غیب اور آئندہ کی خبر دیا کرتے ہیں کیونکہ جب خدا غیب، اور آئندہ کے حوادثات کو جانتا ہے اس لئے کہ ہر حادث اسکے علم سے، اسی کے ارادے کے متعلق ہونے سے، اسی کے فعل سے پیدا ہوتا ہے، تو پھر اس سے کون امر مانع ہوسکتا ہے کہ یہی خدا ان رسل علیھم السلام و اولیاء میں سے جسے چاہے اسے غیب یا آئندہ کی خبر دے دے اگر چہ ہم اسکے قائل ہیں کہ فطرت انسانی کا یہ مقتضیٰ (تقاضہ) نہیں کہ وہ بذاتہ (خود بخود) اور خود مغیبات (غیبوں) میں سے کسی شئے کو جان سکے، لیکن اگر خدا ہی کسی کو بتادے تو اسے کون روک سکتا ہے اور پھر وہ لوگ اوروں کو خبر دے دیتے ہیں ان میں سے کوئی ایسا نہیں، جو بذاتہ علم غیب کا دعویٰ کرتا ہو چنانچہ شریعت محمدیہ بالذات علم غیب کے دعویٰ کرنے کو اعلیٰ

درجے کے ممنوعات میں شمار کرتی ہے اور جو اسکا دعویٰ کرے اسے کافر بتاتی ہے''

اکابرین دیوبند کے مربی قاسم نانوتوی ''تحذیر الناس ص۴'' پر لکھتے ہیں ''علومِ اوّلین مثلاً اور ہیں، اور علومِ آخرین اور، لیکن وہ سب علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مجتمع (جمع) ہیں اسطرح سے کہ عالم حقیقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور انبیاء باقی اور اولیاء بالعرض ہیں۔''ان حضرت نے تو امت مسلمہ کے مسلّمہ عقیدے کے خلاف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو''عالمِ حقیقی'' قرار دیدیا ہے حالانکہ عالمِ حقیقی صرف اور صرف اللہ عزوجل ہے اور بقیہ سب اسی کی عطا اور کرم سے فیض یاب ہوتے ہیں۔

پیارے بھائیو عالمِ حقیقی، اللہ عزوجل ہے بہر حال! آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ ''بعض علم غیب'' کی ایک ادنیٰ جھلک بھی کس قدر وسیع ہے اب اگر کوئی ایسے ''عظیم الشان علم غیب'' کو معاذ اللہ جانوروں یا پاگلوں یا شیطان کے علم کی مثل یا ان کے علم جتنا قرار دے وہ کس قدر ظالم ہے وَ لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْکَرِیْمِ

اے غیور مسلمانو! تم نے دیکھا کتنی توہین آمیز اور ایمان سوز عبارت ہے۔کیا جو علم میں نبی اور جانور دونوں کو برابر سمجھے وہ مسلمان ہوسکتا ہے واللہ! ہر گز نہیں اور جو اس کفر یہ عبارت کے ماننے والے کو کافر نہ مانے بلکہ اس کے ظاہری علم وفن یا استاذی و شاگردی کا لحاظ کرے وہ بھی مسلمان نہیں رہ سکتا ہے ابھی آپ نے ساری امت کے علماء کا فتویٰ سنا کہ مَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ:ترجمہ:۔''جو اس کے کافر ہونے اور عذاب کا مستحق ہونے میں شک کرے وہ کافر ہے۔''

پیارے بھائیو! کیا آپ تصور کر سکتے ہیں کہ کوئی شخص آپ کا کلمہ پڑھے اور آپ کو''رسول اللہ'' کہے، کیا آپ اپنے آپ کو''رسول اللہ'' کہلوا کر خوش ہونگے یا اس

کلمہ پڑھنے والے کو جوتا رسید کریں گے، اسے شاباش دیں گے یا بُرا بھلا کہیں گے؟ یقیناً کوئی بھی اُمّتی اپنے آپ کو ''رسول'' کہلوانے کا سوچ بھی نہیں سکتا اور جو بد بخت ایسی خواہش کرے اسکے ایمان کی حقیقت کے بارے میں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

لیکن بد قسمتی سے تبلیغی جماعت کی گستاخیوں کے اس سلسلے کی ایک کڑی یہ بھی ہے کہ ''جناب'' اشرفعلی صاحب نے اپنے مرید کو ''اشرف علی رسول اللہ'' کہنے پر تسلّی دی اور اس پر مسرّت کا اظہار فرمایا۔ دیکھئے (رسالہ الامداد، ص۳۴، ۳۵، بابت ماہ صفر المظفر ۱۳۳۶ھ، ج۳، از مطبع امداد المطابع تھانہ بھون)۔۔۔

مرید کا بیان ہے...... ....لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی رسول اللہ نکل جاتا ہے......معاذ اللہ (تفصیل کے لئے عکس ملاحظہ فرمائیں)۔

پیارے بھائیو! اب ذرا آگے چلئے اور دیکھئے کہ اس تبلیغی جماعت کے رہنماو اکابر کیا کیا گل کھلاتے ہیں۔ کیا آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے میں شک کر سکتے ہیں۔ مجھے یقین ہے آپ کا جواب نفی میں ہوگا۔ یعنی ہرگز نہیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے آخری نبی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہرگز نہیں آ سکتا۔

آیئے اب ہم آپ کا تعارف ایک ایسی شخصیت سے کرواتے ہیں جس نے یہ دعویٰ کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کسی نئے نبی بلکہ ہزاروں انبیاء کے آنے کی گنجائش ہے اور نئے نبیوں کے آنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ (حالانکہ ایک معمولی سمجھ بوجھ والا بھی یہ بات آسانی سے

سمجھ سکتا ہے کہ آخری نبی ہونے کا مطلب ہی یہی ہے کہ ان کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا البتہ سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی کی حیثیت سے تشریف لائیں گے نہ کہ نئے نبی کی حیثیت سے، کیونکہ نبوت تو انہیں پہلے ہی مل چکی ہے)۔اس شخصیت کا تعلق بھی فرقہ وہابی دیوبندی سے ہے اور یہ بھی تبلیغی جماعت کے اکابر میں سے ہے۔اس کا نام محمد قاسم نانوتوی ہے اسکی بدنام زمانہ کتاب جس کا نام تحذیر الناس، ہے یہ کتاب ۱۲۹۰ھ/۱۸۷۴ء میں چھپی،اس کے صفحہ نمبر ۲۴ پر یہ صاحب لکھتے ہیں:۔

عبارت نمبر ۳

''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا''

اس عبارت کے مشکل الفاظ کا ترجمہ:

بعد زمانہ،نبوی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

زمانہ کے بعد خاتمیت محمدی یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا اب

ذرا اس ترجمے کو عبارت میں رکھ کر پڑھیئے۔

'' اگر بالفرض حضور (ﷺ) کے زمانے کے بعد کوئی نبی پیدا ہو جائے پھر بھی حضور ﷺ کے آخری نبی ہونے میں کوئی فرق نہ آئے گا۔''

اس گستاخ کی بات کا مطلب یہ ہے کہ!

''حضور صلی اللہ عیلہ وسلم کے مبارک زمانے کے بعد اگر کوئی نیا نبی آئے تو یہ جائز و ممکن ہے اور اسطرح سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے میں کوئی فرق

نہیں آئے گا۔"

پیارے بھائیو! ساری امت جانتی ہے کہ ہمارے آقا ومولیٰ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے آخری نبی ہیں اور اب کوئی نیا نبی ہرگز نہیں آسکتا۔ جو کسی نئے نبی کے آنے کو جائز مانے کافر ہے۔

چند دلائل ختم نبوت

(۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر قرآن پاک سے دلائل:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ ترجمہ: "محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر۔ (احزاب/۴۰)

پتہ چلا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ عزوجل کے آخری نبی ہیں نیز۔

(۲) اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ترجمہ: "آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کردیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کرلیا۔"

(کنز الایمان، آیت نمبر۳ رکوع ۵ مائدہ پارہ ٦)

پتہ چلا کہ دین مکمل ہوگیا نعمت تمام ہوگئی اب نہ کسی نئے دین کی گنجائش باقی ہے نہ کسی نئے نبی کی۔

(۳) وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۲۸ ترجمہ: "اور بے شک ہم نے تمہیں (اے محبوب) تمام لوگوں کیلئے بشارت دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں

جانتے''۔(سبا/۲۸)

چونکہ حضور ﷺ تمام لوگوں کیلئے نبی ورسول ہیں اس لئے کسی نئے نبی کی گنجائش باقی نہیں رہی۔

احادیث سے دلائل

(۱) وَ اَنَّہٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ ترجمہ:''اور بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں''

(بخاری ج۱ص۴۹۱مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی)

(۲) اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَۃِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی غَیْرَ اَنَّہٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔

(حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا علی رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا)''کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم میرے لئے ایسے ہو جیسے حضرت موسیٰ (علیہ السّلام) کیلئے حضرت ہارون (علیہ السّلام) البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

(بخاری ج۲،ص۶۳۳،مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی)

(مسلم ج۲،ص۶۷۸،مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی)

(مسند امام احمد ج۱۔ص۱۸۳،۱۸۲۔۱۷۷مطبوعہ بیروت مکتب اسلامی)

(ترمذی ص۵۳۵،۵۳۴،مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی)

(ابن ماجہ ص۱۲،مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی)

(الاحسان بترتیب ابن حبان ج۱ ص۱۴۱ دار الکتب العلمیہ بیروت)

(۳) اِنَّ الرِّسَالَۃَ وَالنُّبُوَّۃَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَ لَا نَبِيَّ ترجمہ:''بے شک نبوت اور رسالت منقطع ہو گئی پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے

نہ نبی‘‘۔(جامع ترمذی ص ۳۳۱ مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت خانہ کراچی)

(مسندِ احمد ج ۳ ص ۱۲۶۷ مطبوعہ مکتبِ اسلامی بیروت)

(المستدرک ج ۴۔ص ۳۹۱ مطبوعہ دارالباز للنشر التوزیع مکہ مکرمہ)

(المصنف لابن ابی شیبہ ج ۱۱ ص ۵۳۔ادارۃ القرآن کراچی)

بہرحال

میرے مسلمان بھائیو! ختم نبوت کے منکروں نے جو کچھ کیا وہ ہمارے لئے کوئی انوکھی بات نہیں کیونکہ ہمیں چودہ سو سال پہلے ہی ہمارے آقائے نامدار ﷺ نے اس بات کی خبر دے دی تھی کہ میرے بعد کچھ لوگ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کریں گے احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) وَ اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابًا كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِيٌّ وَ اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔

(جامع ترمذی۔ص ۳۲۳ مطبوعہ نور محمد کا خانہ تجارت کتب کراچی)

ترجمہ:’’اور عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہونگے جن میں سے ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا حالانکہ میں خاتم النبین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔‘‘

یہ حدیث مندرجہ ذیل کتابوں میں مختلف علماء نے روایت کی ہے

(سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۲۲۸، مطبع مجتبائی پاکستان۔)

(مسند احمد ج ۵ ص ۲۷۸ مکتب اسلامی بیروت۔)

(دلائل النبوۃ (بیہقی)۔ج ۶ ص ۴۸۰۔دارالکتب العلمیہ بیروت۔)

(۲) اَنَا اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَ اَنْتُمْ اٰخِرُ الْاُمَمِ وَ هُوَ خَارِجٌ فِيْكُمْ لَا

مَحَالَةَ (إلٰی قَوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم اَنَّہٗ سَاَصِفُہٗ لَکُمْ لَمْ یَصِفُھَا اِیَّاہُ نَبِيٌّ قَبْلِيْ اَنَّہٗ یَبْدَءُ فَیَقُوْلُ اَنَا نَبِيٌّ وَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ

(سنن ابن ماجہ ص ۲۹۸۔نور محمد تجارت کتب کراچی۔)

(فرمایا)''میں آخری نبی اور تم آخری امت ہو یقیناً دجّال تم میں ظاہر ہوگا۔ میں عنقریب اسکی ایک علامت تمہیں بتاؤں گا کہ وہ علامت کسی نبی نے مجھ سے پہلے بیان نہیں کی، وہ یہ کہ ابتداءً وہ کہے گا میں نبی ہوں حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

(۳) اَنَا مُحَمَّدٌ نَبِيٌّ اُمِّيٌّ قَالَہٗ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ وَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ

(مسند احمد ج ۲ص ۲۱۲،۱۷۲۔مکتب اسلامی بیروت)

ترجمہ:''میں محمد نبی امّی ہوں (اسے تین بار ارشاد فرمایا) میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

پیارے بھائیو! دیکھا آپ نے،حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا بالکل یقینی اور قطعی ہے لیکن ''نانوتوی'' نے اپنی ملعون عبارت سے اس عقیدے میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کی چنانچہ اس عبارت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دجّال لعین مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی نبوت کا اعلان کر دیا اور دلیل کے طور پر قاسم نانوتوی کی مذکورہ بالا عبارت پیش کردی کہ جناب میں نبی ہوں اور میرے نبی ہونے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

پیارے بھائیو! یہ تھے وہ حالات جو اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے دور میں پیدا ہو چکے تھے۔کوئی اللہ عزوجل کو جھوٹا کہہ رہا تھا،کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا انکار کر رہا تھا۔کوئی بذات خود نبی ہونے کا دعویدار تھا،تو کوئی حضور صلی اللہ علیہ

وسلم کے علم کو پاگلوں اور جانوروں کے برابر یا مثل کہہ رہا تھا معاذ اللہ۔ ان سب کا مقصد ایک ہی تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت ومحبت مسلمانوں کے دل سے نکال لی جائے تاکہ مسلمانوں کے دل ایمان سے ایسے خالی کر لئے جائیں جیسے موت کے بعد جسم روح سے خالی ہو جاتا ہے۔

یہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روح محمد ﷺ اسکے بدن سے نکال دو

ایسے وقت میں جب سارے ہندوستان میں انگریز کے اشارے پر یہ سازشیں زوروں پر تھیں عوام وخواص کی آنکھیں امام اہلسنت احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی طرف لگی ہوئی تھیں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے ان گستاخوں کو سمجھایا خوف خدا عزوجل اور عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یاد دلانے کی کوشش کی۔ اگر یہ لوگ اپنی گستاخانہ عبارتوں سے توبہ کر لیتے تو یہ انہی کے حق میں بہتر تھا۔ مگر افسوس! کہ یہ لوگ اپنی کتابوں سے یہ کفریہ عبارتیں نکالنے اور ان سے توبہ کرنے پر راضی نہ ہوئے حالانکہ ایک عام شخص بھی سمجھانے پر اپنی غلطی کا اقرار کر ہی لیتا ہے۔ یہ لوگ تو پھر علماء کہلاتے تھے اگر یہ اپنی غلطی کا اقرار کر کے توبہ کر لیتے تو امت مسلمہ ایک نئے فتنے سے بچ جاتی لیکن افسوس! ایسا نہ ہو سکا۔

چنانچہ اب امام اہلسنت امام احمد رضا علیہ الرحمہ ان گستاخوں کے بارے میں شرعی حکم بیان کرنے پر مجبور ہو گئے۔ ہمارے قارئین پڑھ آئے ہیں کہ خدا و رسول عزّ وجل و ﷺ کے گستاخ کا شرعی حکم کیا ہے، جی ہاں وہ کافر ہے اور ایسا کافر کہ جو اسے کافر نہ مانے وہ بھی کافر ہے۔

چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب " اَلمعتَقد المنتَقَد " کے حاشیے میں (جس کا نام المعتمد المستند ہے) مندرجہ ذیل ۵ گستاخوں کے بارے میں کفر کا فتوٰی صادر فرمایا۔

(۱) قاسم نانوتوی دیوبندی کو ختم نبوت کے انکار کے سبب

(۲) رشید احمد گنگوہی دیوبندی کو اور

(۳) خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم میں شیطان سے کم ماننے کے سبب۔

(۴) اشرف علی تھانوی دیوبندی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم میں جانوروں اور پاگلوں کے برابر ماننے کے سبب۔

مندرجہ بالا چار افراد تبلیغی جماعت کے معتمد اور بزرگ ترین، اکابرین ہیں۔

(۵) مرزا غلام احمد قادیانی کو نبوت کے جھوٹے دعوٰی کے سبب کافر قرار دیا۔

اس کے بعد ان گستاخوں کے بارے میں کفر کا فتوٰی علمائے حرمین (عرب شریف کے علماء رحمھم اللہ) کے پاس بھیجا گیا ان لوگوں نے اسکی تصدیق فرمائی اور اس پر امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کو اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ نے ان علمائے کرام رحمھم اللہ کی تصدیقات کو اپنے فتوٰی سمیت (۱۳۲۴ھ تیرہ سو چوبیس) میں شائع فرمایا اور اس کا نام "حُسَامُ الْحَرَمَین عَلٰی منحر الکفر و المین "، رکھا۔ اس فتوے کی حمایت اور تصدیق متحدہ ہندوستان کے ڈھائی سو ۲۵۰ سے زائد علمائے اسلام رحمھم اللہ نے بھی کی اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو زبردست خراجِ تحسین پیش کیا۔

ڈھائی سو ۲۵۰ سے زائد علمائے اسلام رحمھم اللہ کی ان تصدیقات کو مولا نا حشمت علی خان رضوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ''الصّوارم الھندیۃ'' کے نام سے شائع کیا۔ان علمائے کرام رضی اللہ عنہم کے نام اس کتاب کے آخر میں ملاحظہ کریں۔

امام اہلسنت رضی اللہ عنہ کی شرعی مجبوری

پیارے بھائیو! امام احمد رضا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے انتہائی مجبوری کے عالم میں ان گستاخوں کے بارے میں شرعی حکم بیان فرمایا تھا۔ کیونکہ اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ اس وقت ہندوستان بھر کے علماء وعوام کی نگاہوں کا مرکز تھے۔ اس صورت میں آپ رحمتہ اللہ علیہ پر لازم تھا کہ آپ دین متین اور عظمت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاسداری کیلئے اپنا فرضِ منصبی ادا فرماتے۔ چونکہ گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوری امت کا ایک ہی فیصلہ ہے کہ'' وہ شخص کافر ہے نیز جو اسے کافر نہ مانے وہ بھی کافر ہے'' چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ انہیں کافر لکھنے پر مجبور ہو گئے۔ اسی مجبوری کی طرف مرتضیٰ حسن در بھنگی دیوبندی نے بھی اشارہ کیا ہے موصوف دارالعلوم دیوبند کے شعبہ تبلیغ کے ناظم تعلیمات تھے لکھتے ہیں''اگر (مولانا احمد رضا) خان صاحب کے نزدیک بعض علمائے دیوبند واقعی ایسے ہی تھے جیسا کہ انہوں نے سمجھا (یعنی گستاخ رسول) تو خان صاحب پر ان علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ انہیں کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے''۔

نیز ذیل میں ہم بطور نمونہ اکابر علمائے دیوبند کے چند فتاوے پیش کرتے ہیں جو امام اہلسنّت کے فتوے کی تائید کرتے ہیں۔

دیوبندی فتاویٰ

(۱) جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو زید و بکرو بہائم (جانوروں) ومجانین (پاگلوں) کے علم کے برابر سمجھے یا کہے، وہ قطعاً کافر ہے۔

(المہند، ص ۳۰، از خلیل احمد انبیٹھوی وعلمائے دیوبند)

(۲) جو کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے برابر صبیان (بچوں) ومجانین (پاگلوں) و بہائم (جانوروں) کو کہے وہ کافر ہے مرتد ہے ملعون ہے جہنمی ہے۔

(اشد العذاب، ص ۱۴، از مرتضیٰ حسن دربھنگی)

مزید فرماتے ہیں ''تمام علمائے دیوبند فرماتے ہیں کہ (مولانا احمد رضا) خاں صاحب کا یہ حکم بالکل صحیح ہے، جو ایسا کہے (جیسا کہ نانوتوی نے ''تحذیر الناس'' اور تھانوی نے ''حفظ الایمان'' میں اور انبیٹھوی نے ''براہین قاطعہ'' میں کہا ہے) وہ کافر ہے، مرتد ہے، ملعون ہے، لاؤ ہم بھی تمہارے فتویٰ پر دستخط کرتے ہیں۔ بلکہ ایسے مرتدوں کو جو کافر نہ کہے، وہ خود کافر ہے''۔ (اشد العذاب ص ۱۲، ۳۱)

ان صاحبان کی ان عبارات سے بات مزید واضح ہوگئی کہ کفر یہ فتویٰ ذاتی دشمنی کی وجہ سے نہ تھا بلکہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ پر عالم دین ہونے کی حیثیت سے انہیں کافر کہنا ضروری تھا تاکہ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کا فرض کَمَا حَقُّهٗ ادا کرسکیں اور آئندہ کسی گستاخ کو ہمارے نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کی جرأت نہ ہو۔

ڈال دی قلب میں عظمت مصطفیٰ ﷺ — اس امام اہلسنت پہ لاکھوں سلام

ایک غلط فہمی کا ازالہ

پیارے بھائیو! تبلیغی جماعت اور گروہ وہابیہ کے سرخیل مولوی اسماعیل دہلوی جسے انکے پیروکار ''شہید'' کے لقب سے یاد کرتے ہیں، نے اپنی بدنام زمانہ کتاب ''تقویۃ الایمان'' میں اللہ عزوجل کے پیارے انبیاء کرام علیہم السلام اور بزرگان دین رضی اللہ عنہم کی شان میں بے حد گستاخیاں کیں اور سچے مسلمانوں کو بے محابہ، بیک جنبش قلم کافر و مشرک قرار دیا جسکی وجہ سے تحریک آزادی ہند ۱۸۵۷ء کے عظیم رہنما (ہیرو) حضرت سیدنا علامہ فضل حق خیر آبادی رضی اللہ عنہ نے اسماعیل دہلوی کے کفر کا فتویٰ دیا تھا۔

اور فرمایا تھا مَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهٖ وَ عَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ۔ ترجمہ: جو اسکے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ کافر ہے۔

نیز دیگر اکابر علمائے اہل سنت رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اس کتاب کا رد بڑی شد و مد کے ساتھ تحریر کیا تھا اور ایسا ہونا بھی چاہئے تھا۔ ذیل میں ''تقویۃ الایمان'' کی چند عبارات پیش کرتے ہیں جس سے مصنف کی ذہنیت اور علامہ فضل حق خیر آبادی رضی اللہ عنہ کے فتوی تکفیر کی وجہ سمجھنے میں مدد مل سکے گی۔

دہلوی مذکور، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور مولیٰ علی (کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم) کے بارے میں لکھتا ہے

''جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار (مالک) نہیں''

(تقویۃ الایمان ص ۲۸ مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور)

اسی کتاب میں آگے چل کر لکھتا ہے

''سارا کاروبار جہاں کا اللہ کے چاہنے سے ہوتا ہے، رسول کے چاہنے سے کچھ

نہیں ہوتا‘‘(ایضاً ص۹۶)

بلکہ ایک بات تو ایسی لکھی جسے پڑھ کر ایک مؤمن کا کلیجہ لرز جاتا ہے اور دل پکار پکار کر یہ کہتا ہے کہ یہ الفاظ کسی مؤمن کی زبان وقلم سے جاری نہیں ہو سکتے۔ موصوف، انبیاء علیہم السلام، اولیاء رحمہم اللہ اور کفار و مشرکین میں کسی قسم کا فرق کئے بغیر کیا گل افشانی فرماتے ہیں،

’’ہر مخلوق میں بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے‘‘ (تقویۃ الایمان صفحہ ۱۴)

صاف ظاہر ہے کہ یہ چھوٹائی یا بڑائی قد کاٹھ کے لحاظ سے نہیں بلکہ اللہ عزوجل کے دربار میں درجات کے لحاظ سے ہے اور یہ بات تو بچہ بچہ جانتا ہے کہ مخلوق میں سب سے بڑا درجہ انبیاء کرام علیہم السلام کا ہے اور حضرت نے انہیں کے بارے میں کیسی توہین آمیز بات کی۔

اسکے علاوہ ۱۳۰۰ سال کے تمام مسلمانوں کو اپنے عجوبۂ روزگار فتوے کے ذریعے دین اسلام سے خارج قرار دیا اور صاف صاف کافر و مشرک ٹھہرایا مثلاً،

’’جو کوئی کسی کا نام اٹھتے بیٹھتے لیا کرے (جیسا کہ سلسلہ قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ اور نقشبندیہ غرض تمام عالم اسلام میں رائج ہے کہ بزرگان دین کو اللہ عزوجل کی مدد کا مظہر سمجھتے ہوئے انہیں مدد کیلئے پکارتے ہیں اور ایسا کرنا شرعاً درست ہے) اور دور و نزدیک سے پکارا کرے یا اس کی صورت کا خیال باندھے اور یوں سمجھے کہ جب میں اس کا نام لیتا ہوں، زبان سے یا دل سے یا اس کی صورت کا یا اس کی قبر کا خیال باندھتا ہوں تو وہیں اس کو خبر ہو جاتی ہے اور اس سے میری بات چھپی نہیں رہ سکتی اور جو کچھ مجھ پر احوال گزرتے ہیں جیسے

بیماری وتندرستی کشائش وتنگی، مرنا، جینا، غم وخوشی سب کی ہر وقت اسے خبر رہتی ہے اور جو بات میرے منہ سے نکلتی ہے وہ سب سن لیتا ہے اور جو خیال و وہم میرے دل میں گزرتا ہے وہ سب سے واقف ہے۔

سوان باتوں سے مشرک ہو جاتا ہے اور اس قسم کی باتیں سب شرک ہیں خواہ عقیدہ انبیاء اولیاء سے رکھے خواہ پیر و شہید سے خواہ امام و امام زادے سے خواہ بھوت و پری سے (یعنی اللہ عزوجل کے پیاروں اور دشمنوں میں کوئی فرق نہیں) پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے خواہ اللہ کے دیئے سے۔ غرض اس عقیدے سے ہر طرح شرک ثابت ہوگا۔" (گویا اللہ عزوجل کی عطا کا انکار کر دیا) (تقویۃ الایمان ص ۲۲ مطبوعہ اسلامی اکادمی لاہور)

موصوف کے اس فتوے سے اکابرین امت حتی کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تک معاذ اللہ غیر مسلم قرار پاتے ہیں اور اس طرح کے فتوے انکی اس کتاب میں حشرات الارض کی طرح پھیلے ہوئے ہیں۔

یہی نہیں بلکہ آپ حیرت کریں گے کہ اس شخص نے جھوٹ کو اللہ تعالیٰ کی صفت قرار دیا دیکھئے (رسالہ یک روزہ، ص ۱۷)۔

دیوبندی حضرات سے جب اس کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے تو جواب کچھ یوں ملتا ہے کہ اگر اللہ عزوجل جھوٹ پر قادر نہ مانا جائے بندوں کی قدرت اللہ تعالیٰ کی قدرت سے بڑھ جائے گی اسلئے اللہ عزوجل کو جھوٹ پہ قادر مانا جاتا ہے۔

حالانکہ بندے تو گناہ بھی کرتے ہیں مثلاً چوری، شراب خوری، بدکاری وغیرہ نیز بندے شادی بھی کرتے ہیں اور اولاد بھی پیدا کرتے ہیں حتی کہ خودکشی بھی کرتے ہیں تو کیا

یہ افعال کرنے سے بندے کی قدرت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قدرت سے بڑھ جائے گی اور اگر خدا کو بھی ان تمام پر قادر مانا جائے تو کیا ایسی ہستی کو خدا کہا جا سکتا ہے؟

آپ ہی بتایئے کیا اللہ تعالیٰ خودکشی کر سکتا ہے؟ کیا اپنے جیسا دوسرا خدا پیدا کر سکتا ہے؟...... ....۔

بات دراصل یہ ہے کہ جھوٹ، چوری، خودکشی، شراب خوری وغیرہ افعال عیب ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر عیب سے پاک ہے۔ لیکن یہ بات وہابیوں، دیوبندیوں اور تبلیغی جماعت والوں کو کون سمجھائے!

انہی حضرت نے اپنی کتاب ''صراط مستقیم'' میں اللہ کے محبوب سید کونین حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ مقدسہ میں گستاخی کرتے ہوئے جو کچھ لکھا ہے وہ آپ بھی اپنی آنکھوں سے پڑھ لیجئے ''زنا کے وسوسہ سے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ کا اور اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں۔ اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے بُرا ہے'' (صراط مستقیم، ص۱۳۶)

عبارت واضح ہے آپ خود سمجھ سکتے ہیں۔ اپنے دل سے پوچھئے کیا اگر نماز میں آپ کا خیال سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلا جائے اور آپ اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیاری سنت کو انکی محبت میں ڈوب کر ادا کریں تو یہ معاذ اللہ گدھے یا بیل کے خیال میں ڈوبنے سے زیادہ بُرا ہے؟ کیا ایک مسلمان ایسی بات لکھ سکتا ہے؟

الغرض وہابیہ کے امام نے کفر و شرک اور توہین و گستاخی کا جو بازار گرم کر رکھا تھا حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ اور انکے مخلص ساتھیوں نے اسکا سد باب کیا اور اس مکفر المسلمین کو کافر قرار دیا۔

آج بعض وہابی اور دیوبندی یہ اعتراض کرتے ہیں کہ تمہارے ایک عالم نے تو ہمارے سردار کو کافر کہا اور یہ حکم لگایا کہ مَنْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهٖ وَ عَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ، (ترجمہ یعنی جو (اسماعیل دہلوی) کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے) اور تمہارے دوسرے عالم یعنی اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے اس کے کفر کا فتویٰ جاری نہیں کیا تو وہ خود کافر ہو گئے۔ حالانکہ مسئلہ یہ ہے کہ کسی شخص کو اس وقت تک کافر نہیں کہا جا سکتا جب تک کہ یہ نہ ثابت ہو جائے کہ:

الف) اس شخص کا کلام واقعی کفر ہے۔

ب) جس شخص کی طرف کفریہ کلام کی نسبت کی جارہی ہے، ثابت ہو جائے کہ واقعی اسی نے وہ کلام کہا ہے۔

ج) کفریہ کلام کہنے کے بعد توبہ نہیں کی۔

اگر ان تینوں باتوں میں سے کوئی ایک بھی نہ پائی جائے تو اس شخص کو کافر نہیں کہہ سکتے۔

چنانچہ مولانا فضل حق خیر آبادی رضی اللہ عنہ کہ دور میں تو دہلوی مذکور کے بارے میں یہ تینوں باتیں پائی جاتی تھیں اس لئے انہوں نے اسماعیل دہلوی کو کافر قرار دیا لیکن تقریباً پچاس سال کے بعد امام اہلسنت رضی اللہ عنہ کے دور میں یہ افواہ مشہور ہوئی تھی کہ (اسماعیل دہلوی نے اپنے کفریات سے توبہ کر لی تھی) حالانکہ خبر غلط تھی لیکن مشہور ہو چکی تھی۔

اب امام اہلسنت رضی اللہ عنہ کی احتیاط دیکھئے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اسماعیل دہلوی کے کلام میں ستر ستر کفر ثابت کرنے کے بعد بھی محض توبہ کی افواہ کا لحاظ کرتے ہوئے اسے کافر نہیں قرار دیا۔

کیا اب بھی کوئی ذی شعور امام اہلسنت پر یہ الزام لگا سکتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ خواہ مخواہ

اپنے مخالفین کو کافر کہہ دیا کرتے تھے۔

ہم گستاخی پر مبنی عبارات کا عکس انکی اصلی کتابوں سے پیش کر رہے ہیں تاکہ اگر ذہن میں کوئی خلجان ہو تو اسکا سد باب ہو سکے، واضح رہے کہ یہ گستاخیاں دو چار نہیں بلکہ انکا سلسلہ شیطان کی آنت کی طرح دراز ہے اور تمام کا احاطہ اس مختصر کتاب میں ممکن نہیں۔

آخری اور اہم گزارش

پیارے بھائیو! دیکھا یہ گیا ہے کہ جب کبھی دیوبندیوں، وہابیوں اور تبلیغی جماعت والوں سے ان گستاخانہ عبارتوں کے بارے میں وضاحت طلب کی جاتی ہے تو کوئی اطمینان بخش جواب نہیں دے پاتے بلکہ بات کو دوسری طرف ٹالنے کی کوشش کرتے دکھائی دیتے ہیں مثلاً۔

(۱) بھائیو! ہمیں عمل کرنا چاہئے یہ علماء کے جھگڑے ہیں، اسمیں ہمیں نہیں پڑنا چاہئے۔

(۲) ہم سب مسلمان ہیں ایک خدا ایک رسول اور ایک قرآن کے ماننے والے ہیں، ہمیں آپس میں ایک ہو کے رہنا چاہئے۔

حالانکہ دین میں تفرقہ اہلسنت و جماعت نے نہیں ڈالا، جھگڑے کی بنیاد اہلسنت و جماعت کے علماء نے نہیں ڈالی، گستاخانہ عبارتیں لکھ کر کروڑوں مسلمانوں کے دلوں کے جذبات کو ٹھیس اہلسنت و جماعت نے نہیں پہنچائی بلکہ یہ کام خود انہی حضرات کا کیا ہوا ہے۔اور یہ لوگ محض بات بدلنے کے لئے اور جھگڑے کی اصل وجہ سے توجہ ہٹانے کیلئے یہ باتیں کرتے ہیں۔

بعض اوقات اہلسنت کے معمولات پر شدّ و مد کے ساتھ تنقید کرنا شروع کر

دیتے ہیں مثلاً۔

(۱) یارسول اللہ ﷺ کہنا شرک ہے۔

(۲) مزارات پر جانا شرک ہے۔

(۳) فاتحہ، سُوم، چالیسواں، میلاد شریف اور گیارہویں شریف منانا شرک و بدعت ہے وغیرہ وغیرہ۔

جبکہ تبلیغی جماعت کے اکابر یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ سب باتیں نہ صرف جائز بلکہ مستحب ہیں۔ اہلسنت و جماعت کے علماء بھی ان باتوں کو فرض و واجب قرار نہیں دیتے البتہ انہیں غلط کہنے والوں سے دلیل ضرور طلب کرتے ہیں۔

بہر حال ان مسائل کو صرف اور صرف اس لئے اچھالا جاتا ہے تاکہ انکے ماتھے پر جو گستاخانہ عبارتیں کلنک کا ٹیکہ بن چکی ہیں انہیں چھپایا جاسکے جبکہ یہاں نجات کی صرف ایک ہی صورت ہے اور وہ توبہ ہے۔

پیارے بھائیو! آخر ہم مسلمان کہاں جائیں، ایک وقت وہ تھا کہ جب مسلمان غالب اور کفّار مغلوب تھے لیکن کفّار اور منافقین نے سازشوں اور ریشہ دوانیوں کے ذریعے مسلمانوں کی اکثریت کو دنیادار اور فیشن پرست بناڈالا ہے۔ تقریباً ایک ہزار سال تک دنیا پر حکومت کرنے اور اقوام عالم کی رہنمائی کرنے والے مسلمان، آج آپس میں دست وگریباں نظر آتے ہیں۔ اور اب یہ لوگ ہم سے ہمارا ایمان تک چھین لینا چاہتے ہیں۔

یقیناً یہ سب اس آقائے دوعالم، تاجدار عرب وعجم، شاہ بنی آدم، حضور نورمجسم ﷺ کے عشق میں کمی کے باعث ہوا۔ اور اب بھی اگر ہم اپنے مرکز کی طرف لوٹ آئیں،

عشق رسول ﷺ، حب اہل بیت رضی اللہ عنہم، اور عظمت صحابہ واولیاء رضی اللہ عنہم کی شمع اپنے سینوں میں فروزاں کرلیں تو ضرور اللہ عزوجل کی کرم نوازی سے دنیاو آخرت میں کامیاب وکامران ہو جائیں گے۔

؎ کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں

یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

اے اللہ عزوجل ہمیں اور ہمارے بھولے بھالے مسلمان بھائیوں کو اس فتنہ وفساد کے دور میں محض اپنے فضل وکرم سے گمراہیوں سے محفوظ فرما، اے اللہ عزوجل جو بھولے بھالے مسلمان شیطان کے چکر میں آکر کسی بدمذہبی کا شکار ہوگئے ہیں انہیں اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے میں توبہ اور عشق رسول ﷺ کی لازوال دولت عطا فرما۔ ہمیں ایسا بنادے کہ ہماری وجہ سے امت فتنہ وفساد کا شکار نہ ہو۔ ہم ہرگز امت مسلمہ کو انتشار وافتراق میں مبتلا نہیں کرنا چاہتے، تو اپنی رحمت کاملہ سے آج کے مسلمانوں بلکہ ہماری آنے والی نسلوں کو تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا وفادار بنادے۔ ہمیں اپنے پیاروں کی بے ادبی اور گستاخی سے محفوظ رکھ، ہمیں اچھا ماحول اپنانے کی توفیق عطا فرما اور سچے اسلامی عقائد پر ہمارا خاتمہ بالخیر فرما۔

آمین بجاہ سید المرسلین، صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیہم و علی اٰل ہٖ و صحبہٖ و اولیاء امتہٖ اجمعین

عبدہ المذنب

محمد یوسف عطاری رضوی

ایمان کی پہچان

حاشیہ

تمہید ایمان

مصنف

شیخ الاسلام امام اہل سنت امام احمد رضا خان

بسم اللہ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ ا لمرسَلِینَ خَاتَمِ النّبِیّین واٰلہٖ واَصْحٰبِہٖ اَجْمَعِینَ اِلیٰ یَوْمِ الدِّینِ بالتّبجیلِ وَحَسبُنَااللّٰہُ وَنِعمَ الوکِیلُ۔

مسلمان بھائیوں سے عاجزانہ دست بستہ عرض ۱؎

پیارے بھائیو! السلامُ عَلَیکُم وَرَحمۃُ اللہ وَبَر کاتُہ۔

اللہ تعالیٰ (عَزَّوَجَلَّ) آپ سب حضرات کو اور آپ کے صدقے میں اس ناچیز، کثیر السیآت ۲؎ کو دینِ حق پر قائم رکھے اور اپنے حبیب، محمد (ﷺ) کی سچی مَحَبَّت، عظمت دے اور اسی پر ہم سب کا خاتمہ کرے۔ (اٰمین یاارحم الراحمین) ۳؎۔

تمھارا رب عزوَجلّ فرماتا ھے:

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ۙ﴿۸﴾ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ﴿۹﴾

ترجمہ:- اے نبی بے شک ہم نے تمہیں بھیجا گواہ اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا، تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو اور صبح وشام اللہ کی پاکی بولو۔ (پارہ ۲۶، الفتح، آیت ۸تا۹)۔

مسلمانو! دیکھو دین اسلام بھیجنے، قرآن مجید اتارنے، کا مقصود ۴؎ ہی تمہارا مولیٰ تبارک وتعالیٰ تین باتیں بتاتا ہے:

۱؎ ہاتھ جوڑ کر عرض یعنی انتہائی عاجزی سے درخواست۔ ۲؎ بہت زیادہ گناہ گار کو۔ ۳؎ ایسا ہی کر دے اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔ ۴؎ قرآن پاک نازل کرنے کا مقصد اور وجہ، کہ کیوں نازل فرمایا۔

اوّل یہ کہ اللہ ورسول (عزّوجلّ و ﷺ) پر ایمان لائیں۔

دوئم یہ کہ رسول اللہ (ﷺ) کی تعظیم کریں۔

سوئم یہ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت میں رہیں۔

مُسلمانو! اِن تینوں جلیل باتوں کی جمیل ترتیب ۵ تو دیکھو، سب میں پہلے ایمان کو ذکر فرمایا اور سب میں پیچھے ۶ اپنی عبادت کو اور بیچ میں اپنے پیارے حبیب (ﷺ) کی تعظیم کو، اس لئے کہ بغیر ایمان، تعظیم کارآمد نہیں۔ بہتیرے ۷ نصارٰی ۸ ہیں کہ نبی (ﷺ) کی تعظیم و تکریم اور حضور پر سے دفعِ اعتراضاتِ کافرانِ لئیم میں تصنیفیں کر چکے ۹، لکچر دے چکے ۱۰ مگر جبکہ ایمان نہ لائے، کچھ مفید نہیں ۱۱ کہ ظاہری تعظیم ہوئی، دل میں حضورِ اقدس (ﷺ) کی سچی عظمت ہوتی تو ضرور ایمان لاتے۔ پھر جب تک نبی کریم (ﷺ) کی سچی تعظیم نہ ہو، عمر بھر عبادتِ الٰہی میں گزرے، سب بے کار و مردود ہے ۱۲۔ بہتیرے جوگی ۱۳ اور راہب ۱۴ ترکِ دنیا کرکے، اپنے طور پر ذکر عبادتِ الٰہی میں عمر کاٹ دیتے ہیں بلکہ ان میں بہت وہ ہیں، کہ لا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا ذکر سیکھتے اور ضربیں لگاتے ۱۵ ہیں مگر از آنجا کہ ۱۶ محمد (ﷺ) کی تعظیم نہیں، کیا

---

۵ ان تینوں عَظَمَت والی باتوں کی خوبصورت ترتیب تو دیکھو۔ ۶ سب سے آخر میں۔ ۷ بہت سے۔ ۸ عیسائی۔ ۹ یعنی بہت سے عیسائی کفّار نابکار کی طرف سے حضور (ﷺ) پر ہونے والے اعتراضات کے جواب میں کتابیں لکھ چکے ہیں۔ ۱۰ تقریریں کرچکے یعنی اپنے بیانات سے، حضور ﷺ پر، کافروں کی طرف سے ہونے والے اعتراضات کا جواب دے چکے ہیں۔ ۱۱ بالکل فائدہ مند نہیں۔ ۱۲ قابل قبول نہیں۔ ۱۳ ایسے ہندو جو دنیا سے ترک تعلق کرلیتے ہیں۔ ۱۴ ایسے عیسائی جو دنیا سے ترک تعلق کرلیتے ہیں ۱۵ صوفیاء دل کو صاف کرنے کیلئے ایک خاص طریقے سے ذکر کرتے ہیں اور دورانِ ذکر دل کی طرف توجہ کرتے ہیں اسے ضربیں لگانا کہتے ہیں۔ ۱۶ مگر جب تک کہ

فائدہ؟ اصلاً ۱۷ قابل قبولِ بارگاہِ الٰہی نہیں ۱۸، اللہ (عزوجل) ایسوں ہی کو فرماتا ہے:۔

وَقَدِمْنَآ اِلٰی مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿۲۳﴾

ترجمہ:۔ ”جو کچھ اعمال انہوں نے کئے تھے، ہم نے سب برباد کردئے“۔ (پارہ ۱۹، الفرقان)

ایسوں ھی کو فرماتا ھے:

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ﴿۳﴾ تَصْلٰی نَارًا حَامِیَةً ﴿۴﴾

ترجمہ:۔ عمل کریں، مشقتیں بھریں ۱۹ اور بدلہ کیا ہوگا؟ یہ کہ بھڑکتی آگ میں پیٹھیں گے۔ (پارہ ۳۰، الغاشیہ ۳ تا ۴) والعیاذ باللہ تعالی ۲۰، مسلمانو! کہو محمد رسول اللہ (عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعظیم، مدارِ ایمان ۲۱ و مدارِ نجات ۲۲ و مدارِ قبولِ اعمال ۲۳ ہوئی یا نہیں؟ ۔ کہو ہوئی اور ضرور ہوئی!

تُمھارا رب عَزَّوَجلَّ فرماتا ھے:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ﰳ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِیْ

۱۷۔ بالکل ۔۱۸۔ اللہ عزوجل کے دربار میں قبولیت کے قابل نہیں۔ ۱۹ تکلیفیں اٹھائیں ۔۲۰۔ اللہ (عزوجل) کی پناہ۔۲۱۔ ایمان کی بنیاد، جس پر ایمان کا دارومدار ہے۔ ۲۲۔ نجات کا سبب۔ عذاب سے چھٹکارے کا سبب۔۲۳۔ اعمال کی قبولیت کا سبب۔ جس کے سبب اعمال قبول ہوتے ہوں۔ یعنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ایمان کی بنیاد ہے، آخرت میں عذاب سے چھٹکارا پانے اور نیک اعمال کی قبولیت کا سبب ہے۔ اگر کوئی آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان میں (معاذ اللہ) توہین کرے تو نہ اسکا ایمان باقی رہے گا نہ عذاب سے چھٹکارا ہوگا اور نہ ہی نیک اعمال قبول کئے جائیں گے۔

سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۴﴾

ترجمہ:۔اے نبی تم فرمادو، کہ اے لوگو! اگر تُمہارے باپ، تُمہارے بیٹے، تمھارے بھائی، تُمہاری بیبیاں، تمہارا کنبہ اور تُمہاری کمائی کے مال اور وہ سوداگری جس کے نقصان کا تمھیں اندیشہ ہے اور تمھاری پسند کے مکان، ان میں کوئی چیز بھی اگر تم کو اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ اور اسکی راہ میں کوشش کرنے سے زیادہ محبوب ہے، تو انتظار رکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا عذاب اتارے اور اللہ بے حکموں کو راہ نہیں دیتا [۲۴]۔ (توبہ ۲۴، پارہ ۱۰)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جسے دنیا جہان میں کوئی معزز، کوئی عزیز[۲۵] کوئی مال، کوئی چیز، اللہ و رسول (عزوجل و ﷺ) سے زیادہ مَحبوب ہو، وہ بارگاہِ الٰہی سے مردود ہے، اللہ (عزوجل) اسے اپنی طرف راہ نہ دے گا[۲۶]، اسے عذابِ الٰہی کے انتظار میں رہنا چاہیے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

تُمہارے پیارے نبی ﷺ فرماتے ہیں: ''لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُم حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔''

ترجمہ:'' تم میں کوئی مسلمان نہ ہوگا جب تک میں اُسے اُس کے ماں باپ، اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں'' (ﷺ)۔ یہ حدیث بخاری و صحیح مسلم میں

---

[۲۴] اللہ (عزوجل) نافرمانوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ [۲۵] اگر کسی کو دنیا بھر میں کوئی بھی ظاہری عزت و عظمت کا مالک، اور کوئی پیارا رشتہ دار، یا مال وغیرہ آقا (ﷺ) سے زیادہ پیارا ہو وہ اللہ (عزوجل) کے دربار سے ٹھکرائے جانے کے قابل (مردود) ہے۔ [۲۶] ہدایت عطا نہیں فرمائے گا۔

انس بن مالک انصاری (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے۔اس نے تو یہ بات صاف فرمادی کہ جو حُضُورِ اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) سے زیادہ کسی کو عزیز رکھے، ہرگز مسلمان نہیں۔ مسلمانو کہو! محمد، رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو تمام جہانوں سے زیادہ محبوب رکھنا مدارِ ایمان و مدارِ نجات ۲۷ ہوا یا نہیں؟ کہو ہوا اور ضرور ہوا۔ یہاں تک تو سارے کلِمہ گو ۲۸ خوشی خوشی قبول کرلیں گے کہ ہاں ہمارے دل میں محمد، رسول اللہ (عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم) کی عظیم عظمت ہے۔ ہاں ہاں ماں باپ اولاد سارے جہان سے زیادہ ہمیں حُضُور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت ہے۔

بھائیو! خدا ایسا ہی کرے، مگر ذرا کان لگا کر ۲۹ اپنے رب کا اِرشاد سُنو :-

تُمھارا رب عَزّوَجلّ فرماتا ھے :

"الٓمّٓ ط اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَ ھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ "

ترجمہ :۔کیا لوگ اس گھمنڈ ۳۰ میں ہیں، کہ اتنا کہہ لینے پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اوران کی آزمائش نہ ہوگی۔(پارہ ۲۰، العنکبوت ۱،۲)

یہ آیت مسلمانوں کو ہوشیار کررہی ہے کہ دیکھو کلِمہ گوئی ۳۱ اور زبانی اِدِّعائے مُسلمانی ۳۲ پر تمہارا چھٹکارا نہ ہوگا۔ ہاں ہاں سُنتے ہو! آزمائے جاؤ گے، آزمائش میں پورے نکلے تو مسلمان ٹھہرو گے۔ ہر شئے کی آزمائش میں یہی دیکھا جاتا ہے کہ جو باتیں اس کے حقیقی و واقعی ہونے کو درکار ہیں، وہ اس میں ہیں یا نہیں؟ ۳۳ ابھی

---

۲۷ ایمان کی بنیاد اور عذاب سے چھٹکارے کا دارومدار ہوا یا نہیں؟ ہوا اور ضرور ہوا۔ ۲۸ کلِمہ پڑھنے والے۔ اپنے آپ کو مسلمان کہنے والے۔ ۲۹ غور سے، توجہ کیساتھ۔ ۳۰ جھوٹے غرور، دھوکے۔ ۳۱ صرف زبان سے کلِمہ پڑھنا۔ ۳۲ مسلمان ہونے کا صرف زبانی دعویٰ کرنا ۳۳ ہر شے کی آزمائش میں یہی دیکھا جاتا ہے کہ جو باتیں اس شئے کے اصلی ہونے کیلئے ضروری ہیں وہ اس شے میں موجود ہیں یا نہیں مثلاً پلاسٹک کے پھول یا پھل وغیرہ دیکھنے میں تو اصلی نظر آتے ہیں لیکن جو خصوصیات اصلی

قُرآن و حدیث ارشاد فرما چکے کہ ایمان کے حقیقی و واقعی ہونے کو دو باتیں ضرور ہیں ۳۴ (۱) محمد (ﷺ) کی تعظیم اور (۲) محمد، رسول اللہ (ﷺ) کی مَحَبَّت کو تمام جہان پر تَقْدِیم ۳۵، تو اس کی آزمائش کا یہ صَرِیح ۳۶ طریقہ ہے کہ تم کو جن لوگوں سے کیسی ہی تعظیم، کتنی ہی عقیدت، کتنی ہی دوستی، کیسی ہی مَحَبَّت کا عَلاقہ ۳۷ ہو۔ جیسے تُمہارے باپ، تمہارے استاد، تُمہارے پیر، تُمہاری اولاد، تُمہارے بھائی، تُمہارے اَحْبَابْ ۳۸، تُمہارے اَصْحَابْ، تُمہارے مولوی، تُمہارے حافظ، تُمہارے مُفتی، تُمہارے واعظ و غیرہ وغیرہ کسے باشد ۳۹، جب وہ رسول اللہ (ﷺ) کی شان میں گستاخی کریں اَصْلاً تُمہارے قلب میں اُن کی عظمت اُن کی مَحَبَّت کا نام ونشان نہ رہے فوراً اُن سے الگ ہو جاؤ، اُن کو دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو، اُن کی صُورت، اُن کے نام سے نفرت کھاؤ پھر نہ تم اپنے رشتے، عَلاقے، دوستی، اُلفت کا پاس ۴۰ کرو نہ اُس کی مَوْلَوِیَّت، ۴۱ مَشِیْخِیَّت ۴۲، بزرگی، فضیلت، کو خطرے میں لاؤ ۴۳ آخر یہ جو کچھ تھا، محمد رسول اللہ (ﷺ) کی غلامی کی بناء پر تھا ۴۴ جب یہ شخص اُن ہی کی شان

......پھلوں یا پھولوں میں ہوتی ہیں یعنی ذائقہ، خوشبو یا کھانے کے قابل ہونا وغیرہ وہ ان نقلی پھلوں یا پھولوں میں نہیں پائی جاتیں اور اسی وجہ سے انھیں نقلی کہا جاتا ہے، اسی طرح جو شخص بظاہر کلِمہ پڑھے، نماز و روزے کا اہتمام کرے، لیکن اگر اسکے دل میں آقا (ﷺ) کی تعظیم و محبت، جو کہ ایمان کی بنیاد ہے، نہ ہو تو وہ بظاہر مسلمان تو ہے مگر نقلی مسلمان یعنی منافق ہے کیونکہ اس کے دل میں ایمان کی بنیاد تعظیم ومحبتِ رَسُول اللہ (ﷺ) موجود نہیں۔ ۳۴ خالص ایمان کے لئے دو باتیں ضروری ہیں۔ ۳۵ آقا (ﷺ) کی محبت کو کائنات کی ہر شے کی محبت پر فوقیت دینا۔ ۳۶ واضح۔ ۳۷ رشتۂ محبت۔ ۳۸ دوست، پیارے۔ ۳۹ کوئی بھی ہو۔ ۴۰ محبت وعقیدت کا لحاظ، احترام ۴۱ مولوی ہونا ۴۲ پیر ہونا ۴۳ دل میں جگہ دینا، توجہ کرنا یعنی نہ اس گستاخ کے مولوی یا پیر ہونے کا لحاظ کرو نہ اسکی بزرگی یا فضیلت کو دل میں جگہ دو ۴۴ یہ سب کچھ یعنی مولوی، پیر ہونا یا بزرگی اور فضیلت اسی وجہ سے تھی کہ یہ آقا (ﷺ) کا غلام تھا۔ یعنی کسی کو......

میں گستاخ ہوا پھر ہمیں اس سے کیا علاقہ رہا ۴۵؎؟ اس کے جبے عمامے پر کیا جائیں ۴۶؎، کیا بُہتیرے یہودی جُبّے ۴۷؎ نہیں پہنتے؟ کیا عمامے نہیں باندھتے؟ اُس کے نام وعلم وظاہری فَضل کو لے کر کیا کریں؟ کیا بہتیرے پادری، بکثرت فلسفی بڑے بڑے علُوم وفنون نہیں جانتے اور اگر یہ نہیں ۴۸؎ بلکہ محمد رسول اللہ علیہ وسلم کے مُقابِل ۴۹؎ تم نے اس کی بات بنانی چاہی ۵۰؎ اس نے حُضُور (ﷺ) سے گستاخی کی اور تم نے اس سے دوستی نِباہی ۵۱؎ یا اسے ہر بُرے سے بدتر برا نہ جانا یا اسے بُرا کہنے پر بُرا مانا یا اسی قدر کہ تم نے اس اَمر میں بے پروائی مَنائی ۵۲؎ یا تمہارے دل میں اس کی طرف سے سخت نفرت نہ آئی، تو لِلّٰہ اب تم ہی انصاف کرلو کہ تم ایمان کے امتحان، قرآن وحدیث نے جس پر حُصولِ ایمان کا مَدار رکھا تھا ۵۳؎ اُس سے کتنے دور نکل گئے۔ مسلمانو! کیا جس کے دل میں محمد رسول اللہ (ﷺ) کی تعظیم ہوگی وہ ان کے بَدگو ۵۴؎ کی وُقعت کرسکے گا ۵۵؎ اگرچِہ اس کا پیر یا استاد یا پِدر ہی کیوں نہ ہو ۵۶؎، کیا جسے محمد رسول

کوئی رتبہ ملا تو غلامی رَسُول (ﷺ) کے ذریعے ورنہ اسکی اپنی حقیقت کچھ بھی نہیں۔ ۴۵؎ کیا تعلق رہا؟ یعنی کوئی تعلق نہ رہا۔ ۴۶؎ اسکے جبے یا پگڑی کا کیا لحاظ کریں یعنی لحاظ نہ کریں۔ ۴۷؎ لمبا کرتا۔ جو عام طور پر صوفیاء یا علماء حضرات پہنتے ہیں۔ یعنی صرف جبے پہن لینے سے ہی کوئی اللہ تعالی کا ولی نہیں بن جاتا۔ ۴۸؎ اگر تم نے ایسا نہ کیا یعنی اس گستاخ کو بُرا نہ جانا۔ ۴۹؎ مُقابلے پر۔ ۵۰؎ عزت رکھنا چاہی۔ اس گستاخ کی عزت کا لحاظ کیا۔ ۵۱؎ وفاداری کی ۵۲؎ یعنی تم نے صرف اتنا ہی کیا کہ اس گستاخ کے معاملے میں غفلت کی اور اسکی گستاخی کو سخت بُرا نہ جانا ۵۳؎ یعنی تم ایمان کے امتحان میں کہ جس پر قرآن وحدیث نے خالص ایمان کا دارومدار رکھا تھا یعنی تعظیم ومحبت رَسُول (ﷺ)۔ ۵۴؎ گستاخ۔ گالی دینے والا۔ بُرا بھلا کہنے والا۔ تَوہین کرنے والا ۵۵؎ کیا وہ گستاخ کی عزت کرسکے گا۔ ۵۶؎ چاہے وہ گستاخ اسکا پیر، استاد یا باپ ہی کیوں نہ ہو؟

اللہ (عزوجل و ﷺ) تمام جہان سے زیادہ پیارے ہوں وہ ان کے گستاخ سے فوراً سخت شدید نفرت نہ کرے گا اگر چہ اسکا دوست یا برادر ۵۷ یا پسر ۵۸ ہی کیوں نہ ہو، لِلٰہ اپنے حال پر رحم کرو اپنے رب کی بات سنو، دیکھو وہ کیوں کر ۵۹ تمہیں اپنی رحمت کی طرف بُلاتا ہے، دیکھو:۔

تُمھارا رب عزّوجلّ فرماتاھے:

لَا تَجِدُ قَوماً یُّؤمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْکَانُوْٓا اٰبَآئَھُمْ اَوْ اَبْنَآئَھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ اَوْعَشِیْرَتَھُمْ ط اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ ط وَیُدْخِلُھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ط رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ط اُولٰٓئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ ط اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾

ترجمہ :۔ تو نہ پائے گا انہیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ اور قیامت پر کہ ان کے دل میں اُن کی محبّت آنے پائے جنہوں نے خدا اور رسول (ﷺ) سے مخالفت کی، چاہے وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش کر دیا اور اپنی طرف کی روح ۶۰ سے ان کی مدد فرمائی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ہمیشہ رہیں گے ان میں اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی، یہی لوگ اللہ والے ہیں ۔اللہ والے ہی

۔۵۷ بھائی ۔۵۸ بیٹا۔۵۹ کسطرح سے۔۶۰ سیدنا جبرائیل علیہ السلام

مراد کو پہنچے۔ (پارہ ۲۸، المجادلۃ ۲۲)

اس آیت کریمہ میں صاف فرمادیا کہ جو اللہ (عزوجل) یا رسول اللہ (عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم) کی جناب میں گُستاخی کرے، مسلمان اس سے دوستی نہ کرے گا، جس کا صَریح یہ مَفاد ہوا کہ ۶۱ جو اس سے دوستی کرے وہ مسلمان نہ ہوگا۔ پھر اس حکم کا قطعاً عام ہونا بِالتَّصرِیح اِرشاد فرمایا ۶۲ کہ باپ، بیٹے، بھائی، عزیز سب کو گِنایا، یعنی کوئی کیسا ہی تُمہارے زُعم ۶۳ میں مُعَظَّم ۶۴ یا کیسا ہی تمہیں بِالطَّبع ۶۵ مَحبوب ہو، ایمان ہے تو گستاخی کے بعد اس سے مَحبَّت نہیں رکھ سکتے، اس کی وُقعَت نہیں مان سکتے ورنہ مسلمان نہ رہو گے۔ مولٰی سُبحانَہٗ وَتَعالٰی کا اتنا فرمانا ہی مُسلمان کے لئے بَس تھا ۶۶ مگر دیکھو وہ تمہیں اپنی رَحمت کی طرف بُلاتا، اپنی عظیم نعمتوں کا لالچ دِلاتا ہے کہ اگر اللہ ورسول (عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم) کی عظمت کے آگے تم نے کسی کا پاس نہ کیا ۶۷ کسی سے علاقہ نہ رکھا تو تمہیں کیا کیا فائدے حاصل ہوں گے۔ ۱۔ اللہ تعالٰی (عزوجل) تمہارے دلوں میں ایمان نَقش کردے گا جس میں اِن شاءاللہ تعالٰی (عزوجل) حُسنِ خاتِمَہ کی بشارتِ جَلِیلہ ۶۸ ہے کہ اللہ (عزوجل) کا لکھا نہیں مِٹتا۔ ۲۔ اللہ تعالٰی (عزوجل) روحُ القدس ۶۹ سے تمہاری مدد فرمائے گا۔

---

۶۱ جن سے واضح طور پر یہ پتہ چلا کہ۔ ۶۲ یعنی اس حکم کو کہ ''مسلمان کبھی گستاخ سے دلی دوستی نہ کرے گا'' یقینی طور پر سب کیلئے ایک سا ہونا وضاحت سے ارشاد فرمایا کہ گستاخ خواہ کوئی بھی ہو اگرچہ باپ ہو، بیٹا ہو، دوست یا رشتہ دار ہو حقیقی مسلمان وہ ہے کہ جو اِن سے گستاخی کی بنا پر تعلق توڑ دے۔ ۶۳ خیال میں۔ ۶۴ عزت وعَظَمت والا۔ ۶۵ فطری طور پر۔ ۶۶ کافی تھا۔ ۶۷ لحاظ نہ رکھا۔ ۶۸ یعنی ایمان پر خاتمے کی عظیم خوشخبری ہے۔ ۶۹ جبرائیل (علیہ السلام)۔

۳۔تمہیں ہمیشگی کی جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رَواں ہیں۔

۴۔تم خدا کے گروہ کہلاؤ گے،خدا والے ہو جاؤ گے۔

۵۔ مُنہ مانگی مُرادیں پاؤ گے بلکہ امید و خیال و گمان سے کروڑوں درجے اَفْزُوں۔۰؎

۶۔سب سے زیادہ یہ کہ اللہ تم سے راضی ہوگا۔

۷۔یہ کہ فرماتا ہے''میں تم سے راضی تم مجھ سے راضی'' بندے کیلئے اس سے زائد اور کیا نعمت ہوتی کہ اس کا رب اس سے راضی ہو مگر اِنْتہائے بندہ نوازی ا؎ یہ کہ فرمایا اللہ ان سے راضی وہ اللہ سے راضی۔

مُسلمانو! خدالگتی کہنا ۲؎ اگر آدمی کروڑ جانیں رکھتا ہو اور سب کی سب ان عظیم دولتوں پر نِثار کردے۳؎ تو وَاللہ۴؎ کہ مفت پائیں ۵؎ ، پھر زید و عمرو سے عَلاقۂ تعظیم و مَحبت، یک لَخْت قطع کر دینا۶؎ کتنی بڑی بات ہے؟۷؎ جس پر اللہ تعالٰی (عَزَّوَجَلَّ) اِن بے بہا ۸؎ نعمتوں کا وعدہ فرما رہا ہے اور اُس کا وعدہ یقیناً سچا ہے۔
قُرآنِ کریم کی عادتِ کریمہ ہے کہ جو حکم فرماتا ہے جیسا کہ اس کے ماننے والوں کو اپنی نعمتوں کی بَشارت دیتا ہے، نہ ماننے والوں پر اپنے عذابوں کا تازِیانہ۹؎ بھی رکھتا ہے کہ جو پست ہمت ۱۰؎ نعمتوں کی لالچ میں نہ آئیں،سزاؤں کے ڈر سے،راہ

۰؎ کروڑوں درجے زیادہ۔ ا؎ غلاموں پر مہربانی کی انتہا۔ ۲؎ سچی بات۔۳؎ فدا کردے۔لُٹا دے ۔ ۴؎ اللہ کی قسم ۔ ۵؎ مفت میں مل گئیں۔ ۶؎ گستاخوں سے محبت و تعظیم کا رشتہ مکمل طور پر ختم کر دینا۔۷؎ یعنی زیادہ بڑی بات نہیں۔۸؎ انمول،انتہائی قیمتی۔ ۹؎ عذاب کی دھمکی۔عذاب کا کوڑا۔ ۱۰؎ کم ہمت والے۔

پائیں۔۸۱ وہ عذاب بھی سن لیجئے:

تُمھارا رب عَزّوَجلّ فرماتا ھے:

''یٰاَ یُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡۤا اٰبَآءَکُمۡ وَاِخۡوَانَکُمۡ اَوۡلِیَآءَ اِنِ اسۡتَحَبُّوا الۡکُفۡرَ عَلَی الۡاِیۡمَانِ ؕ وَمَنۡ یَّتَوَلَّھُمۡ مِّنۡکُمۡ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوۡنَ'' ﴿۲۳﴾

ترجمہ:۔اے ایمان والو! اپنے باپ، اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں جو کوئی ان سے رَفاقت پسند کرے وہی لوگ سِتَمگار ہیں۔۸۲

(پارہ ۱۰، التوبہ ۲۳)

اور فرماتا ہے کہ:

''یٰٓاَ یُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡا عَدُوِّیۡ وَعَدُوَّکُمۡ اَوۡلِیَآءَ''

ترجمہ:۔اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔

اور فرماتا ہے:

''تُسِرُّوۡنَ اِلَیۡھِمۡ بِالۡمَوَدَّۃِ ۖ وَاَنَا اَعۡلَمُ بِمَاۤ اَخۡفَیۡتُمۡ وَمَاۤ اَعۡلَنۡتُمۡ ؕ وَمَنۡ یَّفۡعَلۡہُ مِنۡکُمۡ فَقَدۡ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیۡلِ ﴿۱﴾

ترجمہ:۔ تم چھپ کر ان سے دوستی کرتے ہو اور میں خُوب جانتا ہوں جو تم چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہو اور تم میں جو ایسا کرے گا بے شک وہ ضرور سیدھی راہ سے بہکا۔

مزید فرماتا ہے:

لَنۡ تَنۡفَعَکُمۡ اَرۡحَامُکُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُکُمۡ ۚۛ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ۚۛ یَفۡصِلُ بَیۡنَکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ

---

۸۱ ہدایت پائیں ۸۲ ظالم۔

بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ﴿۳﴾

ترجمہ: تمہارے رشتے اور تمہارے بچے تمہیں کچھ نفع نہ دیں گے۔ قیامت کے دن تم میں اور تمہارے پیاروں میں جدائی ڈال دیگا کہ تم میں ایک، دوسرے کے کچھ کام نہ آ سکے گا اور اللہ تمہارے اعمال دیکھ رہا ہے۔ (پارہ ۲۸، سورہ الممتحنۃ ۱ تا ۳)

اور فرماتا ہے:

وَمَنۡ يَّتَوَلَّهُمۡ مِّنۡكُمۡ فَاِنَّهٗ مِنۡهُمۡ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ۔

ترجمہ:۔تم میں جو اُن سے دوستی کریگا تو بیشک وہ اُنہیں میں سے ہے۔ بے شک اللہ ہدایت نہیں کرتا ظالموں کو۔ (پارہ ۶، المآئدۃ ۵۱)

پہلی دو آیتوں میں تو ان سے دوستی کرنے والوں کو ظالم و گمراہ ہی فرمایا تھا، اس آیت کریمہ نے بِالکُل تَصۡفِیَہ فرما دیا ۸۴ کہ جو اُن سے دوستی رکھے وہ بھی اُن میں سے ہے، اُن ہی کی طرح کافر ہے، اُن کے ساتھ ایک رسی میں باندھا جائے گا اور وہ کوڑا بھی یاد رکھیے کہ ''ان سے میل رکھتے ہو ۸۵ اور میں تمہارے چھپے اور ظاہر سب کو جانتا ہوں''۔ اب وہ رسی بھی سن لیجئے جس میں رسول اللہ (ﷺ) کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والے باندھے جائیں گے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

تُمھارا رب عَزَّوَجَلَّ فرماتاھے:

'' وَالَّذِيۡنَ يُؤۡذُوۡنَ رَسُوۡلَ اللّٰهِ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۶۱ ''(پارہ ۱۰، التوبۃ ۶۱)

ترجمہ:۔اور جو رسول اللہ کو ایذاء ۸۶ دیتے ہیں ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔

---

۸۴ آیت کریمہ نے بالکل واضح طور پر فیصلہ سُنا دیا۔ ۸۵ تعلق رکھتے ہو، ملاقاتیں کرتے ہو۔

۸۶ تکلیف

اورفرماتا ہے: ’’ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَاباً مُّهِيْناً ‘‘ ترجمہ:۔بے شک جواللہ ورسول (ﷺ) کوایذاء دیتے ہیں ان پراللہ کی لعنت ہے دنیا وآخرت میں ،اوراللہ نے ان کیلئے ذِلّت کاعذاب تیارکررکھا ہے۔(پارہ ۲۲،الاحزاب ۵۷)

اللہ (عزوجل) اِیذاء سے پاک ہے اُسے کون اِیذاء دے سکتا ہے۔مگر حبیب (ﷺ) کی شان میں گستاخی کواپنی اِیذاء فرمایا۔اِن آیتوں سے اس شخص پر جورسول اللہ (عزوجل) کے بدگویوں ۸۷ سے محبّت کابرتاؤکرے،سات کوڑے ثابت ہوئے۔:

۱۔وہ ظالم ہے۔۲۔گُمراہ ہے۔۳۔کافرہے۔۴۔اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ۵ ۔وہ آخرت میں ذلیل وخوارہوگا۔۶۔اس نے اللہ واحد قہّارکوایذاءدی۔ اس پر دونوں جہان میں خدا کی لعنت ہے۔والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اے مسلمان !اے مسلمان! اے اُمّتیِ سَیِّدُ الِانْسِ وَالْجانّ (ﷺ) ۸۸ خُدارا،۸۹ ذرااِنصاف کر،وہ سات بہتر۹۰ ہیں جوان لوگوں سے یک لخت۹۱ ترکِ عَلاقہ۹۲ کردینے پرملتے ہیں کہ ﴿۱﴾ دل میں ایمان جم جائے۹۳ ﴿۲﴾ اللہ مددگار ہو ﴿۳﴾ جنت مقام ہو ﴿۴﴾ اللہ والوں میں شمار ہو ﴿۵﴾ مرادیں ملیں ﴿۶﴾ خدا تجھ سے راضی ہو ﴿۷﴾ تو خدا سے راضی ہو۔یا یہ سات بھلے ۹۴ ہیں؟ جوان لوگوں سے تعلق لگارہنے پر پڑیں گے کہ ﴿۱﴾ ظالم ﴿۲﴾ گُمراہ ﴿۳﴾ کافر ﴿۴﴾ جہنمی

۸۷ گستاخوں سے۔۸۸ اے انسانوں اورجنّوں کے سردار (ﷺ) کے امتی۔ ۸۹ اللہ کے واسطے۔ ۹۰ وہ سات انعامات بہتر ہیں۔ ۹۱ فوراً۔ ۹۲ تعلق توڑنے پرملتے ہیں۔ ۹۳ دل میں ایمان مضبوط ہوجائے۔ ۹۴ یا یہ سات عذاب بہتر ہیں۔؟

ہو ﴿۵﴾ آخرت میں خوار ۹۵ ہو ﴿۶﴾ خدا کو ایذاء دے ﴿۷﴾ خدا دونوں جہان میں لعنت کرے۔ ہَیْہَات، ہَیْہَات ۹۶ کون کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ سات اچھے ۹۷ ہیں ، کون کہہ سکتا ہیں کہ وہ سات ۹۸ چھوڑنے کے ہیں ، مگر جانِ برادر! ۹۹ خالی یہ کہہ دینا تو کام نہیں دیتا، وہاں تو امتحان کی ٹھہری ہے ۱۰۰ ابھی آیت سُن چکے آلمّٓ اَحَسِبَ النَّاس ، کیا اس بھلاوے ۱۰۱ میں ہو کہ بس زبان سے کہہ کر چھوٹ جاؤ گے امتحان نہ ہوگا؟

ھاں یھی امتحان کا وقت ھے! دیکھو یہ اللہ واحد قہار کی طرف سے تُمہاری جانچ ۱۰۲ ہے۔ دیکھو! وہ فرما رہا ہے کہ تُمہارے رشتے، علاقے قِیامت میں کام نہ آئیں گے، مجھ سے توڑ کر کس سے جوڑتے ہو ۱۰۳۔ دیکھو! وہ فرما رہا ہے کہ میں غافل نہیں ، میں بے خبر نہیں ، تُمہارے اعمال دیکھ رہا ہوں ، تُمہارے اقوال ۱۰۴ سُن رہا ہوں تُمہارے دلوں کی حالت سے خبردار ہوں ، دیکھو! بے پروائی نہ کرو، پرائے پیچھے، اپنی عاقبت نہ بگاڑو ۱۰۵، اللہ و رسول (عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم) کے مُقابل ضد سے کام نہ لو، دیکھو وہ تمہیں اپنے سخت عذاب سے ڈراتا ہے۔ اس کے عذاب سے کہیں پناہ نہیں ، دیکھو! وہ تمہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا ہے، بے اس کی رحمت کے کہیں پناہ نہیں ۱۰۶ دیکھو اور گناہ، تو نرے گناہ ہوتے ہیں ۱۰۷ جن پر عذاب کا اِستحقاق ہو، مگر

---

۹۵ ذلیل ۹۶ یعنی ہرگز نہیں۔ ۹۷ یہ سات عذابات اچھے ہیں؟۔ ۹۸ وہ سات انعامات جو اوپر مذکور ہوئے۔ ۹۹ پیارے بھائی۔ ۱۰۰ امتحان کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ ۱۰۱ غفلت۔ ۱۰۲ آزمائش، امتحان۔ ۱۰۳ مجھ سے تعلق توڑ کر کس گستاخ سے رشتہ جوڑتے ہو۔ ۱۰۴ باتیں۔ ۱۰۵ کسی غیر (گستاخ) کی وجہ سے اپنی آخرت خراب مت کرو۔ ۱۰۶ اسکی رحمت کے بغیر کہیں پناہ نہیں۔ ۱۰۷ یعنی کفر و شرک کے علاوہ

ایمان نہیں جاتا ۱۰۸، عذاب ہو کر خواہ رب کی رحمت، حبیب (ﷺ) کی شفاعت سے ، بے عذاب ہی چھٹکارا ہو جائے گا ۱۰۹ یا ہو سکتا ہے۔ مگر یہ محمد رسول اللہ (ﷻ و ﷺ) کی تعظیم کا مقام ہے اُنکی عظمت، اُن کی محبت، مدارِ ایمان ہے، قرآنِ مجید کی آیتیں سُن چکے کہ جو اس معاملہ میں کمی کرے اس پر دونوں جہان میں خدا کی لعنت ہے۔ دیکھو جب ایمان گیا، پھر اصلاً، ابدالآباد تک ۱۱۰ کبھی، کسی طرح ہرگز، اصلاً، عذابِ شدید سے رہائی نہ ہوگی۔ گستاخی کرنے والے، جن کا تم یہاں کچھ پاس لحاظ کرو، وہاں اپنی بھگت رہے ہونگے ۱۱۱ تمہیں بچانے نہ آئیں گے اور آئیں تو کیا کر سکتے ہیں؟ پھر ایسوں کا لحاظ کر کے، اپنی جان کو ہمیشہ ہمیشہ غضبِ جبّار (ﷻ) و عذابِ نار میں پھنسا دینا، کیا عقل کی بات ہے؟۔ لِلّٰہ لِلّٰہ ۱۱۲ ذرا دیر کو اللہ و رسول (ﷻ و ﷺ) کے سِوا سب ایں و آں سے نظر اٹھا کر ۱۱۳ آنکھیں بند کرو اور گردن جھکا کر اپنے آپ کو اللہ واحد قہّار کے سامنے حاضر سمجھو اور نرے خالص سچے اسلامی دل کے ساتھ محمد رسول اللہ (ﷺ) کی عظیم عظمت ۱۱۴، بُلند عزّت ۱۱۵، رفیع وجاھت ۱۱۶، جو ان کے رب نے انہیں بخشی اور ان کی تعظیم کی، اُن کی توقیر پر ایمان و اسلام کی بناء رکھی ۱۱۷ اسے دل میں جما کر اِنصاف و ایمان سے کہو، کیا جس ۱۱۸ نے کہا کہ شیطان

---

۱۰۸ یعنی کفر و شرک کے علاوہ دیگر گناہ سے بندہ عذاب کا مستحق ہو مگر پھر بھی کافر نہیں ہوتا۔ ۱۰۹ یعنی دیگر گناہوں پر یا تو کچھ عذاب ہونے کے بعد یا اللہ (ﷻ) کی رحمت اور آقا (ﷺ) کی شفاعت سے عذاب کے بغیر ہی چھٹکارا ہو جائے گا۔ ۱۱۰ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے کسی صورت میں۔ ۱۱۱ خود عذاب کا شکار ہونگے۔ ۱۱۲ اللہ کے واسطے ۱۱۳ ہر ایرے غیرے سے نظر اُٹھا کر۔ ۱۱۴ بہت بڑی بزرگی۔ ۱۱۵ اونچا مرتبہ۔ ۱۱۶ انتہائی بلند مرتبہ۔ ۱۱۷ انکی تعظیم وتوقیر کرنے پر ایمان اور اسلام کی بنیاد رکھی یعنی انکی تعظیم وتوقیر کو ایمان کی جان قرار دیا۔ جو انکی تعظیم نہ کرے کافر ہے ۱۱۸ یہ قول خلیل انبیٹھوی کا ہے

کو یہ وُسعت، نص سے ثابت ہوئی ۱۱۹، فخرِ عالم (ﷺ) کی وُسعتِ علم کی کونسی نصِّ قطعی ہے؟ ۱۲۰ اس نے محمد رسول اللہ (عزوجل و ﷺ) کی شان میں گستاخی نہ کی؟ کیا اُس نے ابلیسِ لعین کے علم کو رسول اللہ (عزوجل و ﷺ) کے علمِ اقدس پر نہ بڑھایا؟ ۱۲۱ کیا وہ رسول اللہ (عزوجل و ﷺ) کی وسعتِ علم سے کافر ہو کر شیطان کی وُسعتِ علم پر ایمان نہ لایا؟ مسلمانو! خود اس بد گو سے اتنا ہی کہہ دیکھو کہ او علم میں شیطان کے ہمسر ۱۲۲ دیکھو! تو وہ برا مانتا ہے یا نہیں حالانکہ اُسے تو علم میں شیطان سے کم بھی نہ کہا بلکہ شیطان کے برابر ہی بتایا، پھر کم کہنا کیا توہین نہ ہوگی؟ اور اگر وہ اپنی بات پالنے کو ۱۲۳ اس پر ناگواری ظاہر نہ کرے اگرچہ دل میں قطعًا ناگوار مانے گا، ۱۲۴ تو اسے چھوڑیئے اور کسی معظّم ۱۲۵ سے کہہ دیجئے اور پورا ہی امتحان مقصود ہو تو کیا کچہری میں جا کر آپ کسی حاکم کو ان ہی لفظوں سے تعبیر کر سکتے ہیں ۱۲۶؟ دیکھئے! ابھی ابھی کُھلا جاتا ہے ۱۲۷ کہ توہین ہوئی اور بے شک ہوئی پھر کیا رسول اللہ (عزوجل و ﷺ) کی توہین کرنا کُفر نہیں؟ ضرور ہے اور بالیقین ہے۔ کیا جس نے شیطان کی وُسعَتِ عِلم کو نص

---

۱۱۹ بقول گستاخ، شیطان کے علم کا وسیع (زیادہ) ہونا قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ ۱۲۰ (گستاخ ہم سے پوچھتا ہے کہ) فخر عالم (آقا ﷺ) کے علم کے وسیع ہونے کا ثبوت قرآن حدیث میں کہاں موجود ہے؟ یعنی اس گستاخ کو شیطان کے وسیع علم کی دلیل قرآن وحدیث میں نظر آ گئی لیکن آقا (ﷺ) کے علم شریف کے وسیع ہونے کا ثبوت نہ قرآن میں ملا نہ حدیث میں۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ ۱۲۱ کیا سرکار ﷺ کے علم مبارک سے شیطان کے علم کو زیادہ قرار نہیں دیا؟ ۱۲۲ ''او! علم میں شیطان کے برابر''۔ ۱۲۳ اگر وہ اپنی بات کو درست قرار دینے کیلئے یعنی اپنی بات کا بھرم رکھنے کیلئے۔ ۱۲۴ جبکہ وہ (گستاخ) ان الفاظ سے پکارا جانا دل میں یقیناً برا مانے گا۔ ۱۲۵ ہر وہ شخص جسکی عزت کی جاتی ہو۔ ۱۲۶ کیا کسی جج کو کورٹ کے اندر یوں کہہ سکتے ہیں کہ ''او علم میں شیطان کے برابر''۔ ۱۲۷ واضح ہو جائے گا

سے ثابت مان کر حضورِ اَقدس (ﷺ) کے لئے وسعتِ علم ماننے والے کو کہا'' تمام نُصُوص کو رَدّ کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے'' ۱۲۸ اور کہا'' شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے'' ۱۲۹ اس نے ابلیسِ لعین کو خدا کا شریک مانا یا نہیں؟ ضرور مانا، کہ جو بات مخلوق میں ایک کے لئے ثابت کرنا شِرک ہوگی، وہ جس کسی کے لئے ثابت کی جائے، قطعاً شِرک ہی رہے گی ۱۳۰ کہ خُدا (جَلَّ جَلَالُہٗ) کا شریک کوئی نہیں ہوسکتا، جب رسول اللہ (عَزَّوَجَلَّ وﷺ) کے لئے یہ وسعتِ علم ماننی شِرک ٹھہرائی، جس میں کوئی حصہ ایمان کا نہیں تو ضرور اتنی وسعتِ خُدا کی وہ خاص صِفَت ہوئی جس کو خُدائی لازم ہے ۱۳۱ جب تو نبی کے لئے اس کا ماننے والا کافر مشرک ہوا اور اس نے ۱۳۲ وہی وُسعت، وہی صِفت خود اپنے منہ، اِبلیس کے لئے ثابت مانی تو صاف صاف شَیطان کو خُدا کا شریک ٹھہرایا۔ مسلمانو! کیا یہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اور اُس کے رسول (ﷺ) دونوں کی توہین نہ ہوئی؟ ضرور ہوئی، اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی توہین تو ظاہر ہے کہ اِس کا شریک بنایا اور وہ بھی کسے؟ اِبلیسِ لَعین کو اور رسولُ اللہ (عَزَّوَجَلَّ وﷺ) کی تَوہِین یوں، کہ اِبلیس کا مرتبہ اِتنا بڑھا دیا، کہ وہ تو ۱۳۳ خدا کی خاص صِفَت میں حِصّہ دار ہے، اور یہ ۱۳۴ اس سے ایسے مَحرُوم، کہ ان کے لئے ثابت مانو، تو مشرک ہو جاوَ۔ مُسلمانو! کیا خُدا اور رسول

---

۱۲۸ بقول گستاخ اگر جو کوئی شخص آقا ﷺ کے علم مقدس کو وسیع مانے تو وہ قرآن وحدیث کو ٹھکرا کر ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ گویا آقا ﷺ کا علم اگر وسیع مانا جائے تو یہ (بقول گستاخ) شرک ہوجائے گا۔ ۱۲۹ یعنی حضور اقدس ﷺ کے علم مقدس کو وسیع ماننا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔ ۱۳۰ یعنی اگر آقا (ﷺ) کیلئے علم کی وسعت ماننا شرک ہے تو شیطان کیلئے ماننا بھی شرک ہی ہوگا کیونکہ خدا کا کوئی بھی شریک نہیں ہوسکتا ۱۳۱ گویا جس کسی میں وہ صفت پائی جائے وہ خدا ہی ہوسکتا ہے اور کچھ نہیں۔ ۱۳۲ اس گستاخ نے۔ ۱۳۳ شیطان تو۔ ۱۳۴ یعنی آقا (ﷺ)۔

اللہ (عزوجل وﷺ) کی توہین کرنے والا کافر نہیں؟ ضرور ہے۔

کیا جس ۱۳۵ نے کہا کہ ''بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور (ﷺ) کی کیا تخصیص ہے ایسا علمِ غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی ۱۳۶ و مجنون ۱۳۷ بلکہ جمیع ۱۳۸ حیوانات و بہائم ۱۳۹ کے لئے بھی حاصل ہے''، کیا اس نے محمد رسول اللہ (عزوجل و ﷺ) کو صریح گالی نہ دی؟ کیا نبی کریم (ﷺ) کو اتنا ہی علم غیب دیا گیا تھا، جتنا ہر پاگل اور ہر چوپائے کو حاصل ہے؟

مُسلمان! مُسلمان! اے محمد رسول اللہ (عزوجل و ﷺ) کے امتی! تجھے اپنے دین و ایمان کا واسطہ، کیا اس ناپاک وملعون گالی ۱۴۰ کے صریح ہونے میں تجھے کچھ شبہ گزر سکتا ہے؟ معاذ اللہ! کہ محمد رسول اللہ (عزوجل و ﷺ) کی عظمت تیرے دل سے ایسی نکل گئی ہو کہ اس شدید گالی میں بھی ان کی توہین نہ جانے اور اگر اب بھی تجھے اعتبار نہ آئے، تو خود اُن ہی بدگویوں سے پوچھ دیکھ، کہ آیا تمہیں اور تمہارے اُستادوں، پیر جیوں کو کہہ سکتے ہیں کہ اے فلاں! تجھے اتنا ہی علم ہے جتنا سور کو ہے تیرے استاد کو ایسا ہی علم تھا جیسا کتّے کو ہے تیرے پیر کو اسی قدر علم تھا جیسا گدھے کو ہے، یا مختصر طور پر اتنا ہی ہو کہ او علم میں اُلو، گدھے، کُتّے، سور کے ہمسرو! دیکھو تو وہ اِس میں اپنی اور اپنے اُستاد، پیر کی توہین سمجھتے ہیں یا نہیں؟ قطعاً سمجھیں گے اور قابو پائیں تو سر ہو جائیں ۱۴۱، پھر کیا سبب کہ جو کلمہ ان کے حق میں توہین و کسرِ شان ۱۴۲ ہو

---

۱۳۵ یہ قول اشرف علی تھانوی کا ہے جو اس نے اپنے رسالے ''حفظ الایمان'' کے ص ۸ پر لکھا ہے۔ ۱۳۶ ہر بچے۔ ۱۳۷ پاگل۔ ۱۳۸ تمام۔ ۱۳۹ جانور اور چوپائے (چار پاؤں والے جانور)۔ ۱۴۰ توہین ۱۴۱ تنگ کریں ۱۴۲ گستاخی، شان میں کمی

، محمد رسول اللہ (ﷺ) کی توہین نہ ہو؟ کیا معاذ اللہ اِن کی عظمت ان سے بھی گئی گذری ۱۴۳؎ ہے؟ کیا اسی کا نام ایمان ہے؟ حاشا للہ حاشا اللہ! ۱۴۴؎ کیا جس نے کہا ۱۴۵؎ کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ۱۴۶؎ ہے تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے، پھر اگر زید اسکا التزام کر لے ۱۴۷؎ کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہوں گا تو پھر علمِ غیب کو منجملہ کمالاتِ نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے ۱۴۸؎؟ جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالاتِ نبوّت سے کب ہوسکتا ہے؟ اور اگر التزام نہ کیا جاوے تو نبی و غیرِ نبی، میں وجہِ فرق بیان کرنا ضرور ہے ۱۴۹؎، انتہٰی۔ کیا رسول اللہ (عزوجل و ﷺ) اور جانوروں، پاگلوں میں فرق نہ جاننے والا حضور (ﷺ) کو گالی نہیں دیتا؟، کیا اُس نے اللہ (عزوجل) کے کلام کا صراحۃً رَدّ و اِبطال نہ کر دیا؟ ۱۵۰؎ دیکھو:

۱۴۳؎ کمتر۔ ۱۴۴؎ اللہ کی قسم ہرگز نہیں۔ ۱۴۵؎ یہ قول بھی اشرفعلی کا ہی ہے۔ ۱۴۶؎ چھپا ہوا ہے۔ ۱۴۷؎ اقرار کر لے، ارادہ کر لے کہ ہاں ایسا ہی ہے۔ ۱۴۸؎ یعنی علمِ غیب اگر سب کو حاصل ہے تو پھر اس کو نبوت کے کمالات میں کیوں گنا جاتا ہے یعنی یہ کیوں کہا جاتا ہے کہ فلاں نبی (علیہ السلام) کو علمِ غیب حاصل ہے کیونکہ ایسا علمِ غیب تو ہر بچے پاگل اور حیوان وغیرہ کو حاصل ہے۔ ۱۴۹؎ (گویا گستاخ ہم سے کہتا ہے) اگر سب کو عالم الغیب نہ کہا جائے تو نبی اور غیر نبی میں فرق کرنے کی وجہ بتانا آپ پر لازم ہے یعنی بعض علمِ غیب تو سب بچوں، جانوروں وغیرہ کو حاصل ہے تو آپ (اہلسنت) انبیاء کو تو اس علم کے جاننے کی وجہ سے عالم الغیب کہتے ہیں اور جانوروں کو نہیں کہتے تو اسکی وجہ ضرور بتائیں؟۔ جبکہ ہم اہلسنت حضور (ﷺ) کو عالم الغیب نہیں کہتے بلکہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ (عزوجل) نے انہیں اپنے لامحدود علم میں سے ''کچھ'' علمِ غیب عطا فرمایا ہے اور اس وجہ سے حضور (ﷺ) باکمال ہیں۔ ۱۵۰؎ یعنی کیا اس گستاخ نے اللہ (عزوجل) کے کلام کو کھلم کھلا جھوٹا ٹھہرا کر اس کا انکار نہیں کیا؟

تمھارا رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ھے:

”وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ط وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيماً ط“

ترجمہ:۔اے نبی! اللہ نے تم کو سکھایا جو تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا فضل تم پر بڑا ہے۔

(پارہ ۵، النسآء ۱۱۳)

یہاں نامعلوم باتوں کا علم عطا فرمانے کو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نے اپنے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کمالات ومدائح میں شمار فرمایا ۱۵۱؎۔

اور فرماتا ہے: ”وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ“۔(پ۱۳، یُوسُف ۶۸)

ترجمہ:۔اور بے شک یعقوب ہمارے سکھائے سے علم والا ہے۔

اور فرماتا ہے: ”وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ“۔ (پ۲۶، ذاریات ۲۸)

ترجمہ: ملائکہ نے ابراھیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو ایک علم والے لڑکے اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشارت دی۔

اور فرماتا ہے: ”وَعَلَّمْنٰهُ مِن لَّدُنَّا عِلْمًا“۔(پ ۱۵، الکھف ۶۵)

ترجمہ:۔اور ہم نے خضر کو اپنے پاس سے ایک علم سکھایا۔

وغیرہا ۱۵۲؎ آیات، جن میں اللہ تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ نے علم کو کمالاتِ انبیاء علیہم الصّلوٰۃ والسلام وَالثناء میں گِنا۔اب زید ۱۵۳؎ کی جگہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام پاک لیجئے ۱۵۴؎

۱۵۱؎ کمال اور تعریف کے طور پر ارشاد فرمایا۔ ۱۵۲؎ اور ان آیتوں کے علاوہ دیگر آیتوں میں۔ ۱۵۳؎ زید و بکر مثال کے طور پر کسی بھی شخص کو کہہ سکتے ہیں کوئی خاص آدمی مراد نہیں ہوتا۔ یہاں زید سے مراد کوئی سنّی شخص ہے۔ ۱۵۴؎ گستاخ کی عبارت میں جہاں زید کا لفظ ہے وہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام پاک رکھیئے۔

اور عِلمِ غَیب کی جگہ مُطلَق علم ۱۵۵ جس کا ہر چوپائے کو ملنا اور بھی ظاہر ہے ۱۵۶ اور دیکھئے کہ اس بدگوئے مُصطفٰے کی تقریر ۱۵۷ کس طرح کلام اللہ (ﷻ) کا ردّ کر رہی ہے یعنی یہ بدگو خدا کے مُقابل کھڑا ہو کر کہہ رہا ہے کہ آپ (یعنی نبی (ﷺ) اور دیگر انبیاء علیہم الصّلوٰۃ والسلام) کی ذاتِ مُقدَّسہ پر علم کا اِطلاق کیا جانا ۱۵۸ اگر بقولِ خدا صحیح ہو تو دریافت طَلَب یہ اَمر ہے ۱۵۹ کہ اس علم سے مراد بعض عِلم ہے یا کُل عُلوم، اگر بعض عُلوم مراد ہیں تو اس میں حضور (ﷺ) اور دیگر انبیاء علیہم اسلام کی کیا تخصیص ہے ۱۶۰ ایسا علم تو زید و عَمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بَہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی بات کا علم ہوتا ہے تو چاہیے کہ سب کو عالم کہا جائے، پھر اگر خدا اس کا اِلتزام کرلے کہ ہاں میں سب کو عالم کہوں گا تو پھر علم کو مِنجُملہ کمالاتِ نَبوِیّہ ۱۶۱ شُمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خُصُوصیَّت نہ ہو وہ کمالاتِ نبوت سے کب ہوسکتا ہے اور اگر اِلتزام نہ کیا جائے تو نبی

---

۱۵۵ یعنی گستاخ کی عبارت میں عِلمِ غَیب کی جگہ صرف علم۔ خواہ کسی بھی شے کا علم ہو۔ ۱۵۶ یعنی صرف علم کا لفظ رکھیں کہ "علم" کا ہر جانور کو ملنا زیادہ واضح ہے کہ ہر جانور کو کچھ نہ کچھ باتوں کا علم تو ہوتا ہے مثلاً اُڑنا، خوراک کی تلاش، دشمن سے بچنے کی تدبیریں کرنا۔ وغیرہ تو کیا ان باتوں کے جاننے سے یہ جانور عالم کہلائیں گے۔ ہرگز نہیں جانور وغیرہ کبھی عالم نہیں کہلا سکتے۔ اسی طرح اگر جانوروں کو بالفرض کسی آنے والے حادثے کا اندازہ ہوجائے یا یہ فرشتوں کو نازل ہوتا دیکھ لیں تو کیا معاذ اللہ انبیاء کرام علیہم السلام کے برابر ہوجائیں گے؟۔ ۱۵۷ اُس گستاخ کا کلام، باتیں۔ ۱۵۸ یعنی یہ کہنا کہ آقا (ﷺ) یا دیگر انبیاء کرام علیہ السلام کو وسیع علم ملا۔ ۱۵۹ پوچھنے کے لائق یہ بات ہے۔ ۱۶۰ کیا خاص خوبی ہے یعنی یہ بات (علم) سرکار (ﷺ) ہی کیلئے خاص نہیں ہے (معاذ اللہ) بات کرنے کا انداز کتنا توہین آمیز ہے۔ ۱۶۱ نبوت کے کمالات میں سے ایک کمال

اورغیرِ نبی میں وجہِ فرق بیان کرنا لازم ہے، اور اگرتمام علوم مُراد ہیں، اس طرح اس کا ایک فرد بھی خارج نہ رہے[۱۶۲] تو اس کا بُطلَان [۱۶۳] دلیلِ نَقلِی وعَقلِی سے ثابت ہے انتہیٰ۔ پس ثابت ہوا کہ خُدا کے وہ سب اَقوال اسکی دلیل سے بَاطِل ہیں ۔مُسلمانو دیکھو! کہ اس بدگو نے فقط محمد رسول اللہ (ﷺ) ہی کو گالی نہ دی بلکہ اُن کے رب (جَلَّ وعَلَا) کے کلاموں کو بھی بَاطِل ومَرْدُود کر دیا[۱۶۴]۔

مُسلمانو! جس کی جُرأت یہاں تک پہنچی کہ رسول اللہ (عَزَّوَجَلَّ و ﷺ) کے عِلمِ غَیب کو پاگلوں اور جانوروں کے علم سے ملا دے [۱۶۵] اور ایمان واسلام واِن سَانِیَّت سے آنکھیں بند کر کے صاف کہہ دے کہ نبی اور جانور میں کیا فرق ہے، اس سے کیا تَعَجُّب کہ خدا کے کلاموں کو رَدّ کرے [۱۶۶] باطل بتائے [۱۶۷] پَسِ پُشت ڈالے [۱۶۸] زیرِ پامَلے [۱۶۹] بلکہ جو یہ سب کچھ کلامُ اللہ کے ساتھ کر چکا وہی رسول اللہ (عَزَّوَجَلَّ و ﷺ) کے ساتھ اس گالی پر جُرأت کر سکے گا مگر ہاں اس سے دَریافت کرو [۱۷۰] کہ آپ کی یہ تقریر خود آپ اور آپ کے اَسَاتِذہ میں جاری ہے یا نہیں؟[۱۷۱] اگر نہیں تو کیوں؟ اور اگر ہے تو کیا جواب ہے؟ ہاں ان بدگویوں سے کہو! کیا آپ حضرات اپنی تقریر کے طور پر جو آپ نے محمد رسول اللہ (عَزَّوَجَلَّ و ﷺ) کی شان میں جاری کی، خود اپنے آپ سے اسے دَریافت کی اجازت دے سکتے ہیں کہ آپ

---

[۱۶۲] تمام کی تمام باتیں انبیاءِ کرام علیہ السلام کو اسطرح معلوم ہوں کہ کوئی ایک چیز بھی انکے علم سے باہر نہ ہو۔[۱۶۳] غلط ہونا[۱۶۴] ٹھکرا دیا اور جھوٹا قرار دیدیا۔[۱۶۵] جانوروں کے علم کے برابر کہے یا جھٹلا دے [۱۶۶] خدا کی بات کا انکار کرے۔ [۱۶۷] جھوٹا ٹھہرائے۔ [۱۶۸] پیٹھ کے پیچھے پھینکے۔ قابل توجہ نہ سمجھے۔ [۱۶۹] پاؤں کے نیچے روندے، کچلے۔ [۱۷۰] پوچھو۔ [۱۷۱] یعنی یہی باتیں آپ اور آپکے استادوں کو کہہ سکتے ہیں؟

صاحبوں کو عالم، فاضِل، مولوی، ملا، چُنِیں، چُناں ۲؎ فُلاں فُلاں کیوں کہا جاتا ہے اور حَیوانات وبہائم مثلاً کُتّے سُورکو کوئی اِن الفاظ سے تعبیر نہیں کرتا ۳؎۔ ان مَناصِب کے باعِث ۴؎ آپ کے اَتباعْ واَذناب ۵؎ آپ کی تعظیم، تکرِیم، توقیر کیوں کرتے، دَست وپا پَر بوسہ دیتے ہیں ۶؎ اور جانوروں مثلاً الو، گدھے کے ساتھ کوئی یہ برتاؤ نہیں بَرتتا اس کی وجہ کیا ہے؟ کُل عِلم ۷؎ تو قطعاً ۸؎ آپ صاحبوں کو بھی نہیں اور بعض میں آپ کی کیا تخصیص؟ ایسا علم تو الو، گدھے، کتے، سور سب کو حاصل ہے تو چاہیے کہ اِن سب کو عالم وفاضِل وچُنِیں وچُناں ۹؎ کہا جائے پھر اگر آپ اس کا اِلتِزام کریں کہ ہاں ہم سب کو علماء کہیں گے تو...... پھر علم کو آپ کے کمالات میں کیوں شمار کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خُصُوصیَّت نہ ہو، گدھے، کُتے، سور سب کو حاصل ہو وہ آپ کے کمالات سے کیوں ہوا؟ اور اگر اِلتِزام نہ کیا جائے تو آپ ہی کے بیان سے آپ میں اور گدھے، کتے، سور میں وجہِ فرق بیان کرنا ضروری ہے۔ فقط۔

مُسلمانو! یوں دَریافت کرتے ہی بعونہٖ تعالیٰ ۱۸۰؎ صاف کھل جائے گا ۱۸۱؎ کہ ان بدگویوں نے محمد رسول اللہ (عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم) کو کیسی صریح شدید گالی دی

۲؎ عزت واکرام کے القابات وغیرہ سے کیوں پکارا جاتا ہے۔ ۳؎ یعنی جانوروں مثلاً کتے اور سور وغیرہ کو کوئی عالم، فاضل وغیرہ کیوں نہیں کہتا حالانکہ ان کو کچھ باتوں کا علم تو ہوتا ہی ہے ۴؎ مولوی وعالم وغیرہ ہونے کی وجہ سے۔ ۵؎ شاگرد اور پیروکار یعنی دُم چھلے۔ ۶؎ ہاتھ اور پاؤں چومتے ہیں۔ ۷؎ غیب اور ظاہر کی تمام باتیں۔ ۸؎ یقیناً۔ ۹؎ اچھے اچھے القابات سے کیوں پکارا جاتا ہے۔ ۱۸۰؎ اللہ (عزوجل) کی مدد سے۔ ۱۸۱؎ صاف ظاہر ہوجائے گا

اوران کے رب (عزوجل) کے قرآن مجید کو جا بجا ۱۸۲؎ ایکسار دّو باطل کر دیا۔ مُسلمانو! خاص اس بدگواوراس کے ساتھیوں سے پوچھو، ان پر خود ان کے اِقرار سے قرآن عظیم کی یہ آیات چسپاں ہوئیں یا نہیں۔:

تُمھارا رب عَزّوَجلَّ فرماتاھے:

"وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ز لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ز وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ز وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ط اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۷۹﴾"۔

ترجمہ :۔اور بے شک ضرور ہم نے جہنم کیلئے پھیلار کھے ہیں بہت سے جن اور آدمی ان کے وہ دل ہیں جن سے حق کو نہیں سمجھتے اور وہ آنکھیں جن سے حق کا راستہ نہیں سوجھتے اور وہ کان جن سے حق بات نہیں سنتے۔ وہ چوپایوں ۱۸۳؎ کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بڑھ کر بھکے ہوئے۔ وہی گمراہ وہی لوگ غفلت میں پڑے ہیں۔" (پارہ ۹، اعراف ۱۷۹)

اور فرماتا ہے:

اَرَئَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ ط اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيلًا لا اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْيَعْقِلُوْنَ ط اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۴۴﴾

ترجمہ :۔کیا بھلا دیکھ تو، جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنالیا تو کیا تو اس کا ذمہ لے گا

۱۸۲؎ جگہ جگہ۔۱۸۳؎ جانوروں کی طرح ہیں

،یا تجھے گمان ہے ان میں بہت کچھ سُنتے یا عقل رکھتے ہیں سو وہ نہیں مگر جیسے چوپائے بلکہ وہ تو اُن سے بھی بڑھ کر گمراہ ہیں (پارہ ۱۹ الفُرقان ۴۳-۴۴)

ان بدگویوں نے چوپایوں کا علم تو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے علم کے برابر مانا۔ اب ان سے پوچھیئے کیا تُمہارا علم انبیاء یا خود حُضُور سید الانبیاء علیہ والصلوٰۃ والثناء کے برابر ہے، ظاہراً اسکا دعویٰ نہ کریں گے اور اگر کہہ بھی دیں کہ جب چوپایوں سے برابری کر دی، آپ تو دوپائے ہیں ۱۸۴؎ برابری مانتے کیا مشکل ہے ؟ ۱۸۵؎ تو یوں پوچھیئے تمہارے اُستادوں، پیروں، مُلاؤں میں کوئی بھی ایسا گزرا جو تم سے علم میں زیادہ ہو یا سب ایک برابر ہو؟

آخر کہیں تو فرق نکالیں گے ۱۸۶؎ تو اُن کے وہ اُستاد وغیرہ تو ان کے اقرار سے علم میں چوپائیوں کے برابر ہوئے اور یہ اُن سے علم میں کم ہیں، جب تو ۱۸۷؎ انکی شاگردی کی، اور جو ایک مُساوی سے کم ہو دوسرے سے بھی ضرور کم ہوگا ۱۸۸؎ تو یہ حضرات خود اپنی تقریر کی رُو سے چوپایوں سے بڑھ کر گمراہ ہوئے اور ان آیتوں کے مِصداق ٹھہرے ۱۸۹؎۔

۱۸۴؎ یعنی خود یہ گستاخ تو دو پاؤں والے ہیں۔ ۱۸۵؎ یعنی جب انبیاء کرام علیہم السلام کو علم میں جانوروں کے برابر کہہ دیا تو خود اپنے برابر کہنا انکے لئے کوئی بات مشکل بات نہیں۔ ۱۸۶؎ کسی کو تو اپنے سے زیادہ علم والا کہیں گے ۱۸۷؎ اسی لئے تو ان گستاخوں نے اُن کی شاگردی اختیار کی۔ ۱۸۸؎ یعنی دو مقداریں اگر برابر ہوں تو جو کوئی ان دونوں میں سے ایک سے کم ہوگا وہ دوسرے سے بھی کم ہوگا۔ تو ان کے استاد تو علم میں جانوروں کے برابر ہوئے اور یہ اپنے استادوں سے علم میں کم ہیں تو گویا یہ لوگ جانوروں سے علم میں کم ہوئے اور جب جانوروں سے علم میں کم ہوئے تو جانوروں سے بڑھ کر گمراہ اور بدتر ہوئے۔ ۱۸۹؎ یعنی یہ قرآنی آیتیں پوری طرح انکی حالت بتا رہی ہیں۔ یا انکا حال ان آیتوں کے مطابق ہوگیا۔

كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ط وَلَعَذا بُ الْاٰ خِرَةِاَكْبَرُ م لَوْكَانُوْ ا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾

(ترجمہ کنزالایمان : مار ایسی ہوتی ہے اور بے شک آخرت کی مار سب سے بڑی، کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے۔ پارہ ۲۹ القلم ۳۳)

مُسلمانو ! یہ حالتیں تو ان کلمات کی تھیں جن میں انبیائے کرام وحُضُور پُرنُور سیّد الانام ۱۹۰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہاتھ صاف کیئے گئے ۱۹۱ پھر ان عبارات کا کیا پوچھنا جن میں اِصالۃً بِالقصد ۱۹۲ ربُّ العِزَّت عَزَّ جَلالُہٗ کی عزت پر حملہ کیا گیا ہو۔

خُدارا ۱۹۳ اِنصاف! کیا جس ۱۹۴ نے کہا ''میں نے کب کہا ہے کہ میں وقوعِ کذبِ باری کا ۱۹۵ قائل نہیں ہوں''؟ یعنی وہ شخص اس کا قائل ۱۹۶ ہے کہ خدا بِالْفِعْل ۱۹۷ جھوٹا ہے جھوٹ بولا، جھوٹ بولتا ہے۔ اُس کی نِسبت ۱۹۸ یہ فتویٰ دینے والا کہ ''اگرچہ اُس نے تاویلِ آیات میں خطا کی مگر تاہم اس کو کافر یا بِدعتی یاضَالّ کہنا نہیں چاہیئے'' جس نے کہا کہ ''اِس کو کوئی سخت کَلِمہ نہ کہنا چاہیئے'' ۱۹۹۔ جس

---

۱۹۰ زمانے بھر کے امام، آقا ومولی (ﷺ)۔ ۱۹۱ بے عزتی وتوہین کی گئی۔ ۱۹۲ یقینی طور پر جان بوجھ کر ۔۱۹۳ اللہ (عزوجل) کے واسطے۔ ۱۹۴ یہ کوئی دوسرا شخص ہے۔ ۱۹۵ اللہ تعالی کے (معاذاللہ) جھوٹ بولنے کا اللہ (عزوجل) کو جھوٹا کہنے والا۔ ۱۹۶ اقرار کرنے والا۔ یعنی کوئی شخص کہتا ہے ''میں کب کہتا ہوں کہ اللہ (عزوجل) نے جھوٹ نہیں بولا''۔ یعنی میں تو کہتا ہوں کہ جھوٹ بولا ہے۔ ۱۹۷ عملی طور پر۔ ۱۹۸ اسکے بارے میں (اس خدا کو جھوٹا کہنے والے کے بارے میں) ماجرا یہ ہے کہ کسی شخص نے کہا ''میں نے کب کہا ہے کہ میں وقوعِ کِذبِ باری کا قائل نہیں؟'' اس شخص کے بارے میں رشید احمد گنگوہی سے فتوی پوچھا گیا تو اس نے فتوی دیا کہ اگرچہ اس شخص نے آیات کے مطلب کو بیان کرنے میں غلطی کی ہے لیکن اسکو نہ تو کافر کہنا چاہیئے نہ بدعتی اور نہ گمراہ بلکہ وہ پکا مومن ہے۔ ۱۹۹ کوئی سخت بات، برا بھلا نہیں کہنا چاہیے یعنی فتویٰ دیا کہ جو شخص خدا کو جھوٹا کہے اسے کچھ مت کہو نہ وہ کافر ہے نہ گنہگار بلکہ پکا مومن ہے۔ معاذاللہ۔

نے کہا کہ ''اس میں تکفیر علمائے سلف کی لازم آتی ہے ۲۰۰۔ حنفی، شافعی پر طعن و تضلیل نہیں کرسکتا ۲۰۱''یعنی خدا کو معاذ اللہ جھوٹا کہنا بہت سے علمائے سلف کا بھی مذہب تھا۔ یہ اختلاف حنفی شافعی کا سا ہے۔ کسی نے ہاتھ ناف سے اُوپر باندھے ، کسی نے نیچے، ایسا ہی اسے بھی سمجھو کہ کسی نے خدا کو سچا کہا کسی نے جھوٹا، لہٰذا ''ایسے کو تضلیل وتفسیق سے مامون کرنا چاہیے ''۲۰۲ یعنی جو خدا کو جھوٹا کہے اسے گمراہ کیا معنی؟ گنہگار نہ کہو ، کیا جس نے یہ سب تو اس مکذّبِ خدا کی نسبت بتایا ۲۰۳ اور یہیں خود اپنی طرف سے باوصف اس بے معنٰی اقرار ۲۰۴ کہ ''قُدرۃ علَی الکِذْب مَعَ اِمتِنَاعِ الوُقُوْع مسئلۂ اِتِّفاقِیہ ہے'' ۲۰۵ صاف صریح کہہ دیا کہ وقوع کذب کے معنٰی درست ہوگئے ۲۰۶ یعنی یہ بات ٹھیک ہوگئی کہ خدا سے کِذب واقع ہوا، کیا یہ شخص مُسلمان رہ سکتا ہے؟ کیا جو ایسے کو مسلمان سمجھے خود مسلمان ہوسکتا ہے؟۔

مُسلمانو! خُدارا انصاف، ایمان نام کاہے کا تھا؟ ۲۰۷ تصدیقِ الٰہی ۲۰۸ کا،

---

۲۰۰ یعنی اگر اسے کافر کہیں تو گذشتہ زمانے کے علماء کرام بھی کافر قرار پائیں گے (گویا بقول گستاخ وہ سب بھی خدا کو معاذ اللہ جھوٹا کہتے تھے) اگر اس شخص کو (جس نے خدا کو جھوٹا کہا) کافر کہتے ہیں تو ان علماء کو بھی کافر ماننا پڑے گا۔ ۲۰۱ حنفی یہ نہیں کہہ سکتا کہ امام شافعی کے ماننے والے گمراہ ہیں۔ ۲۰۲ یعنی ایسے شخص کو (جو اللہ (عزوجل) کو معاذ اللہ جھوٹا مانے) نہ تو گمراہ کہنا چاہیے نہ گناہ گار۔ ۲۰۳ یعنی یہ فتویٰ تو اس شخص کے بارے میں دیا جس نے خدا کو جھوٹا کہا (کہ اُسے نہ تو گمراہ کہیں گے نہ گنہگار)۔ ۲۰۴ اس اقرار کے باوجود جسکی کوئی حیثیت نہیں۔ ۲۰۵ (وہ گستاخ کہتا ہے) کہ اللہ (عزوجل) جھوٹ بول سکتا ہے مگر بولتا نہیں پھر اسکے ساتھ ہی کہتا ہے کہ اللہ (عزوجل) نے جھوٹ بولا (معاذ اللہ)۔ ۲۰۶ یعنی یہ بات ثابت ہوگئی کہ اللہ (عزوجل) نے معاذ اللہ جھوٹ بول دیا۔ ۲۰۷ ایمان کس چیز کا نام تھا۔ ۲۰۸ اللہ (عزوجل) کو سچا ماننے کا۔

تَصدِیق کاصَرِیح مخالف کیا ہے،تکذِیب ۲۰۹؎، تکذِیب کے کیا معنی ہیں ؟ کسی کی طرف کِذب منسوب کرنا ۲۱۰؎ ۔ جب صراحتہً خدا کو کاذِب کہہ کر بھی ایمان باقی رہے تو خدا جانے ایمان کس جانور کا نام ہے؟ خدا جانے مَجُوس وہُنُود ونصارٰی ویَہُود کیوں کافِر ہوئے ؟ اِن میں تو کوئی صاف اپنے مَعبُود کو جھوٹا بھی نہیں بتاتا۔ ہاں مَعبُودِ برحق کی باتوں کو یوں نہیں مانتے کہ انہیں اسکی باتیں ہی نہیں جانتے یا تسلیم نہیں کرتے ۔ایسا تو دنیا کے پردے پرکوئی کافِر ساکافِر بھی شاید نہ نکلے ۲۱۱؎ کہ خدا کو خدا مانتا، اسکے کلام کو اسکا کلام جانتا اور پھر بے دھڑک کہتا ہو کہ اس نے جھوٹ کہا، اِس سے وقوعِ کِذب کی معنی درست ہو گئے۔

غرض کوئی ذِی انصاف ۲۱۲؎ شک نہیں کرسکتا کہ ان تمام بدگویوں نے منہ بھر کر اللہ ورسول (عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ علیہ وسلم) کو گالیاں دی ہیں،اب یہی وقت امتحان الٰہی ہے، واحد قہّار جبّار عَزَّ جَلَالُہ سے ڈرو اور وہ آیتیں کہ اوپر گزریں، پیشِ نظر رکھ کر عمل کرو۔آپ تمہارا ایمان ۲۱۳؎ تمہارے دلوں میں تمام بدگویوں سے نفرت بھر دے گا۔ ہرگز اللہ ورسول اللہ جَلَّ وَعَلَا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مُقابِل تمہیں اُنکی حمایت نہ کرنے دے گا۔تم کو اُن سے گِھن آئے گی ۲۱۴؎ نہ کہ اِن کی پچ کرو ۲۱۵؎، اللہ ورسول (عَزَّ وَجَلَّ و صلی اللہ علیہ وسلم) کے مُقابِل اُنکی گالیوں میں مُہمَل وبیہودہ تاوِیل گھڑو ۲۱۶؎۔

۲۰۹؎ جھوٹا ماننا۔ ۲۱۰؎ کسی کو جھوٹا کہنا۔ ۲۱۱؎ پوری دنیا میں شاید بڑے سے بڑا کافر بھی ایسا نہ ہو کہ جو اپنے خدا یا معبود کو جھوٹا کہتا ہو۔ ۲۱۲؎ انصاف کرنیوالا۔ ۲۱۳؎ تمہارا ایمان خود بخود۔ ۲۱۴؎ نفرت محسوس ہوگی۔بُرا لگے گا۔ ۲۱۵؎ بات بدلنے کی کوشش کرو۔ ۲۱۶؎ بے معنی اور بے کار گندی بہانہ بازی کرو۔یوں کہ نہیں نہیں ہمارے حضرت کا یہ مطلب نہیں وہ مطلب نہیں وغیرہ وغیرہ۔

لِلّٰہ اِنصاف! اگر کوئی شخص تُمہارے ماں، باپ، اُستاد، پیر کو گالیاں دے اور نہ صرف زبانی بلکہ لکھ لکھ کر چھاپے، شائع کرے۔ کیا تم اس کا ساتھ دو گے یا اس کی بات بنانے کو تاویلیں گھڑو گے یا اس کے بکنے سے بے پرواہی کر کے اس سے بدَستُور ۲۱۷ صاف رہو گے؟ نہیں نہیں! اگر تم میں انسانی غیرَت، انسانی حَمِیَّت، ماں باپ کی عِزت حُرمت عَظمَت مَحبت کا نام نشان بھی لگا رہ گیا ۲۱۸ ہے تو اس بدگو دشنامی کی صورت سے نفرت کرو گے، اسکے سائے سے دور بھاگو گے، اس کا نام سن کر غَیظ لاؤ گے جو اس کے لئے بناوٹیں گڑھے ۲۱۹، اسکے بھی دشمن ہو جاؤ گے، پھر خدا کے لئے ماں باپ کو ایک پلّہ میں رکھو اللہ واحد قہّار و محمد رسول اللہ (ﷺ) کی عزت وعَظمَت پر ایمان کو دوسرے پلّے میں، اگر مسلمان ہو تو ماں باپ کی عزت کو اللہ ورسول (عزوجل و ﷺ) کی عزت سے کچھ نسبت نہ مانو گے ۲۲۰، ماں باپ کی مَحبت وحمایت کو اللہ ورسول (عزوجل و ﷺ) کی مَحبت وخدمت کے آگے ناچیز جانو گے۔ تو واجب واجب واجب، لاکھ لاکھ واجب سے بڑھ کر واجب کہ ان بدگو سے وہ نفرت ودوری وغیظ وجدائی ہو کہ ماں باپ کے دَشنام دِہندَہ ۲۲۱ کے ساتھ اس کا ہزارواں حصہ نہ ہو۔ یہ ہیں وہ لوگ جن کیلئے اِن سات نعمتوں کی بشارت ہے۔ مُسلمانو! تُمہارا یہ ذلیل ۲۲۲ خیر خواہ ۲۲۳ اُمید کرتا

---

۲۱۷ پہلے کی طرح تعلقات رکھو گے ۲۱۸ برائے نام بھی ماں باپ کی محبت دل میں ہو تو۔ ۲۱۹ جھوٹے بہانے بنائے۔ ۲۲۰ یعنی یہ تسلیم کرو گے کہ اللہ (عزوجل) اور رَسُول (ﷺ) کی عزت کے سامنے ہمارے ماں باپ کی عزت کی کوئی حیثیت نہیں۔ ۲۲۱ گالی بکنے والے۔ ۲۲۲ یہاں اعلٰحضرت عاشق ماہِ رسالت (ﷺ) رضی اللہ عنہ عاجزی فرماتے ہوئے اپنے آپ کو ذلیل کہتے ہیں حالانکہ اللہ عزوجل نے آپ رضی اللہ عنہ کو وہ عزت دی کہ آپ رضی اللہ عنہ کو کروڑوں سنّیوں کا امام، چودھویں صدی کا مجدد اور عرب وعجم کے علماء حق کا پیشوا بنا دیا......

ہے۔ کہ اللہ واحد قہار کی آیات اور اس بیانِ شافی واضحُ البیّنات ۲۲۴؎ کے بعد اس بارے میں آپ سے زیادہ عرض کی حاجت نہ ہو تمہارے ایمان خود ہی ان بدگویوں سے وہی پاک مبارک الفاظ بول اُٹھیں گے جو تمہارے رب (عزوجل) نے قرآن عظیم میں تمہارے سکھانے کو قومِ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے نقل فرمائے۔

تمھارا رب عزّوجلّ فرماتاھے:

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيٓ إِبْرٰهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُۥ ج إِذْ قَالُوا۟ لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَءٰٓؤُا۟ مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ ز كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ أَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوا۟ بِاللّٰهِ وَحْدَهُۥٓ

ترجمہ: بے شک تمہارے لئے ابراہیم اور اس کے ساتھ والے مسلمانوں میں اچھی رِیس ۲۲۵؎ ہے جب وہ اپنی قوم سے بولے بے شک ہم تم سے بیزار ہیں اور ان سب سے جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہو۔ ہم تمہارے منکر ہوئے ۲۲۶؎ اور ہم میں اور تم میں دشمنی اور عداوت ہمیشہ کو ظاہر ہوگئی جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ۔ (پارہ ۲۸، الممتحنہ)

اور فرماتا ہے: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ط وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ع ﴿۶﴾

ترجمہ: بے شک ضرور ان میں تمہارے لیے عمدہ رِیس تھی۔ اس کیلئے جو اللہ اور قیامت

واہ کیا خوب خیر خواہی فرمائی ہے کروڑوں سنّیوں کا ایمان بچایا اور انہیں انگریزوں کے ایجنٹوں کے دام میں آنے سے خبردار کیا فجزاہ اللہ عنا احسن الجزاء۔ ۲۲۳؎ بھلائی چاہنے والا۔ ۲۲۴؎ واضح دلیلوں والے شفا بخش بیان کے بعد۔ ۲۲۵؎ نمونہ۔ ۲۲۶؎ ہم نے تمہارا انکار کیا۔

کے دن کی اُمید رکھتا ہو اور جو منہ پھیرے تو بے شک اللہ ہی بے پرواہ سراہا گیا ہے۔ ۲۲۷؎ (پارہ ۲۸، الممتحنۃ ۴ تا ۶)

یعنی وہ جو تم سے یہ فرما رہا ہے کہ جس طرح میرے خلیل اور ان کے ساتھ والوں نے کیا کہ میرے لئے اپنی قوم کے صاف دشمن ہو گئے اور تنکا توڑ کر ۲۲۸؎ ان سے جدائی کر لی اور کہہ دیا کہ ہم سے تمہارا کچھ علاقہ نہیں ۲۲۹؎، ہم تم سے قطعی بیزار ہیں تمہیں ایسا ہی کرنا چاہیے یہ تمہارے بھلے کو تم سے فرما رہا ہے، مانو تو تمہاری خیر ہے نہ مانو تو اللہ کو تمہاری کچھ پرواہ نہیں جہاں وہ میرے دشمن ہوئے اُنکے ساتھ تم بھی سہی، میں تمام جہانِ سے غنی ۲۳۰؎ ہوں اور تمام خوبیوں سے موصوف، جل وعلا وتبارک وتعالیٰ۔ یہ قُرآن حکیم کے اَحکام تھے اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) جس سے بھلائی چاہے گا ان پر عمل کی توفیق دے گا مگر یہاں دو فرقے ہیں جن کو اِن احکام میں عُذر ۲۳۱؎ پیش آتے ہیں اول بے علم نادان، ان کے عذر دو قسم کے ہیں

عذرِ اول "فُلاں ۲۳۲؎ تو ہمارا اُستاد یا بزرگ یا دوست ہے اسے کافر کیوں کر مانیں ۲۳۳؎"، اس کا جواب تو قرآن عظیم کی مُتعدد آیات سے سُن چکے کہ رب (عزوجل) نے بار بار بتا کر صراحۃً ۲۳۴؎ فرما دیا کہ غضبِ اِلٰہی سے بچنا چاہتے ہو تو اس باب میں ۲۳۵؎ اپنے باپ کی بھی رعایت نہ کرو۔

عذرِ دوم "صاحب یہ بدگو لوگ بھی تو مولوی ہیں، بھلا مولویوں کو کیوں

۲۲۷؎ تعریف کیا گیا ہے۔ ۲۲۸؎ مکمل طور پر تعلق قطع کر لینا۔ (یہ جملہ محاورۃً بولا جاتا ہے)۔ ۲۲۹؎ کوئی تعلق نہیں۔ ۲۳۰؎ تمام جہانوں سے بے پرواہ ہوں کسی کا محتاج نہیں ۲۳۱؎ رکاوٹیں۔ ۲۳۲؎ گستاخ۔ ۲۳۳؎ اسے کافِر کیسے مانیں۔ ۲۳۴؎ صاف صاف کھلم کھلا۔ ۲۳۵؎ اس بارے میں۔

کر گا فِر سمجھیں یا برا جانیں؟‘‘ اسکا جواب

تُمھارا رب عزّوَجلّ فرماتاھے:

اَفَرَءَ یْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَهٗ هَوٰهُ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰی عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰی سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰی بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ یَّهْدِ یْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ۔ ﴿۲۳﴾

ترجمہ :۔ بھلا دیکھو تو جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا اور اللہ نے علم ہوتے ساتے۲۳۶ اسے گمراہ کیا اور اس کے کان اور دل پر مُہر لگادی اور اس کی آنکھوں پر پٹی چڑھادی تو کون اسے راہ پر لائے اللہ کے بعد تو کیا تم دھیان نہیں کرتے۔ (پارہ ۲۵، جاثیہ۲۳)

اور فرماتا ہے:

مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰةَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْ هَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِینَ كَذَّبُوا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵﴾

ترجمہ :۔ ’’وہ جن پر توریت کا بوجھ رکھا گیا پھر اُنہوں نے اسے نہ اُٹھایا ان کا حال اُس گدھے کا سا ہے جس پر کتابیں لدی ہوں، کیا بُری مثال ہے اُن کی جنہوں نے خُدا کی آیتیں جھٹلائیں اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔‘‘ (جمعہ۵)

اور فرماتا ہے:

وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ الَّذِیْٓ اٰتَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ

---

۲۳۶ علم ہونے کے باوجود۔

الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۱۷۵﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَ اتَّبَعَ هَوٰهُ ج فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ج اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ط ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ج فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾ سَآءَ مَثَلًا نِ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ج وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾

ترجمہ:- ''انہیں پڑھ کر سنا اس کی خبر جسے ہم نے اپنی آیتوں کا علم دیا تھا وہ ان سے صاف نکل گیا تو شیطان اس کے پیچھے لگا کہ گمراہ ہو گیا اور ہم چاہتے تو اس علم کے باعث اسے گرے سے اٹھا لیتے ۲۳۷ مگر وہ تو زمین پکڑ گیا ۲۳۸ اور اپنی خواہش کا پیرو ہو گیا تو اس کا حال کتے کی طرح ہے تو اس پر بوجھ لادے تو زبان نکال کر ہانپے اور چھوڑ دے تو ہانپے یہ انکا حال ہے جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں۔ تو ہمارا یہ ارشاد بیان کرو شاید یہ لوگ سوچیں۔ کیا برا حال ہے ان کا جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ اپنی ہی جانوں پر ستم ڈھاتے تھے۔ جسے خدا ہدایت کرے وہی راہ پر ہے اور جسے گمراہ کرے تو وہی سراسر نقصان

---

۲۳۷ سنبھال لیتے۔ ۲۳۸ اپنی بات پر اڑ گیا۔

میں ہیں ۔(پارہ ۹،اعراف ۱۷۵ تا ۱۷۷)

یعنی ہدایت کچھ علم پر نہیں، خدا کے اختیار میں ہے۔ یہ آیتیں ہیں اور حدیثیں جو گمراہ عالموں کی مذمت میں ہیں انکا شمار ہی نہیں یہاں تک کہ ایک حدیث میں ہے۔

دوزخ کے فرشتے بت پرستوں سے پہلے انہیں پکڑیں گے، یہ کہیں گے کیا ہمیں بت پوجنے والوں سے بھی پہلے لیتے ہو؟ جواب ملے گا لَیسَ مَن یَعلَم کَمَن لاّ یَعلَم ۲۳۹ ۔"

بھائیو! عالِم کی عزّت تو اِس بنا پر تھی کہ وہ نبی کا وارِث ہے، نبی کا وارِث وہ جو ہدایت پر ہو اور جب گمراہی پر ہے تو نبی کا وارث ہوا یا شیطان کا؟ اُس وقت اُس کی تعظیم نبی کی تعظیم ہوتی۔ اب اس کی تعظیم شیطان کی تعظیم ہوگی۔ یہ اس صورت میں ہے کہ عالِم، کفر سے نیچے ۲۴۰ کسی گمراہی میں ہو جیسے بدمذہبوں کے عُلماء پھر اس کو کیا پوچھنا جو خود کفر شدید میں ہو ۲۴۱ اُسے عالِم دین جاننا ہی کُفر ہے نہ کہ عالِم دین جان کر اُس کی تعظیم۔

بھائیو! علم اس وقت نفع دیتا ہے کہ دین کے ساتھ ہو ورنہ پنڈت یا پادری کیا اپنے یہاں کے عالم نہیں۔ اِبلیس کتنا بڑا عالم تھا پھر کیا کوئی مُسلمان اُس کی تعظیم کرے گا؟ اُسے تو مُعلِّمُ المَلکُوت کہتے ہیں یعنی فرشتوں کو علم سکھاتا تھا۔ جب سے اس نے محمد رسول اللہ (ﷺ) کی تعظیم سے منہ موڑا۔ حُضُور (ﷺ) کا نُور ۲۴۲ کہ

---

۲۳۹ جاننے والے اور انجان برابر نہیں ۲۴۰ یعنی کم ۲۴۱ یعنی جو خود پکا کافِر ہو اسکے بارے میں تعظیم کا خیال کیسا۔ ۲۴۲ یعنی آدم علیہ السلام کی مبارک پیشانی میں حضور (ﷺ) کے مبارک نور کو رکھا گیا تھا۔ یہ حدیث طبرانی نے معجم کبیر اور ابونعیم نے حلیہ میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی نیز تفسیر کبیر میں.................

پیشانیٔ آدم (علیہ السلام) میں رکھا گیا ، اسے سجدہ نہ کیا،۲۴۳ اُس وقت سے لعنتِ اَبدی ۲۴۴ کا طوق اُس کے گلے میں پڑا، دیکھو جب سے اُس کے شاگردانِ رشید ۲۴۵ اُس کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہیں، ہمیشہ اُس پر لعنت بھیجتے ہیں ۔ ہر رَمَضان میں مہینہ بھر اُسے زنجیروں میں جکڑتے ہیں، قِیامت کے دن کھینچ کر جہنّم میں دھکیلیں گے۔ یہاں سے علم کا جواب بھی واضح ہوگیا اور استاذی کا بھی۔

بھائیو! کروڑ افسوس ہے اس ادعائے مسلمانی ۲۴۶ پر کہ اللہ واحِد قہّار اور محمد رسول اللہ سیدالابرار (صلی اللہ علیہ وسلم) سے زیادہ استاد کی وقعت ہو، اللہ و رسول (عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم) سے بڑھ کر بھائی یا دوست، یا دنیا میں کسی کی محبت ہو۔

اے رب! ہمیں سچا ایمان دے صدقہ اپنے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سچی رَحمت کا، آمین۔

فرقہ دوم

معاندین ۲۴۷ و دُشمنانِ دین کہ خود انکارِ ضروریاتِ دین ۲۴۸ رکھتے

امام فخرالدین رازی ج۴ص۵۵ زیر قوله تعالی تلک الرسل ....ان الملئكة امروا بالسجود لادم لاجل ان نور محمد رَسُول اللّٰه عليه وسلم فی جبهة ادم ۔ تفسیر نیشاپوری ج۳ص۷، سجود الملئکة لادم انما کان لاجل نور محمد صلی اللّٰه علیه وسلم الذی فی جبهته دونوں عبارتوں کا حاصل یہ ہے کہ فرشتوں کا آدم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو سجدہ کرنا اس لئے تھا کہ ان کی پیشانی میں نور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تھا۔ ۲۴۳ گزشتہ حاشیہ ۲۴۴ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اللہ (عزوجل) کی رحمت سے دوری یعنی کبھی بھی اس پر رحمت رب نہ ہوگی۔ ۲۴۵ ملائکہ۔ (ہونہار شاگرد)۔ ۲۴۶ مسلمان ہونے کا دعویٰ۔ ۲۴۷ دشمن۔ ۲۴۸ وہ باتیں جن پر ایمان لانا مسلمان ہونے کیلئے ضروری ہے اگر کوئی انکار کرے تو کافر ہو جائے مثلاً اللہ (عزوجل)، کو ایک ماننا ہر عیب سے پاک ماننا، تمام انبیاء کرام علیھم السلام کو نبی ماننا آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کو آخری نبی ماننا، یہ عقیدہ کہ اللہ (عزوجل) نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بعض علم غیب عطا فرمایا۔

ہیں ۲۴۹ اور صَرِیح کفر کر کے اپنے اوپر سے نامِ کفر کو مٹانے کو اسلام وقُرآن وخدا اور رسول وایمان کے ساتھ تمسخر ۲۵۰ کرتے ہیں اور براہِ اغواء و تلبیس ۲۵۱ وشیوہَ اِبلیس ۲۵۲ وہ باتیں بناتے ہیں کہ کسی طرح ضروریاتِ دین ماننے کی قید اٹھ جائے ۲۵۳ اسلام فقط طوطے کی طرح زبان سے کلِمہ رٹ لینے کا نام رہ جائے، بس کلِمہ کا نام لیتا ہو پھر چاہے خدا کو جھوٹا کذّاب کہے، چاہے رسول (ﷺ) کو سڑی سڑی گالیاں دے، اسلام کسی طرح نہ جائے ''بَل لَّعَنَہُمُ اللّٰہُ بِکُفرِھِم فَقَلِیلاً مَّایُؤمِنُونَ ......''

(ترجمۂ کنزالایمان: بلکہ اللہ نے ان پر لعنت فرمادی انکے کفر کے سبب تو ان میں تھوڑے ایمان لاتے ہیں۔ پارہ ۱، آیت ۸۸)۔

یہ مسلمانوں کے دشمن، اسلام کے عدو، عوام کو چھلنے ۲۵۴ اور خدائے وَاحِد قہار کا دین بدلنے کے لئے چند شیطانی مکر پیش کرتے ہیں۔

مکرِ اول

اسلام نام کلِمہ گوئی کا ہے۔ حدیث میں فرمایا: مَن قَالَ لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ دَخَلَ الجَنَّۃَ، ترجمہ:۔ ''جس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہہ لیا جنت میں جائے گا۔'' پھر کسی قول یا فعل کی وجہ سے کافر کیسے ہوسکتا ہے؟۔ مُسلمانو! ذرا ہوشیار خبردار، اِس مکرِ ملعُون

---

۲۴۹ خود تو ان عقائد سے انکار کرتے ہیں۔ ۲۵۰ مذاق اُڑانا۔ ۲۵۱ گمراہ کرنے اور شیطانی چالیں چلنے کیلئے۔ ۲۵۲ ابلیس کے طریقے پر چلتے ہوئے۔ ۲۵۳ ضروریات دین کو ماننا ضروری نہ رہے۔ یعنی اپنی مرضی سے جس شرعی بات پر چاہا عمل کرلیا اور جسے چاہا چھوڑ دیا۔ جس نبی علیہ السلام کی چاہی توہین کر ڈالی۔ ۲۵۴ عوام کو دھوکا دینے کیلئے۔

کا حاصل یہ ہے ۲۵۵؎ کہ زبان سے لا الٰہ الا اللہ کہہ لینا گویا خدا کا بیٹا بن جانا ہے، آدمی کا بیٹا اگر اُسے گالیاں دے، جوتیاں مارے، کچھ کرے اس کے بیٹے ہونے سے نہیں نکل سکتا ۲۵۶؎، یونہی جس نے لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا اب وہ چاہے خدا (عزوجل) کو جھوٹا کذاب کہے، چاہے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو سڑی سڑی گالیاں دے، اُس کا اِسلام نہیں بدل سکتا۔

اس مکر کا جواب ۲۵۷؎

اِسی آیت کریمہ آلٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ میں گزرا، کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ نرے اِدّعائے اسلام پر چھوڑ دیئے جائیں گے اور امتحان نہ ہوگا؟ اِسلام اگر فقط کلمِہ گوئی کا نام تھا تو وہ بے شک حاصل تھی پھر لوگوں کا گھمنڈ کیوں غلط تھا جِسے قُرآنِ عظیم رد فرمارہا ہے، نیز:

تُمھارا رب عزّوجلّ فرماتا ھے:

قَالَتِ الۡاَعۡرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلۡ لَّمۡ تُؤۡمِنُوۡا وَلٰكِنۡ قُوۡلُوۡۤا اَسۡلَمۡنَا وَلَمَّا يَدۡخُلِ الۡاِيۡمَانُ فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ ۔

ترجمہ:۔ یہ گنوار ۲۵۸؎ کہتے ہیں ہم ایمان لائے۔ تم فرمادو ایمان تو تم نہ لائے ہاں یوں کہو کہ ہم مُطیع الاسلام ۲۵۹؎ ہوئے اور ایمان ابھی تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا۔ (پ ۲۶، سورہ حجرات ۱۴)

۲۵۵؎ اس چالبازی اور دھوکا دہی کا مطلب یہ ہے۔ ۲۵۶؎ یعنی خواہ کچھ بھی کرے، رہے گا اسکا بیٹا ہی۔ ۲۵۷؎ دھوکے۔ چالبازیاں۔ ۲۵۸؎ جاھل، دیہاتی۔ ۲۵۹؎ اسلامی حکومت کے (محکوم) تابع ہوگئے۔

اور فرماتا ہے:

’’ اِذَاجَآ ءَ كَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ م وَاللّٰه يَعلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُه ط وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱﴾۔‘‘

ترجمہ:۔ منافقین جب تُمہارے حُضُور رہوتے ہیں، کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کے بے شک حضور یقیناً خدا کے رسول ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ بے شک تم ضرور اُس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بے شک یہ منافق ضرور جھوٹے ہیں۔ (پارہ ۲۸،منافقون ۱)

دیکھو کیسی لمبی چوڑی کَلِمَہ گوئی، کیسی کیسی تاکیدوں سے مُؤکَّد، کیسی کیسی قسموں سے مُؤَیَّدْ ہرگز موجبِ اسلام نہ ہوئی ۲۶۰؎ اور اللہ وَاحِد قہّار نے ان کے جھوٹے کذاب ہونے کی گواہی دی تو مَنْ قَالَ لاالٰہ اَلَّااللّٰه دَخَلَ الجَنَّة کا یہ مطلب گڑھنا ۲۶۱؎ صراحتہً قُرآن عظیم کا رد کرنا ہے۔ ہاں جو کَلِمَہ پڑھتا، اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو اُسے مسلمان جانیں گے جب تک اِس سے کوئی کَلِمَہ، کوئی حرکت، کوئی فعل منافیٔ اسلام ۲۶۲؎ صادر نہ ہو، بعدِ صدُورِ مَنافی ۲۶۳؎ ہرگز کَلِمَہ گوئی کام نہ دے گی۔

۲۶۰؎ اِن قسموں سے انکا ایمان ثابت نہ ہوا۔ ۲۶۱؎ یہ مطلب اپنی طرف سے بیان کرنا (کہ کَلِمَہ پڑھ لو پھر چاہے کچھ بھی کرو مسلمان ہی رہو گے)۔ ۲۶۲؎ اسلام کے خلاف۔ ۲۶۳؎ یعنی ایمان کے خلاف کچھ کہنے یا کرنے کے بعد صرف کَلِمَہ پڑھنا فائدہ نہ دے گا بلکہ اس ایمان کے مخالف عقیدے سے توبہ بھی کرنی ہوگی۔ اگر اس عقیدے سے توبہ نہ کرے اور زبان سے کَلِمَہ کی رٹ لگائے جائے پھر بھی کافر ہی رہے گا۔ مثلاً کوئی شخص کہے کہ معاذ اللہ خدا ظالم ہے اور اسکے ساتھ کَلِمَہ بھی پڑھتا جائے تو کافر ہی رہے گا۔

تُمھارا رب عَزَّوَجلَّ فرماتا ھے:

یَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰہِ مَا قَالُوۡا ؕ وَلَقَدۡ قَالُوۡا کَلِمَۃَ الۡکُفۡرِ وَکَفَرُوۡا بَعۡدَ اِسۡلَامِھِمۡ

ترجمہ= ''خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نبی کی شان میں گستاخی نہ کی اور البتہ، بے شک وہ یہ کفر کا بول، بولے اور مسلمان ہو کر کافر ہو گئے۔'' (پارہ ۱۰، توبہ ۷۴)

ابن جریر و طبرانی و ابوالشیخ و ابن مردویہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ (عزوجل و ﷺ) ایک پیڑ کے سایہ میں تشریف فرما تھے ارشاد فرمایا عنقریب ایک شخص آئے گا تمہیں شیطان کی آنکھوں سے دیکھے گا وہ آئے تو اس سے بات نہ کرنا۔ کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ایک کرنجی۲۶۴ آنکھوں والا سامنے سے گزرا، رسول اللہ (ﷺ) نے اسے بُلا کر فرمایا ''تو اور تیرے رفیق کس بات پر میری شان میں گستاخی کے لفظ بولتے ہیں؟'' وہ گیا اور اپنے رفیقوں کو بلا لایا۔ سب نے آ کر قسمیں کھائیں کہ ہم نے کوئی کَلِمہ حُضور کی شان میں بے ادبی کا نہ کہا، اس پر اللہ (عزوجل) نے یہ آیت اُتاری کہ خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ اُنہوں نے گستاخی نہ کی اور بے شک ضرور، یہ کُفر کا کَلِمہ بولے اور تیری شان میں بے ادبی کر کے اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔ دیکھو اللہ گواہی دیتا ہے کہ نبی کی شان میں بے ادبی کا لفظ، کَلِمہ کُفر ہے اور اِس کا کہنے والا اگرچہ لاکھ مُسلمانی کا مُدَّعی۲۶۵ کروڑ بار کا کَلِمہ گو ہو، کافر ہو جاتا ہے......اور فرماتا ہے۔

وَلَئِنۡ سَاَلۡتَھُمۡ لَیَقُوۡلُنَّ اِنَّمَا کُنَّا نَخُوۡضُ وَنَلۡعَبُ ؕ قُلۡ اَبِاللّٰہِ وَاٰیٰتِہٖ

---

۲۶۴ نیلی آنکھوں والا۔ ۲۶۵ مسلمان ہونے کا دعوے دار

وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۶۵﴾ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ط

ترجمہ ''اور اگر تم ان سے پوچھو تو بے شک ضرور کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے ۲۶۶؎، تم فرمادو کیا اللہ اور اسکی آیتوں اور اسکے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے؟ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد'' (پارہ ۱۰ توبہ ۶۵-۶۶)

ابن ابی شیبہ و ابن ابی جریر و ابن المنذر و ابن حاتم الشیخ امام مجاہد تلمیذ خاص ۲۶۷ الف؎ سیّدُنا عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت فرماتے ہیں۔

اَنَّهٗ قَالَ فِی قَوْلِهٖ تعالی ''وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَ نَلْعَبُ'' ط قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ يُحَدِّثُنَا مُحَمَّدٌ اَنَّ نَاقَةَ فُلَانٍ بِوَادِی كَذَا وَمَا يَدْرِيْهِ بِالْغَيْبِ۔

یعنی کسی کی اُونٹنی گم ہوگئی، اِس کی تلاش تھی، رَسُول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا اُونٹنی فُلاں جنگل میں فُلاں جگہ ہے اِس پر ایک مُنافق بولا ''محمد رَسُول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) بتاتے ہیں کہ اُونٹنی فُلاں جگہ ہے، محمد غیب کیا جانیں؟'' اِس پر اللہ (عزوجل) نے یہ آیت کریمہ اتاری کہ کیا اللہ و رَسُول سے ٹھٹھا کرتے ہو ۲۶۷ب؎، بہانے نہ بناؤ، تم مسلمان کہلا کر اس لفظ کے کہنے سے کافر ہوگئے۔ (دیکھو تفسیر امام ابن جریر مطبع مصر، جلد دہم صفحہ ۱۰۵ و تفسیر دُرِ منثور امام جلالُ الدین سیوطی جلد سوم صفحہ ۲۵۴)۔

مُسلمانو! دیکھو محمد رَسُول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان میں گستاخی کرنے سے کہ وہ غیب کیا جانیں، کَلِمہ گوئی کام نہ آئی اور اللہ تعالیٰ (عَزَّ وَجَلَّ) نے صاف فرمادیا کہ

۲۶۶؎ ایسے ہی مذاق کر رہے تھے ۲۶۷الف؎ خاص شاگرد۔ ۲۶۷ب؎ مذاق اڑاتے ہو

بہانے نہ بناؤ، تم اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔ یہاں سے وہ حضرات بھی سبق لیں جو رسُول اللہ کے علوم غیب سے مطلقاً منکر ہیں ۲۶۸۔ دیکھو یہ قول منافق کا ہے اور اس کے قائل ۲۶۹ کو اللہ تعالیٰ وقرآن ورسُول سے ٹھٹھا کرنے والا بتایا اور صاف صاف کافر مرتد ٹھہرایا اور کیوں نہ ہو، غیب کی بات جاننی شان نبوت ہے جیسا کہ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی احمد قسطلانی مولانا علی قاری وعلامہ محمد زرقانی وغیرہم اکابر ۲۷۰ نے تصریح فرمائی جس کی تفصیل رسائل عِلمِ غَیب میں بفضلہٖ تعالیٰ بروجہ اعلیٰ مذکور ۲۷۱ ہوئی پھر اس کی سخت شامت ۲۷۲، کمال ضلالت ۲۷۳ کا کیا پوچھنا جو غیب کی ایک بات بھی، خدا کے بتائے سے بھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہونا محال وناممکن بتاتا ہے ۲۷۴، اس کے نزدیک اللہ (عزوجل) سے سب چیزیں غائب ہیں اور اللہ کو اتنی قدرت نہیں کہ کسی کو ایک غیب کا علم دے سکے، اللہ تعالیٰ (عزوجل) شیطان کے دھوکوں سے پناہ دے۔ آمین۔

ہاں بے خدا کے بتائے، ۲۷۵ کسی کو ذرہ بھر کا علم ماننا، ضرور کفر ہے اور جمیع معلومات اِلٰہیّہ کو علمِ مخلوق کا محیط ہونا بھی باطل ۲۷۶ اور اکثر علماء کے خلاف ہے لیکن روزِ ازل سے روزِ آخر تک کا مَاکَانَ وَمَا یَکُوْنُ، اللہ تعالیٰ

---

۲۶۸ کہتے ہیں کہ اللہ (عزوجل) نے آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بالکل بھی عِلمِ غَیب نہیں دیا۔ ۲۶۹ کہنے والا۔ ۲۷۰ اور انکے علاوہ دیگر بزرگوں نے واضح طور پر ارشاد فرمایا۔ ۲۷۱ بہترین طریقے سے لکھی گئی ہے۔ ۲۷۲ بدبختی۔ بد نصیبی۔ ۲۷۳ گمراہی۔ ۲۷۴ یعنی کہتا ہے کہ اگر خدا بھی بتائے تب بھی نبی علیہ السلام کو معلوم نہیں ہو سکتا (استغفر اللہ کیسا بُرا عقیدہ ہے)۔ ۲۷۵ خدا کے بتائے بغیر ۲۷۶ اور یہ عقیدہ رکھنا بھی غلط ہے کہ کسی مخلوق کا علم اللہ تعالی کے علم کے برابر ہے یعنی اللہ (عزوجل) نے کسی کو اپنے سارے علوم مکمل طور پر عطا فرما دیے یہ عقیدہ غلط ہے اور اکثر علماء کرام اس عقیدے کو غلط فرماتے ہیں ہاں یہ..........

(عَزَّوَجَلَّ) کے معلومات سے وہ نسبت بھی نہیں رکھتا جو۲۷۸ ایک ذرے کے لاکھویں ،کروڑویں حصے برابر، تری کو، کروڑہا کروڑ سمندروں سے ہو بلکہ یہ خود علوم محمد یہ (علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ السلام) کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے ۲۷۹۔ اِن تمام امور کی تفصیل ''الدولۃ المکیہ'' وغیرہا میں ہے۔

خیر تو یہ جملہ معترضہ تھا ۲۸۰ اور اِن شآءَ اللّٰہ العظیم بہت مفید تھا، اب بحث سابق کی طرف عوْد کیجئے ۲۸۱۔

مکر دوم

اس فرقہ باطلہ کا مکرِ دوم یہ ہے کہ امام اعظم (رضی اللہ عنہ) کا مذہب ہے کہ لَا نُکَفِّرُ اَحَدًا مِنْ اَھْلِ الْقِبْلَۃِ۔ ترجمہ: ''ہم اہل قبلہ میں سے کسی کو کافِر نہیں کہتے

درست ہے کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اپنے انبیاء کرام علیھم السلام کو اپنے لامحدود علم میں سے ''کچھ علم'' عطا فرماتا ہے لیکن یہ ''کچھ علم'' دیگر مخلوق کے علم سے بہت ۔۔۔۔ زیادہ ہوتا ہے۔ اور ہمارے آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کے پہلے دن سے لیکر اسکے آخری دن تک کا تمام علم عطا فرمایا اور اسکے علاوہ بھی بہت سا علم عطا فرمایا جس کی تفصیل ، لینے والا جانے یا دینے والا، ہاں اتنا ضرور ہے کہ آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کا یہ علم اللہ تعالی کے لامحدود علم کے سامنے گویا ایسا ہی ہے جیسے کروڑوں سمندروں کے سامنے ایک قطرے کا چھوٹے سے چھوٹا حصہ اور دیگر مخلوقات کا علم آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے علم کے سامنے ایسا ہے جیسے گویا سمندروں کے سامنے قطرہ۔ ۲۷۸ یعنی اس دنیا کے پہلے دن سے لیکر آخری دن تک جو کچھ ہوا یا ہونے والا ہے اسکا علم اللہ تعالی کے علم کے سامنے وہ حیثیت بھی نہیں رکھتا جو قطرے کو کروڑوں سمندروں سے ہے۔ ۲۷۹ یعنی اس دنیا کے روز اول سے آخری دن تک جو کچھ ہوا یا ہونے والا ہے اسکا علم خود آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے علوم کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے۔ ۲۸۰ یہ تو ضمنی طور پر ایک بات تھی جو اصل موضوع سے علیحدہ تھی (کہ اصل موضوع تو گستاخوں کی گستاخانہ عبارتیں ہیں)۔۔ ۲۸۱ یعنی جو بحث ہم کر چکے ہیں اسی کی طرف دوبادہ توجہ فرمائیں۔

”۔اور حدیث میں ہے جو ہماری نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے، وہ مسلمان ہے۔

مُسلمانو! اس مکرِ خبیث میں ان لوگوں نے نری کَلِمہ گوئی سے عدُول کر کے صرف قبلہ روئی کا نام ایمان رکھ دیا ۲۸۲ یعنی جو قبلہ رو ہو کر نماز پڑھ لے، مسلمان ہے اگر چہ اللہ عزَّ وَجلَّ کو جھوٹا کہے، محمد رسُول اللہ (ﷺ) کو گالیاں دے، کسی صورت کسی طرح ایمان نہیں ٹلتا ۔

چوں وضوئے محکم بی بی تمیز ۲۸۳

اولاً اس مکر کا جواب

تُمھارا رب عَزَّوَجلَّ فرماتاھے:

” لَیۡسَ الۡبِرَّ اَنۡ تُوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ قِبَلَ الۡمَشۡرِقِ وَ الۡمَغۡرِبِ وَلٰكِنَّ الۡبِرَّ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَالۡمَلٰٓئِكَةِ وَالۡكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ۔ “

ترجمہ :۔اصل نیکی یہ نہیں کہ اپنا منہ پُورب (مشرق) پچّھم (مغرب) کی طرف کرو بلکہ اصل نیکی یہ ہے کہ آدمی ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرِشتوں اور قرآن اور تمام انبیاء پر۔ (پارہ ۲، البقرۃ ۱۷۷)

دیکھو صاف فرما دیا کہ ضروریاتِ دین پر ایمان لانا ہی اصل کار ہے بغیر اس کے نماز میں قبلہ کو منہ کرنا کوئی چیز نہیں، اور فرماتا ہے:

---

۲۸۲ ان لوگوں نے صرف کَلِمہ پڑھنے اور مسلمان کہلانے سے بات بدل کر صرف قبلے کی طرف منہ کرنے کا نام ایمان رکھ دیا۔ ۲۸۳ جس طرح کہ ایک جاہل عورت یہ نہیں سمجھتی کہ ریح وغیرہ خارج ہونے سے وضو کیسے ٹوٹ سکتا ہے۔ اسی طرح یہ گستاخ نہیں سمجھتے کہ کفریہ کلمے سے ایمان کیسے جا سکتا ہے۔

"وَمَامَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿٥٤﴾۔

ترجمہ:۔اور وہ جو خرچ کرتے ہیں اس کا قبول ہونا بند نہ ہوا مگر اس لئے کہ انہوں نے اللہ و رسول کے ساتھ کفر کیا اور نماز کو نہیں آتے مگر جی ہارے ۲۸۴ اور خرچ نہیں کرتے مگر برے دل سے۔ (التوبۃ ۵۴، پارہ ۱۰ ع ۱۳)

دیکھو ان کا نماز پڑھنا بیان کیا اور پھر انہیں کافر فرمایا، کیا وہ قبلہ کو نماز نہیں پڑھتے تھے؟ فقط قبلہ کیسا، قبلۂ دل وجاں، کعبۂ دین و ایمان، سرورِ عالمیان (ﷺ) کے پیچھے جانب قبلہ نماز پڑھتے تھے، اور فرماتا ہے:

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِى الدِّيْنِ ؕ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِىْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ﴿۱۲﴾

ترجمہ :۔ پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز برپا رکھیں اور زکٰوۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور ہم پتے کی بات (آیتیں) صاف بیان کرتے ہیں علم والوں کیلئے اور اگر قول و قرار کرکے پھر اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین پر طعن کریں تو کفر کے پیشواؤں سے لڑو، بے شک ان کی قسمیں کچھ نہیں شاید باز آئیں۔ (پارہ ۱۰، توبہ ۸۴)

دیکھو نماز، زکٰوۃ والے اگر دین پر طعنہ کریں تو انہیں کفر کا پیشوا، کافروں کا

---

۲۸۴ نماز پڑھنا تو نہیں چاہتے مگر لوگوں کو دکھانے کیلئے پڑھتے ہیں۔

سرغنہ۲۸۵ فرمایا۔ کیا خدا اور رسُول کی شان میں وہ گستاخیاں دین پر طعنہ نہیں، اس کا بیان بھی سنئے:

تُمھارا رب عَزّوَجلّ فرماتا ھے:

مِنَ الَّذِیۡنَ هَادُوۡا یُحَرِّفُوۡنَ الۡکَلِمَ عَنۡ مَّوَاضِعِهٖ وَ یَقُوۡلُوۡنَ سَمِعۡنَا وَ عَصَیۡنَا وَ اسۡمَعۡ غَیۡرَ مُسۡمَعٍ وَّ رَاعِنَا لَیًّۢا بِاَلۡسِنَتِهِمۡ وَ طَعۡنًا فِی الدِّیۡنِ ؕ وَ لَوۡ اَنَّهُمۡ قَالُوۡا سَمِعۡنَا وَ اَطَعۡنَا وَ اسۡمَعۡ وَ انۡظُرۡنَا لَکَانَ خَیۡرًا لَّهُمۡ وَ اَقۡوَمَ ۙ وَ لٰکِنۡ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِکُفۡرِهِمۡ فَلَا یُؤۡمِنُوۡنَ اِلَّا قَلِیۡلًا ﴿۴۶﴾

ترجمہ:۔ کچھ یہودی بات کو اس کی جگہ سے بدلتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور نہ مانا اور سنئے آپ سنائے نہ جائیں اور رَاعِنَا کہتے ہیں زبان پھیر کر اور دین میں طعنہ کرنے کو اور اگر وہ کہتے ہم نے سُنا اور مانا اور سنئے اور مہلت دیجئے تو انکے لئے بہتر اور بہت ٹھیک ہوتا لیکن ان کے کفر کے سبب اللہ نے ان پر لعنت کی ہے تو ایمان نہیں لاتے مگر کم۔ (پارہ ۵، النسآء ۴۶)

کچھ یہودی جب دربارِ نبوت (ﷺ) میں حاضر ہوتے اور حُضُورِ اقدس (ﷺ) سے کچھ عرض کرنا چاہتے تو یوں کہتے، آپ سنائے نہ جائیں، جس سے ظاہر تو دعا ہوتی یعنی حُضُور کو کوئی، ناگوار بات نہ سنائے اور دل میں بدُعا کا ارادہ کرتے کہ سنائی نہ دے اور جب حُضُور اقدس (ﷺ) کچھ ارشاد فرماتے اور یہ بات سمجھ لینے کے لئے مہلت چاہتے تو رَاعِنا کہتے جس کا ایک پہلوئے ظاہر۲۸۶ یہ کہ ہماری رعایت

---

۲۸۵ کافِروں کے سردار۔ ۲۸۶ ظاہری معنٰی

فرمائیں ۲۸۷ اور مُراد خفی ۲۸۸ رکھتے، یعنی رعونت والا ۲۸۹، اور بعض زبان دبا کر رَاعِیْنَا کہتے یعنی ہمارا چرواہا۔

جب پہلودار بات ۲۹۰ دین میں طعنہ ہوئی، توصَرِیح وصاف کتنا سخت طعنہ ہوگی بلکہ انصاف کیجئے تو ان باتوں کا صَرِیح بھی ان کلمات کی شناعت ۲۹۱ کو نہیں پہنچتا ۔بہرا ہونے کی دعا یا رعونت یا بکریاں چرانے کی نسبت کو ان الفاظ سے کیا نسبت کہ شیطان سے علم میں کمتر یا پاگلوں چوپایوں سے علم میں ہمسر ۲۹۲ ؟ اور خدا کی نسبت وہ کہ جھوٹا ہے، جھوٹ بولتا ہے جو اسے جھوٹا بتائے مسلمان سُنّی صالح ہے، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

ثانیاً اس وہمِ شَنِیع ۲۹۳ کو مذہب سیدنا امام (رضی اللہ عنہ) بتانا حضرت امام پر سخت اِفْتِراء ۲۹۴ واتہام ۲۹۵ جبکہ امام (رضی اللہ عنہ) اپنے عقائد کریمہ کی کتاب مطہر ۲۹۶ فقہ اکبر میں فرماتے ہیں:۔ صِفَاتُہٗ تَعَالٰی فِی الْاَزَلِ غَیْرُ مُحْدَثَۃٍ وَلَا مَخْلُوْقَۃٍ فَمَنْ قَالَ اِنَّھَا مَخْلُوْقَۃ اَوْ مُحْدَثَۃ اَوْ وَقَفَ فِیْھَا اَوْ شَکَّ فِیْھَا فَھُوَ کَافِر بِاللّٰہِ تَعَالٰی۔

---

۲۸۷ یہ بات دوبارہ ارشاد فرمادیں تا کہ ہم بات کو پوری طرح سمجھ لیں۔ ۲۸۸ خفیہ ارادہ ۲۸۹ تکبر کرنے والا۔ ۲۹۰ وہ بات جس کے کئی معنیٰ بنتے ہوں کچھ واضح ہوں کچھ مخفی ۲۹۱ بُرائی ۔۲۹۲ یعنی اُن منافقوں کی گستاخیاں (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بہرا ہونے کی دعا کرنا یا تکبر والا کہنا یا بکریاں چرانے والا کہنا) اگرچہ کفر ہے لیکن یہ الفاظ ان گستاخوں کے گستاخانہ کلمات سے بہت ہلکے ہیں جنھوں نے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو علم میں شیطان سے بھی کم بتایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم میں معاذ اللہ جانوروں کے برابر ٹھہرادیا۔ ۲۹۳ انتہائی بُرے خیال۔ ۲۹۴ جھوٹ ۔۲۹۵ تہمت ۔جھوٹا الزام۔ ۲۹۶ پاک کتاب۔

ترجمہ:۔اللہ تعالیٰ (عزوجل) کی صفتیں قدیم ہیں ۲۹۷ نہ تو پیدا ہیں نہ کسی کی بنائی ہوئی تو جوانہیں مخلوق ۲۹۸ یا حادث ۲۹۹ کہے یا اس باب میں تَوَقُّف ۳۰۰ کرے یا شک لائے وہ کافِر ہے اور خدا کا منکر۔ نیز امام ہُمام (رضی اللہ عنہ) کتاب الوصیۃ میں فرماتے ہیں:

مَنْ قَالَ بِاَنَّ کَلَامَ اللّٰہِ تعالیٰ مَخْلُوق فَھُوَ کَافِر باللّٰہ العظیم۔

ترجمہ:'' جو شخص کلام اللہ کو مخلوق کہے اس نے عَظَمت والے خدا کے ساتھ کفر کیا۔''

شرح فقہ اکبر میں ہے:۔

قَالَ فَخرُ الْاسلام قَدْ صَحَّ عَنْ اَبِی یُوسُفَ اَنَّہُ قَال نَاظَرْتُ اَبَا حَنِیفۃَ فِی مَسئَلۃِ خَلقِ القُرْاٰن فَا تَّفَقَ رَأیِی ورَأیُہٗ عَلٰی اَنَّ مَنْ قَالَ بِخَلقِ القُرْاٰنِ فھو کَافِروصَحَّ ھٰذا الْقَوْلُ اَیْضًا عَنْ مُّحمدٍ رحمہ اللّٰہ تعالی۔

ترجمہ: '' امام فخر الاسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں امام یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے صحت کے ساتھ ثابت ہے کہ انھوں نے فرمایا میں نے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے مسئلہ خلق قُرآن میں مناظرہ کیا ۳۰۱، میری اوران کی رائے اس پر متفق ہوئی کہ جو قُرآن مجید کو مخلوق کہے وہ کافِر ہے اور یہ قول امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ سے بھی بصحت ثبوت کو پہنچا۔ ۳۰۲''

---

۲۹۷ ہمیشہ سے ہیں۔۲۹۸ جسے کسی نے بنایا ہو۔ ۲۹۹ جو ہمیشہ سے نہ ہو بلکہ بعد میں بنایا جائے، مخلوق۔ ۳۰۰ سوچ بچار (نہ انکار نہ اقرار)۔ فائدہ سچا ہونا اللہ عزوجل کی صفت ہے تو جو اسکا انکار کرے یعنی اسے جھوٹا مانے وہ کافر ہے۔ ۳۰۱ آپس میں دلائل کے ساتھ بات چیت کی کہ قرآن پاک مخلوق ہے یا نہیں۔ ۳۰۲ اور یہی بات امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ثابت ہے یعنی آپ نے بھی یہی فرمایا۔

یعنی ہمارے ائمہ ثلاثہ ۳۰۴ (رضی اللہ عنہم) کا اجماع ۳۰۵ واتفاق ہے کہ قرآن عظیم کو مخلوق کہنے والا کافر ہے۔کیا مُعتَزِلہ و کَرَامِیہ ورَوافِض ۳۰۶ کہ قُرآن کو مخلوق کہتے ہیں اس قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھتے ، نفسِ مسئلہ کا جُزئِیّہ لیجئے ۳۰۷ امامِ مذہب حنفی سیدنا امام اَبُو یوسف (رضی اللہ عنہ) ''کتاب الخراج''میں فرماتے ہیں:

اَیُّمَارَجُل مُسْلِم سَبَّ رَسُولَ اللّٰه (صلی اللہ علیہ وسلم) اَوْکَذَّ بَهٗ اَوْعَابَهٗ اَوْ تَنَقَّصَهٗ فَقَدْ كَفَرَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى بَانَتْ مِنْهُ اِمْرَاَتُهٗ ۔

ترجمہ:''جو شخص مسلمان ہوکر رَسُول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دشنام ۳۰۸ دے یا حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے یا حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کسی طرح کا عیب لگائے یا کسی وجہ سے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان گھٹائے وہ یقیناً کافِر اور خدا کا مُنکِر ہوگیا اوراس کی جُورُو ۳۰۹ اس کے نکاح سے نکل گئی۔''

دیکھو کیسی صاف تصرِیح ہے کہ حضور اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تنقیصِ شان ۳۱۰ کرنے سے مسلمان کافِر ہوجاتا ہے،اسکی جورو نکاح سے نکل جاتی ہے۔کیا مسلمان اہل قبلہ نہیں ہوتا یا اہلِ کعبہ نہیں ہوتا مگر محمد رَسُول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان میں گستاخی کے ساتھ قبلہ قبول نہ کَلِمہ مقبول، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

---

۳۰۴ امام اعظم وامام ابو یوسف وامام محمد (رضی اللہ عنہم) ۳۰۵ امت کے بڑے بڑے اماموں کا متفقہ فیصلہ ہے ۳۰۶ یہ تینوں گمراہ فرقے ہیں جو قرآن کو مخلوق مانتے ہیں۔ ۳۰۷ جس مسئلے میں ہم بحث کررہے ہیں (یعنی آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اللہ (عزوجل) کی گستاخی کرنے والا چاہے قبلہ کی طرف نماز پڑھے،کافر ہے)اس مسئلے کا اصول دیکھیے۔ ۳۰۸ گالی۔عیب لگانا۔۳۰۹ بیوی۔۳۱۰ شان میں کمی کرنے

ثالثاً [۳۱۱] اصل بات یہ ہے کہ اِصْطِلاحِ ائمّہ [۳۱۲] میں اہل قبلہ وہ ہے کہ تمام ضروریاتِ دین پر ایمان رکھتا ہو، اِن میں سے ایک بات کا بھی منکر ہو تو قطعاً اجماعاً کافر مرتد ہے ایسا کہ جو اسے کافر نہ کہے خود کافر ہے۔ شِفاء شریف وبزّازیہ ودُرَر وغُرَر وفتاوٰی خیریہ وغیرہا میں ہے:

اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ اِنَّ شَاتِمَهٗ (ﷺ) كَافِرٌ وَمَنْ شَكَّ فِي عَذَابِهٖ وَكُفْرِهٖ كَفَرَ۔

ترجمہ۔: ''تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جو حضور اقدس (ﷺ) کی شان پاک میں گستاخی کرے وہ کافِر ہے اور جو اس کے مُعذَّب [۳۱۳] یا کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔'' مَجْمَعُ الْاَنْھُر ودُرِّ مُختار میں ہے وَاللَّفْظُ لَهٗ۔

اَلْكَافِرُ بِسَبِّ نَبِيٍّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ لَاتُقْبَلُ تَوْبَتُهٗ مُطْلَقًا مَنْ شَكَّ فِيْ عَذَابِهٖ وَكُفْرِهٖ كَفَرَ۔

ترجمہ: ''جو کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہوا اس کی توبہ کسی طرح قبول نہیں اور جو اسکے عذاب یا کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔''

الحمد للہ (عزوجل)! یہ نفسِ مسئلہ [۳۱۴] کا وہ گراں بہا جُزْئِیّہ [۳۱۵] ہے جس میں ان بدگویوں کے کفر پر اجماعِ تمام اُمت کی تصرِیح ہے [۳۱۶] اور یہ بھی کہ جو انہیں کافر نہ جانے خود کافر ہے۔

---

[۳۱۱] تیسری بات [۳۱۲] ائمہ علیہم الرحمۃ کی مخصوص، فنی بول چال [۳۱۳] عذاب کے مستحق ہونے میں۔ [۳۱۴] زیرِ نظر سوال۔ [۳۱۵] قیمتی اصول۔ قیمتی عبارت۔ [۳۱۶] وضاحت سے لکھا ہے کہ گستاخ رسول کا کافر ہونا تمام امت کا متفقہ فیصلہ ہے۔

شرح فقہ اکبر میں ہے: فِیْ الْـمَوَاقِفِ لَا یُکَفَّرُ اَھْلُ الْقِبْلَۃِ اِلَّا فِیْمَا فِیْہِ اِنْکَارُ مَا عُلِمَ مَجِیْئُہٗ بِالضَّرُوْرَۃِ اَوِالْمُجْمَعِ عَلَیْہِ کَاِسْتِحْلَالِ الْمُحَرَّمَاتِ اھ وَلَا یَخْفٰی اَنَّ الْمُرَادَ بِقَوْلِ عُلَمَائِنَالَا یَجُوْزُتَکْفِیْرُ اَہْلِ الْقِبْلَۃِ بِذَنْبٍ لَیْسَ مُجَرَّدَ التَّوَجُّہِ اِلٰی الْقِبْلَۃِ فَاِنَّ الْغُلَاۃَ مِنَ الرَّوَافِضِ الَّذِیْنَ یَدَّعُوْنَ اَنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ غَلَطَ فِی الْوَحْیِ فَاِنَّ اللّٰہَ تعالٰی اَرْسَلَہٗ اِلٰی عَلِیٍّ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ وَ بَعْضُھُمْ قَالُوْا اِنَّہٗ اِلٰـہٌ وَاِنْ صَلُّوْااِلٰی الْقِبْلَۃِ لَیْسُوْا بِمُؤْمِنِیْنَ وَھٰذَاھُوَالْمُرَادُ بِقَوْلِہٖ (ﷺ) مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَکَلَ ذَبِیْحَتَنَا فَذٰلِکَ مُسْلِمٌ اھ مختصراً

ترجمہ: ''یعنی مواقف میں ہے کہ اہل قبلہ ۳۱۷ کو کافر نہ کہا جاوے گا مگر جب ضروریاتِ دین یا اجماعی باتوں ۳۱۸ سے کسی بات کا انکار کریں جیسے حرام کو حلال جاننا اور مخفی نہیں کہ ہمارے علماء جو فرماتے ہیں کہ کسی گناہ کے باعث اہل قبلہ کی تکفیر، روا نہیں ۳۱۹ اس سے نرا قبلہ کو منہ کرنا مراد نہیں کہ غالی رافضی ۳۲۰ جو بکتے ہیں ۳۲۱ کہ جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی میں دھوکا ہوا۔ اللہ تعالیٰ عزوجل نے انہیں مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کی طرف بھیجا تھا اور بعض تو مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو خدا کہتے ہیں یہ لوگ اگرچہ

---

۳۱۷ قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے والے ۳۱۸ وہ باتیں جنھیں ساری امت تسلیم کرتی ہے۔ ۳۱۹ کسی گناہ کی وجہ سے اھلِ قبلہ کو کافر کہنا درست نہیں۔ ۳۲۰ رافضیوں کا ایک فرقہ جو اپنی بدمذہبی میں حد سے بڑھا ہوا ہے اور کفریات بکتا ہے۔ ۳۲۱ بکواس کرتے ہیں۔

قبلہ کی طرف نماز پڑھیں، مُسلمان نہیں اوراس حدیث کی بھی یہی مراد ہے جس میں فرمایا کہ جو ہماری سی نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مُسلمان ہے۔' یعنی جب کہ تمام ضروریاتِ دین پر ایمان رکھتا ہو اور کوئی بات منافیٔ ایمان نہ کرے......اسی میں ہے:

اِعْلَمْ اَنَّ الْمُرَادَ بِاَهْلِ الْقِبْلَةِ الَّذِيْنَ اتَّفَقُوْا عَلٰى مَاهُوَ مِنْ ضَرُوْرِيَاتِ الدِّيْنِ كَحُدُوْثِ الْعَالَمِ وَحَشْرِ الْاَجْسَادِ وَعِلْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى بِالْكُلِّيَّاتِ وَالْجُزْئِيَّاتِ وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ مِنَ الْمَسَائِلِ الْمُهِمَّاتِ فَمَنْ وَاظَبَ طُوْلَ عُمْرِهٖ عَلَى الطَّاعَاتِ وَالْعِبَادَاتِ مَعَ اِعْتِقَادِ قِدَمِ الْعَالَمِ اَوْنَفْيِ الْحَشْرِ اَوْنَفْيِ عِلْمِهٖ سُبْحٰنَهٗ بِالْجُزْئِيَّاتِ لَايَكُوْنُ مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ وَاِنَّ الْمُرَادَ بِعَدَمِ تَكْفِيْرِ اَحَدٍ مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ اَنَّهٗ لَايُكَفَّرُ مَالَمْ يُوْجَدْ شَيْءٌ مِنْ اَمَارَاتِ الْكُفْرِ وَعَلَامَاتِهٖ وَلَمْ يَصْدُرْ عَنْهُ شَيْءٌ مِنْ مُوْجِبَاتِهٖ۔

ترجمہ ''یعنی جان لو کہ اہل قبلہ سے مُراد وہ لوگ ہیں جو تمام ضروریاتِ دین میں موافق ہیں ۳۲۲ جیسے عالَم کا حادِث ہونا ۳۲۳، اجسام کا حشر ہونا ۳۲۴، اللہ تعالیٰ (عزوجل) کا علم تمام کُلیات و جزئیات کو محیط ہونا ۳۲۵ اور جو مُہم ☆ مسئلے اِن کی مانند ہیں،

---

۳۲۲ تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتے ہیں۔ ۳۲۳ یہ ایمان رکھنا کہ دنیا ہمیشہ سے نہیں ہے بلکہ اسے اللہ تعالی نے بعد میں پیدا فرمایا۔ ۳۲۴ قیامَت میں جسم کا دوبارہ زندہ ہونا۔ ۳۲۵ یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ (عزوجل) کو ہر بڑی اور چھوٹی بات کا تفصیلاً علم ہے۔ ☆ اہم

تو جو تمام عمر طاعتوں اور عبادتوں میں رہے اسکے ساتھ یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ عالَم قدیم ۳۲۶ ہے یا حشر نہ ہوگا یا اللہ تعالیٰ (عزوجل) جزئیات کو نہیں جانتا وہ اہلِ قبلہ سے نہیں اور اہلِ سنّت کے نزدیک اہل قبلہ میں کسی کو کافِر نہ کہنے سے یہ مُراد ہے کہ اسے کافِر نہ کہیں گے جب تک اس میں کفر کی کوئی علامت ونشانی نہ پائی جائے اور کوئی بات موجب کُفر اس سے صادر نہ ہو۔''

امام اجل سیدی العزیز بن محمد بخاری حنفی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تحقیق شرح اصولِ حُسامی میں فرماتے ہیں:۔

اِنْ غَلَافِیْہِ (اَیْ فِیْ ھَوَاہُ) حَتّٰی وَجَبَ اِکْفَارُہٗ بِہٖ لَا یُعْتَبَرُ خِلَافُہٗ وَوِفَاقُہٗ اَیْضًا لِعَدَمِ دُخُوْلِہٖ فِیْ مُسَمّٰی الْاُمَّۃِ الْمَشْھُوْدُلَھَا بِالْعِصْمَۃِ وَاِنْ صَلّٰی اِلَی الْقِبْلَۃِ وَاعْتَقَدَ نَفْسَہٗ مُسْلِمًالِاَنَّ الْاُمَّۃَ لَیْسَتْ عِبَارَۃً عَنِ الْمُصَلِّیْنَ اِلَی الْقِبْلَۃِ بَلْ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَھُوَ کَافِرٌ وَاِنْ کَانَ لَا یَدْرِیْ اَنَّہٗ کَافِرٌ۔

ترجمہ:۔ ''یعنی بدمذہب اگر اپنی بدمذہبی میں غالی ۳۲۷ ہو جس کے سبب اُسے کافِر کہنا واجب ہو تو اِجماع میں اس کی مُخالفت، مُوافقت کا کچھ اعتبار نہ ہوگا ۳۲۸ کہ خطا سے معصوم ہونے کی شہادت تو اُمت کے لئے آئی ہے اور وہ اُمت ہی سے نہیں اگر چہ قبلہ کی طرف نماز پڑھتا اور اپنے آپ کو مُسلمان اعتِقاد کرتا ہو اس لئے کہ اُمت قبلہ کیطرف نماز پڑھنے والوں کا نام نہیں بلکہ مُسلمان کا نام ہے اور یہ شخص

---

۳۲۶ معاذ اللہ یہ عقیدہ رکھنا کہ دنیا ہمیشہ سے ہے جسطرح اللہ (عزوجل) ہمیشہ سے ہے۔ جبکہ ایسا نہیں یعنی دنیا ہمیشہ سے نہیں ہے بلکہ اللہ (عزوجل) نے اسے بعد میں بنایا ہے۔ ۳۲۷ حد سے بڑھا ہوا ہو۔ ۳۲۸ یہ فرقے

کافر ہے اگرچہ اپنی جان کو کافر نہ جانے'' رد میں ہے: لَاخِلَافَ فِی کُفْرِ الْمُخَالِفِ فِیْ ضَرُوْرِیَاتِ الْاِسْلَامِ وَاِنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الْقِبْلَۃِ الْمُوَاظِبِ طُوْلَ عُمْرِہٖ عَلَی الطَّاعَاتِ کَمَافِیْ شَرْحِ التَّحْرِیْرِ۔

ترجمہ: یعنی ضروریاتِ اسلام سے کسی چیز میں خلاف کرنے والا بالاجماع کافر ہے اگرچہ اہلِ قبلہ سے ہو اور عمر بھر طاعات ۳۲۹ میں بسر کرے جیسا کہ شرح تحریر میں امام بن الہمام نے فرمایا۔

کتب عقائد و فقہ و اصول ان تصریحات سے مالا مال ہیں۔

رابعاً خود مسئلہ بدیہی ہے ۳۳۰۔ کیا جو شخص پانچ وقت قبلہ کی طرف نماز پڑھتا اور ایک وقت مہادیو ۳۳۱ کو سجدہ کر لیتا ہو، کسی عاقل کے نزدیک مُسلمان ہو سکتا ہے حالانکہ اللہ کو جھوٹا کہنا یا محمد رسول اللہ (ﷺ) کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنا، مہادیو کے سجدے سے کہیں بدتر ہے اگرچہ کفر ہونے میں برابر ہے ۳۳۲ وَذٰلِکَ اَنَّ الْکُفْرَ بَعْضُہٗ اَخْبَثُ مِنْ بَعْضٍ ۳۳۳ وجہ یہ کہ بُت کو سجدہ علامتِ تکذیبِ خدا ہے ۳۳۴ اور علامتِ تکذیب عین تکذیب کے برابر نہیں ۳۳۵ ہو سکتی اور سجدہ میں یہ اِحتمال بھی نکل سکتا ہے کہ محض تحیت و مجرا مقصود ہو نہ

۳۲۹ عبادتوں ۳۳۰ یعنی جسے سمجھنے کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہ ہو ۳۳۱ بڑا بت۔ ۳۳۲ یعنی دونوں عقیدے کفر ہی ہیں۔ ۳۳۳ اور یہ اس لئے کہ کچھ کفر دوسرے کفریات سے زیادہ خبیث ہوتے ہیں ۳۳۴ بت کو سجدہ کرنا خدا کو جھوٹا کہنے کی علامت ہے۔ ۳۳۵ جھوٹا کہنے کی علامت (بت کو سجدہ کرنا) خود خدا کو جھوٹا کہنے سے، کفر میں کمتر ہے۔ یعنی بت کو سجدہ کرنا چھوٹا کفر ہے۔ اور خدا کو جھوٹا کہنا بڑا کفر ہے۔

عبادت۔۳۳۶ اور مَحض تَحِیَّت فِی نَفْسِہٖ کفر نہیں ۳۳۷ ولہذا اگر مثلاً کسی عالِم یا عارف کو تَحِیَّۃً سجدہ کرے، گنہگار ہوگا، کافر نہ ہوگا ۳۳۸۔ اِمثالِ بُت میں شرع نے مطلقاً حکم کفر بربنائے شِعارِ خاص کفر رکھا ہے ۳۳۹ بخلاف بدگوئی حُضُورِ پُرنُور سیدِ عالَم (ﷺ)، کہ فی نفسہٖ کفر ہے ۳۴۰ جس میں کوئی احتمالِ اسلام

---

۳۳۶ کسی کو بت کے آگے سجدہ کرتے دیکھ کر یہ بھی سوچا جا سکتا ہے کہ شاید یہ عبادت کی نیت سے سجدہ نہیں کر رہا بلکہ محض ادب کی وجہ سے جھک رہا ہے البتہ اس پر کفر کا حکم اس صورت میں اس وجہ سے لگے گا کہ بت کو سجدہ کرنا کافروں کا خاص مذہبی طریقہ ہے اور یہ شخص ان کی مشابہت کر رہا ہے۔ ۳۳۷ ادب سے جھکنا بذات خود کفر نہیں ہے۔ کسی عالم یا عارف کو تحیۃً سجدہ کرے، گنہگار ہوگا کافر نہ ہوگا جبکہ خدا کو جھوٹا کہنا بڑا کفر ہے کیونکہ غیر اللہ کو سجدہ کرنا صرف علامت کفر ہے۔ اور یہ (خدا کو جھوٹا کہنا) بذات خود کفر ہے اسے یوں سمجھیں کہ جیسے کھانسی ہونا، ٹی بی کی علامت ہے تو بیماری تو کھانسی بھی ہے اور ٹی بی بھی، لیکن کھانسی جو کہ ٹی بی کی علامت ہے خود ٹی بی سے چھوٹی بیماری ہے۔ ۳۳۸ کوئی کسی عالم یا بزرگ کو محض تعظیم کے طور پر سجدہ کرے تو وہ سخت گنہگار تو ہوگا لیکن کافر نہیں ہوگا کیونکہ یہ بزرگ یا عالم بت نہیں اور انہیں سجدہ کرنا کافروں کا خاص مذہبی طریقہ بھی نہیں ہے پھر اگر اس شخص نے سجدہ محض ادب کی وجہ سے کیا ہو تو حرام ہے کفر نہیں اور اگر عبادت کی نیت سے کرتا تو کافر ہو جاتا گویا بت کو سجدہ کرنے میں نیت نہیں دیکھی جائے گی اور اسے کافر قرار دیا جائے گا کیونکہ بت کو سجدہ کرنا کافروں کا خاص مذہبی طریقہ ہے اور کسی بزرگ کو سجدہ کرے تو نیت کا لحاظ رکھا جائے گا یعنی اگر نیت عبادت ہے تو کافر اور اگر نیت محض ادب کرنا ہے تو سخت گناہ گار ہے لیکن کافر نہیں ہے۔ ۳۳۹ یعنی بتوں وغیرہ کو سجدہ کرنے سے جو شریعت کافر قرار دیتی ہے خواہ ادباً سجدہ کرے یا عبادت کی نیت سے، وہ اس وجہ سے کہ بتوں وغیرہ کو سجدہ کرنا کافروں کا خاص مذہبی طریقہ ہے۔ ۳۴۰ یعنی کسی کو سجدہ کرنا تو اس صورت میں کفر ہوگا جب عبادت کی نیت سے کرے یا جسے سجدہ کر رہا ہے کافروں کا جھوٹا معبود ہو یعنی سجدہ بذات خود کفر نہیں ہے بلکہ بُت یا کافروں سے مشابہت کی بنا پر سجدہ کفر ہو گیا ہے اور سرکار (ﷺ) کی گستاخی بذات خود کفر ہے تو ان دونوں میں ''گستاخی'' زیادہ خبیث کفر ہے۔

نہیں ۳۴۱؂۔ اور میں یہاں اس فرق پر بناء نہیں رکھتا ۳۴۲؂ کہ ساجدِ صنم کی توبہ بِاِجماعِ اُمت مقبول ہے ۳۴۳؂ مگر سید عالم (ﷺ) کی شان میں گستاخی کرنے والے کی توبہ ہزار ہا ائمۂ دین کے نزدیک اصلاً قبول نہیں ۳۴۴؂ اور اسی کو ہمارے علماءِ حنفیہ سے امام بزازی و امام محقق علی الاطلاق ابن الہمام وعلامہ عمر بن نجیم صاحب نہر الفائق وعلامہ ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ غزی صاحب تنویر الابصار وعلامہ مولیٰ خسرو صاحب درر وغرر وعلامہ زین بن نجیم صاحب بحر الرائق واشباہ والنظائر وعلامہ خیر الدین رملی صاحب فتاوٰی خَیْرِیَّہ وعلامہ شیخی زادہ صاحب مَجْمَعُ الْاَنْھُرْ وعلامہ مدقق محمد بن علی حصکفی صاحب دُرِّ مُخْتَار وغیرھم عَمَائِدِ کِبَار ۳۴۵؂ علیھم رحمۃُ اللّٰہِ العَزِیْزِ الغَفَّار نے اختیار فرمایا:

بِیْدَ اَنَّ تَحْقِیْقَ الْمَسْئَلَۃِ فِی الْفَتَاوٰی الرَّضَوِیّہ ۳۴۶؂۔ اس لئے کہ عدمِ قَبُولِ توبہ صرف حاکمِ اسلام کے یہاں ہے ۳۴۷؂ کہ وہ اس معاملہ میں بعد توبہ بھی سزائے موت دے ورنہ اگر توبہ صدقِ دل سے ہے تو عِنْدَ اللّٰہِ مقبول ہے، کہیں یہ بدگو، اس مسئلہ کو دستاویز ۳۴۸؂ نہ بنالیں کہ آخر توبہ قبول نہیں پھر کیوں تائب ہوں؟۔ نہیں نہیں توبہ سے کفر مٹ جائے گا، مسلمان ہوجاؤ گے، جہنم ابدی سے نجات پاؤ گے

۳۴۱؂ یعنی سرکار (ﷺ) کی گستاخی ہر پہلو سے کفر ہی ہے سنجیدگی سے کرے خواہ مذاق سے قول سے کرے خواہ فعل سے ہر طرح کفر ہی ہے اسلام کسی طرح نہیں۔ ۳۴۲؂ یعنی میں یہ نہیں کہتا کہ بت کو سجدہ کرنے والے اور گستاخِ رسُول اللہ (عزوجل و ﷺ) میں بس اتنا ہی فرق ہے۔ ۳۴۳؂ کیونکہ بت کو سجدہ کرنے والا اگر توبہ کرے تو ساری امت کا فیصلہ ہے کہ اسکی توبہ قبول ہوجائے گی۔ ۳۴۴؂ بالکل قبول نہیں۔ ۳۴۵؂ بڑے بڑے بزرگوں نے اختیار فرمایا۔ ۳۴۶؂ واضح ہو کہ اس مسئلے کی تحقیق فتاوی رضویہ میں ہے۔ ۳۴۷؂ یعنی یہ توبہ کا قبول نہ ہونا اسطرح ہے کہ حاکم اسلام اسے توبہ کے بعد بھی قتل کرے گا ورنہ اگر توبہ سچے دل سے ہے تو اللہ (عزوجل) کے ہاں مقبول ہے۔ البتہ حاکم اسلام اب بھی اسے قتل کرے گا تاکہ دوسروں کو عبرت ہو ۳۴۸؂ تحریری ثبوت۔

،اس قدر پر اجماع ۳۴۹ ہے کَمَا فِی رَدُّ الْمُحْتَارِ وغیرہ ۳۵۰
واللہ تعالی اعلم ۳۵۱۔

تیسرا مکر

اس فرقہ بے دین کا تیسرا مکر یہ ہے کہ فقہ میں لکھا ہے جس میں ننانوے باتیں کفر کی ہوں اور ایک بات اسلام کی تو اس کو کافِر نہ کہنا چاہیے۔

اولاً یہ مکرِ خَبِیث سب مکروں سے بدتر وضعیف جس کا حاصل ۳۵۲ یہ کہ جو شخص دن میں ایک بار اذان دے یا دو رکعت نماز پڑھ لے اور ننانوے بار بت پوجے، سنکھ پھونکے ۳۵۳، گھنٹی بجائے وہ مسلمان ہے کہ اس میں ننانوے باتیں کفر کی ہیں تو ایک اسلام کی بھی ہے۔ یہی کافی ہے حالانکہ مومن تو مومن کوئی عاقل اسے مسلمان نہیں کہہ سکتا۔

ثانیاً اس کی رو سے سواد ہر یے کے کہ سرے سے خدا کے وجود ہی کا مُنکِر ہو، تمام کافِر، مُشرِک مجوس، ہنود و نصاریٰ یہود وغیرہم دنیا بھر کے کفار سب کے سب مسلمان ٹھہر جاتے ہیں کہ اور باتوں کے مُنکِر سہی آخر وجودِ خدا کے تو قائل ہیں۔ ایک یہی بات سب سے بڑھ کر اسلام کی بات بلکہ تمام اسلامی باتوں کی اصلُ الاصول ۳۵۴ ہے خصوصاً کفّار فلاسفہ و آریہ وغیرہم کہ بزعمِ خود ۳۵۵ توحید کے بھی قائل ہیں ۳۵۶ اور یہود و نصارٰی تو بڑے بھاری مسلمان ٹھہریں گے کہ توحید کے ساتھ اللہ تعالی (عزوجل)

---

۳۴۹ یعنی اتنی ہی بات پر امت کا متفقہ فیصلہ ہے ۳۵۰ جیسا کہ ردالمحتار وغیرہ میں ہے۔ ۳۵۱ اور اللہ (عزوجل) زیادہ جاننے والا ہے ۳۵۲ جسکا خلاصہ۔ ۳۵۳ بت پرستوں کا خاص مذہبی باجا بجائے۔ ۳۵۴ تمام اصولوں کی بنیاد (خدا کو ماننا ہے)۔ ۳۵۵ خود اپنے خیال میں۔ ۳۵۶ اللہ (عزوجل) کو ایک بھی مانتے ہیں۔

کے بہت سے کلاموں اور ہزاروں نبیوں اور قیامت وحشر وحساب وثواب وعذاب و جنت ونار وغیرہ بکثرت اسلامی باتوں کے قائل ہیں۔

ثالثاً اس کے رد میں قرآن عظیم کی وہ آیتیں کہ اُوپر گزریں کافی وافی ہیں جن میں باوصف کلمہ گوئی ونماز خوانی ۳۵۷ صرف ایک ایک بات پر حکمِ تکفیر فرمادیا کہیں ارشاد ہوا کَفَرُوا بَعدَ اسلامِهِم ترجمہ: وہ مسلمان ہوکر اس کلمے کے سبب کافر ہوگئے۔'' کہیں فرمایا لَا تَعتَذِرُوا قَد کَفَرتُم بَعدَ اِیمَانِکُم ترجمہ: '' بہانے نہ بناؤ تم کافر ہوچکے ایمان کے بعد'' (پارہ ۱۰ التوبہ ۶۶) حالانکہ اس مکر خبیث کی بناء پر جب تک ۹۹ سے زیادہ کفر کی باتیں جمع نہ ہوجاتیں، صرف ایک کلمہ پر حکم کفر صحیح نہ تھا۔ ہاں شاید اِس کا یہ جواب دیں کہ خُدا کی غلطی یا جلد بازی تھی کہ اس نے دائرۂ اِسلام کو تنگ کردیا، کلمہ گویوں، اہل قبلہ کو دھکے دے دے کر، صرف ایک ایک لفظ پر، اسلام سے نکالا اور پھر زبردستی یہ کہ لَاتَعتَذِرُوا عذر بھی نہ کرنے دیا نہ عذر سننے کا قصد کیا۔ افسوس کہ خُدا نے پیرِ نیچر ۳۵۸ یا ندویہ لکچر ۳۵۹ یا ان کے ہم خیال ۳۶۰ کسی وسیع الاسلام ۳۶۱ ریفارمر ۳۶۲ سے مشورہ نہ لیا اَلَا لَعنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِینَ۔ ۳۶۳۔

---

۳۵۷ کلمہ ونماز پڑھنے کے باوجود۔ ۳۵۸ جسے لوگ سر سید کہتے ہیں اس شخص نے درجنوں ایسی باتوں کا انکار کیا جنکا انکار کفر ہے۔ ۳۵۹ ''ندوۃ العلماء'' جو کہ دیوبندی ادارہ ہے اسکے مدرس۔ ۳۶۰ ان جیسے خیالات رکھنے والے۔ ۳۶۱ اسلام کی ایسی تعریف کرنے والا جس سے کافر بھی مسلمان قرار پائیں۔ ۳۶۲ انگریزی کا لفظ ہے لغوی معنیٰ ہے اصلاح اور بہتری کرنیوالا اصلاح پسند (طنز کے طور پر فرمایا) اُس دور میں اور موجودہ دور میں بھی بعض لوگ ایسے ہیں جو دین کی بنیادیں گرا کر محض سیاسی بنیادوں پر گستاخوں اور دین کی دھجیاں اڑانے والوں کو بھی مسلمان تسلیم کروانا چاہتے ہیں......

رابعاًاس مکر کا جواب:

تُمھارا رب عَزّوَجلَّ فرماتاھے:

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ج فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰى اَشَدِّ الْعَذَابِ ط وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ز فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾

ترجمہ:۔تو کیا اللہ کے کلام کا کچھ حصّہ مانتے ہواور کچھ حصّے سے مُنکر ہوتو جوکوئی تم میں سے ایسا کرے اسکا بدلہ نہیں مگر دنیا کی زندگی میں رسوائی اور قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب کی طرف پلٹے جائیں گے اور اللہ تمہارے کوتکوں ۳۶۴ سے غافل نہیں یہی لوگ ہیں جنہوں نے عقبٰی ۳۶۵ بیچ کر دنیا خریدی تو ان پر سے کبھی عذاب ہلکا ہونہ انکو مدد پہنچے۔(پارہ ا البقرۃ ۸۵تا۸۶)

کلام الٰہی میں فرض کیجئے اگر ہزار باتیں ہوں تو ان میں سے ہر ایک بات کا ماننا ایک اسلامی عقیدہ ہے۔اب اگر کوئی شخص ۹۹۹ مانے اور صرف ایک نہ مانے تو قُرآن عظیم فرما رہا ہے کہ وہ ان ۹۹۹ کے ماننے سے مسلمان نہیں بلکہ صرف اس ایک کے نہ ماننے سے کافر ہے، دنیا میں اس کی رسوائی ہوگی اور آخرت میں اس پر سخت تر عذاب

---

۳۶۳ (خبردار ظالموں پر اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی لعنت ہے) ۳۶۴ کرتوتوں، برے اعمال۔

۳۶۵ آخرت۔

جو اَبَدَ الآ باد ۳۶۶؎ تک کبھی موقوف ۳۶۷؎ ہونا کیا معنی؟ ایک آن کو ہلکا بھی نہ کیا جائے گا نہ کہ ۹۹۹ کا انکار کرے اور ایک کو مان لے تو مسلمان ٹھہرے، یہ مسلمانوں کا عقیدہ نہیں بلکہ بشہادتِ قُرآنِ عظیم خود صَرِیح کُفر ہے۔

خامساً اصل بات یہ ہے کہ فقہائے کرام پر ان لوگوں نے جیتا اِفْتِراء ۳۶۸؎ اٹھایا، انہوں نے ہرگز کہیں ایسا نہیں فرمایا بلکہ انہوں نے بہ خصلت یہود ۳۶۹؎ ''یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ'' (پارہ۵ النسآء ۴۶)۔ یہودی بات کو اس کے ٹھکانوں سے پھیرتے ہیں۔ تحریف تبدیل کر کے کچھ کا کچھ بنالیا، فقہاء نے یہ نہیں فرمایا کہ جس شخص میں ننانوے باتیں کفر کی اور ایک اسلام کی ہو وہ مسلمان ہے۔ حاشاللہ ۳۷۰؎! بلکہ اُمت کا اِجْماع ہے کہ جس میں ننانوے ہزار باتیں اسلام کی اور ایک کُفر کی ہو وہ یقیناً قطعاً کافِر ہے۔ ۹۹ قطرے گُلاب میں ایک بوند پیشاب کا پڑ جائے، سب پیشاب ہوجائے گا مگر یہ جاہِل کہتے ہیں ننانوے قطرے پیشاب میں ایک بوند گلاب کا ڈال دو، سب طیب وطاہر ہوجائے گا۔ حاشا کہ فقہاء تو فقہاء کوئی ادنیٰ تمیز والا بھی ایسی جہالت بکے۔ بلکہ فقہاء کرام نے یہ فرمایا ہے کہ ''جس مسلمان سے کوئی لفظ ایسا صادر ہو جس میں سو پہلو نکل سکیں، ان میں ۹۹ پہلو کُفر کی طرف جاتے ہوں اور ایک اسلام کی طرف تو جب تک ثابت نہ ہوجائے کہ اس نے خاص کوئی

۳۶۶؎ ہمیشہ ہمیشہ تک۔ ۳۶۷؎ رک جانا، ختم ہوجانا۔ ۳۶۸؎ صاف جھوٹا الزام۔ ۳۶۹؎ یعنی یہودیوں جیسی عادت سے کام لیکر کہ جسطرح یہودی بات کو اسکی اصل جگہ سے بدل کر وہاں رکھتے ہیں جہاں انہیں اپنا فائدہ نظر آتا ہے اسی طرح یہ گستاخ بھی علماء کرام رحمۃ اللہ علیہم کی عبارتوں میں ردوبدل کرتے رہتے ہیں۔ ۳۷۰؎ اللہ کی قسم ہرگز ایسی بات نہیں ہے۔

پہلو کفر کا مُراد رکھا ہے ہم اسے کافر نہ کہیں گے کہ آخر ایک پہلو اسلام بھی تو ہے، کیا معلوم شاید اس نے یہی پہلو مراد رکھا ہو' اور ساتھ ہی فرماتے ہیں کہ "اگر واقع میں اس کی مُراد کوئی پہلوئے کفر ہے تو ہماری تاویل سے اسے فائدہ نہ ہوگا[۳۷۱] ۔وہ عنداللہ کافر ہی ہوگا[۳۷۲]۔" اس کی مثال یہ ہے کہ مثلاً زید[۳۷۳] کہے "عَمر و[۳۷۴] کو علمِ قطعی یقینی غیب کا ہے"[۳۷۵]۔ اس کلام میں اتنے پہلو ہیں: ﴿۱﴾ عمرو اپنی ذات سے غیب دان ہے[۳۷۶] یہ صَرِیح کفروشرک ہے "قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ"[۳۷۷] ﴿۲﴾ عمرو آپ تو غیب دان نہیں مگر جنّ علمِ غیب رکھتے ہیں۔ اُن کے بتائے سے اِسے غیب کا علم یقینی حاصل ہے، یہ بھی کفر ہے تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ [۳۷۸] ﴿۳﴾ عمرو نجومی ہے۔ ﴿۴﴾ رَمّال[۳۷۹] ہے۔ ﴿۵﴾ سامندرک[۳۸۰] جانتا، ہاتھ دیکھتا ہے۔ ﴿۶﴾ کوے وغیرہ کی

---

[۳۷۱] یعنی اگر اس شخص نے کفری معنیٰ کا ارادہ کیا تھا اور ہم نے حسن ظن کی وجہ سے کفر کا فتویٰ نہ دیا تو اس کا اسے کوئی فائدہ نہ ہوگا یعنی کافر تو وہ ہو ہی گیا۔[۳۷۲] اللہ کے دربار میں وہ اپنی نیت کے مطابق کافر ہی گنا جائے گا۔[۳۷۳] کوئی شخص، بطور مثال۔[۳۷۴] کوئی شخص۔ بطور مثال۔[۳۷۵] عمرو کو علم قطعی یقینی غیب کا ہے، یعنی زید کہتا ہے کہ عمرو غیب کی بات جانتا ہے اسطرح سے کہ اس کے واقع ہونے میں ذرہ برابر شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ مثلاً کل بارش ہونے والی ہے یا ہو کر رہے گی۔[۳۷۶] اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بتائے بغیر خود ہی غیب جان لیتا ہے۔[۳۷۷] ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ غیب نہیں جانتے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں مگر اللہ (پارہ ۲۰، النمل ۶۵)۔[۳۷۸] (پارہ ۲۲، سبا ۱۴) ترجمۂ کنز الایمان: (جنوں کی حقیقت کھل گئی اگر غیب جانتے ہوتے تو اس خواری کے عذاب میں نہ ہوتے) [۳۷۹] نجومی [۳۸۰] ہاتھ دیکھنے کا علم۔

آواز۔﴿۷﴾حشرات الارض کے بدن پر گرنے ﴿۸﴾کسی پرندے یا وحشی چرندے کے داہنے یا بائیں نکل کر جانے ﴿۹﴾آنکھ یا دیگر اعضاء کے پھڑکنے سے شگون لیتا[۳۸۱] ہے۔ ﴿۱۰﴾ پانسہ پھینکتا ہے۔﴿۱۱﴾ فال دیکھتا ہے۔ ﴿۱۲﴾ حاضرات[۳۸۲] سے کسی کو معمول بنا کر اس سے احوال پوچھتا ہے۔﴿۱۳﴾مِسمَرِیزم جانتا ہے۔﴿۱۴﴾ جادو کی میز ﴿۱۵﴾روحوں کی تختی سے حال دریافت کرتا ہے۔ ﴿۱۶﴾قیافہ دان ہے۔﴿۱۷﴾علم زائرجہ[۳۸۳] سے واقف ہے ان ذرائع سے اسے غیب کا علمِ یقینی قطعی ملتا ہے[۳۸۴]، یہ سب بھی کُفر ہیں رَسُول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں ☆:مَنْ اَتٰی عُرَافًا اَوْ کَاھِنًا فَصَدَّقَهٗ بِمَا یَقُوْلُ فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّد (ﷺ) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ عَنْ اَبِی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وَلِاَحْمَدَ وَاَبِی دَاوٗد عنہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّد (ﷺ)۔ ﴿۱۸﴾۔عمرو پر وحی رسالت[۳۸۵] آتی ہے اس کے سبب غیب کا علم یقینی پاتا ہے جس طرح رَسُولوں کو ملتا تھا، یہ اشد کفر ہے [۳۸۶] وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ

[۳۸۱] اندازہ لگاتا ہے مثلاً کالی بلی راستہ کاٹ جائے تو ضرور کوئی بُری بات ہوگی۔[۳۸۲] مُردوں کی روحوں کو بلانے کا عمل کرتا ہے۔ [۳۸۳] زائچہ بناتا ہے۔☆ حضرت ابوھریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے مروی ہے۔"جو کسی نجومی یا کاہن کے پاس آئے اور ان کے قول کی تصدیق کرے تحقیق اس نے اس کا انکار کیا جو محمد ((ﷺ)) پر نازل ہوا (یعنی قرآن مجید) (احمد حاکم)۔احمد اور ابی داوٗد کی روایت ہے کہ وہ شخص بیزار ہوا اس سے جو محمد (ﷺ) پر نازل ہوا۔[۳۸۴] جبکہ ان کی وجہ سے غیب کے علم قطعی یقینی کا دعویٰ کیا جائے جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے۔[۳۸۵] وحی جو صرف انبیاء کرام علیھم السلام پر نازل ہوئی تھی۔ [۳۸۶] بڑا کفر ہے۔

وَخَاتَمَ النَّبِيّٖن ط وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِ شَيْئٍ عَلِيْمًا ۳۸۷﴿۱۹﴾ وحی تو نہیں آتی مگر بذریعہ الہام جمیع غیوب اس پر منکشف ہوگئے ہیں ۳۸۸، اس کا علم تمام معلومات الٰہی کو محیط ہوگیا ۳۸۹۔ یہ یوں کفر ہے اس نے عمرو کو علم میں حُضور پُر نُور سیدِ عالم (ﷺ) پر ترجیح دے دی کہ حضور (ﷺ) کا علم بھی جمیع معلوماتِ الٰہی کو مُحیط نہیں۔ " قُلۡ هَلۡ يَسۡتَوِى الَّذِيۡنَ يَعۡلَمُوۡنَ وَالَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ط ۳۹۰"

مَنۡ قَالَ فُلَانٌ اَعۡلَمُ مِنۡهُ (ﷺ) فَقَدۡ عَابَهٗ فَحُكۡمُهٗ حُكۡمُ السَّاب ۳۹۱ (نسیم الریاض) ﴿۲۰﴾ جمیع کا احاطہ نہ سہی ۳۹۲ مگر جو علوم غیب اسے الہام سے ملے ان میں ظاہرًا باطنًا کسیطرح کسی رَسُول اِنس و ملک کی وَساطت وتَبَعِیّت نہیں ۳۹۳ اللہ تعالیٰ (عزوجل) نے بلاواسطہ رَسُول اصالۃً ۳۹۴ اسے غیوب پر مطلع کیا، یہ بھی کفر ہے:

---

۳۸۷ ترجمہ: اور لیکن (محمد (ﷺ)) اللہ کے رَسُول ہیں اور آخری نبی ہیں اور اللہ ہر شے کو جاننے والا ہے۔ ۳۸۸ گویا اللہ تعالی نے اس کے دل میں تمام چھپی ہوئی باتوں کی معلومات ڈال دی ہیں۔ ۳۸۹ اُسے اللہ کے برابر علم حاصل ہوگیا۔ ۳۹۰ ترجمہ: تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان (ترجمہ کنز الایمان، پارہ ۲۳، سورۂ الزمر، آیت ۹) ۳۹۱ ترجمہ: جس نے کہا فلاں شخص سرکار (ﷺ) سے زیادہ علم والا ہے یقیناً اس نے سرکار (ﷺ) کو عیب لگایا یعنی آپ (ﷺ) کی شان گھٹا دی اور یہ شان گھٹانا توہین ہے اور اسکے بارے میں وہی معاملہ کیا جائے گا جو سرکار (ﷺ) کو گالی دینے والے کے ساتھ کیا جائے گا۔ ۳۹۲ اس شخص کا علم اتنا تو نہیں کہ تمام معلوماتِ الٰہی کے برابر ہو۔ ۳۹۳ اس شخص کو کسی فرشتے یا رَسُول علیہما السلام کے وسیلے کے بغیر ہی یہ علوم حاصل ہوئے۔ نہ ظاہری طور پر علم دینے کا کوئی وسیلہ نہ باطنی طور پر۔

۳۹۴ براہ راست۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ترجمہ کنز الایمان اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے لوگو تمہیں غیب کا علم دیدے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسُولوں سے جسے چاہے۔(آلِ عمران ۱۷۹، پارہ ۴)

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۙ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ ترجمہ کنز الایمان: غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسُولوں کے۔(پارہ ۲۹ الجن ۲۶)

﴿۲۱﴾ عمرو کو رسُول اللہ (ﷺ) کے واسطہ سے سمعاً یا عیناً یا الہاماً ۳۹۵ بعض غیوب کا علم قطعی اللہ عزَّ وجلَّ نے دیا یا دیتا ہے، یہ خالص اسلام ہے تو محققین فقہاء اس قائل کو کافِر نہ کہیں گے اگرچہ اس کی بات کے اکیس پہلوؤں میں بیس کفر ہیں مگر ایک اسلام کا بھی ہے احتیاط و تحسینِ ظن کے سبب ۳۹۶ اس کا کلام اسی پہلو پر حمل کریں گے ۳۹۷ جب تک ثابت نہ ہو کہ اس نے کوئی پہلوئے کفر ہی مُراد لیا، نہ کہ ایک مَلعُون کلام، تکذِیبِ خدا ۳۹۸ یا تنقیصِ شان سید انبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والثناء ۳۹۹ میں صاف، صَرِیح، نا قابل تاویل و توجیہ ہو ۴۰۰، اور پھر بھی حکمِ کفر نہ ہو، اب تو اسے کفر نہ کہنا، کفر کو اسلام ماننا ہوگا، اور جو کفر کو اسلام مانے خود کافِر ہے۔ ابھی

---

۳۹۵ سنا کر۔ دکھا کر یا دل میں بات ڈال کر۔ ۳۹۶ احتیاط اور مومن سے اچھا گمان کرنے کی وجہ سے (یعنی یہ سوچ کر کہ مومن بھلا کفر کی بات کیسے کہہ سکتا ہے)۔ ۳۹۷ اسی اسلامی معنیٰ کو شمار کرینگے۔ اسی معنیٰ پر گمان کریں گے۔ ۳۹۸ اللہ (عزَّ وجلَّ) کو جھوٹا کہنے میں۔ ۳۹۹ یعنی انبیاء کرام کے سردار علیہ وعلیہم الصلوۃ الثناء کی مبارک شان گھٹانے میں ۴۰۰ اس قابل نہیں کہ اسکے کلام کا کوئی اور اسلامی مطلب شمار کر سکیں جسکا کوئی اسلامی معنیٰ ہی نہ ہو۔

شفاء وبزازیہ وررو بحر ونہر وفتاویٰ خیریہ ومجمع الانہر ودرِّ مختار وغیرہ کُتب مُعتَمَدَہ ۴۰۱؎ سے سن چکے کہ جو شخص حُضُور اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تنقیص شان کرے، کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے مگر یہود مَنش لوگ ۴۰۲؎ فقہائے کرام پر افترائے سَخیف ۴۰۳؎ اور ان کے کلام میں تبدیل وتحریف ۴۰۵؎ کرتے ہیں۔

وَ سَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ۴۰۶؎

شرح فقہ اکبر میں ہے: قَدْ ذَکَرُوْا اَنَّ الْمَسْاَلَۃَ الْمُتَعَلِّقَۃَ بِالْکُفْرِ اِذَاکَانَ لَھَا تِسْعٌ وَّ تِسْعُوْنَ اِحْتِمَالًا لِلْکُفْرِوَ اِحْتِمَالٌ وَاحِدٌ فِی نَفْیِہٖ فَالْاَوْلٰی لِلْمُفْتِیْ وَالْقَاضِیْ اَنْ یَعْمَلَ بِالْاِحْتِمَالِ النَّافِیْ۔ ۴۰۷؎ فتاویٰ خلاصہ وجامع الفصولین ومحیط وفتاویٰ عالمگیر وغیرہا میں ہے اِذَا کَانَتْ فِیْ الْمَسْاَلَۃِ وُجُوْہٌ تُوْجِبُ التَّکْفِیْرَ وَ وَجْہٌ وَاحِدٌ یَمْنَعُ التَّکْفِیْرَ فَعَلَی الْمُفْتِیْ وَ الْقَاضِیْ اَنْ یَمِیْلَ اِلٰی ذٰلِکَ الْوَجْہِ وَلَا یُفْتِیْ بِکُفْرِہٖ تَحْسِیْنًا لِلظَّنِّ بِالْمُسْلِمِ ثُمَّ اِنْ کَانَتْ نِیَّۃُ الْقَائِلِ الْوَجْہَ الَّذِیْ یَمْنَعُ التَّکْفِیْرَ فَھُوَ مُسْلِمٌ وَاِنْ لَمْ یَکُنْ لَا یَنْفَعُہٗ حَمْلُ الْمُفْتِیْ کَلَامَہٗ عَلٰی وَجْہٍ لَا یُوْجِبُ

۴۰۱؎ ایسی کتاب جن پر اعتماد بھروسہ کیا جاتا ہے۔ ۴۰۲؎ ایسے لوگ جنکا مزاج یہودیوں کی طرح ہے کہ جس طرح یہودی کلام میں ردوبدل کرتے تھے یہ بھی کرتے ہے۔ ۴۰۳؎ ناقص وکمزور جھوٹا الزام۔ ۴۰۵؎ ردوبدل۔کمی بیشی۔ ۴۰۶؎ ترجمۂ کنز الایمان: ''اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے'' (پارہ۱۹الشُعرآء۲۲۷) ۴۰۷؎ ''یعنی علماء کرام رحمۃ اللہ علیھم نے کفر کے متعلق ایک مسئلے کا تذکرہ فرمایا ہیکہ جس میں ۹۹ معانی کفر کے ہوں اور ایک معنی اسلام کا ہو تو مفتی اور قاضی کو چاہیے کہ اسلامی معنی کو مدنظر رکھے'' اور کفر کا فتوی نہ دے۔

التَّکْفِیْرَ ۔۴۰۸؎

اسی طرح فتاویٰ بزازیہ۴۰۹؎ وبحرالرائق۴۱۰؎ ومجمع الانہر وحدیقہ ندیہ وغیرہا میں ہے۔

تاتارخانیہ وبحروسل الحسام وتنبیہ الولاۃ وغیرہا میں ہے: لَایُکَفَّرُ بِالْمُحْتَمَلِ لِاَنَّ الْکُفْرَ نِہَایَۃٌ فِی الْعُقُوْبَۃِ فَیَسْتَدْعِیْ نِہَایَۃً فِی الْجِنَایَۃِ وَمَعَ الْاِحْتِمَالِ لَانِہَایَۃَ۔

بحرالرائق وتنویرالابصار وحدیقہ ندیہ وتنبیہ الولاۃ وسل الحسام وغیرہا میں ہے: وَالَّذِیْ تَحَرَّرَاَنَّہٗ لَایُفْتٰی بِکُفْرِمُسْلِمٍ اَمْکَنَ حَمْلُ کَلَامِہٖ عَلٰی مَحْمَلٍ حَسَنٍ الخ دیکھو ایک لفظ کے چند احتمال میں کلام ہے نہ کہ ایک شخص کے چند اقوال میں ۴۱۱؎ مگر یہودی بات کو تحریف کردیتے ہیں۔

۴۰۸؎ جب کسی مسئلے میں کئی معنی ہوں جو کفر کو ثابت کریں اور ایک معنی ایسا ہو جو کفر سے روکتا ہو تو مفتی وقاضی کو لازم ہے کہ اسی معنی کی طرف توجہ کرے اور مسلمان سے حسن ظن رکھتے ہوئے کفر کا حکم نہ دے پھر اگر کہنے والے کی نیت اسی معنی کی تھی جو کفر سے روکتا ہے (اسلامی معنی) تو وہ مسلمان ہے اور اگر اسکی نیت اسلامی معنی کی نہ تھی (بلکہ کفری معنی کی تھی) تو مفتی کا اسکے کلام کو اسلامی سمجھنا اسے کوئی فائدہ نہ دے گا (اور اللہ کے یہاں کافر ہی ہوگا۔ انما الاعمال بالنیات)۔ ۴۰۹؎ کسی کے کافر ہونے کا فتویٰ اس صورت میں نہ دیا جائے جب اسکے کلام کے کچھ اچھے معنی بھی ہوں اس لئے کہ سزاؤں میں سب سے بڑی سزا (سزاؤں کی انتہا) کفر ہے اور یہ تقاضہ کرتی ہے کہ جرم بھی انتہائی بڑا ہو اور جب کہ اسکے کلام میں کوئی اچھا معنی بھی ہے تو جرم کی انتہا نہ ہوئی (اس وجہ سے کفر کا فتویٰ جاری نہ کیا جائے)۔ ۴۱۰؎ (بحرالرائق میں ہے) اور یہ بات ثابت ہوگئی کہ کسی ایسے مسلمان کو کافر نہ کہا جائے جسکے کلام میں کسی اچھے معنی کا تلاش کرنا ممکن ہو۔ ۴۱۱؎ یعنی ان کتابوں میں جو گفتگو ہے وہ اس صورت میں ہے کہ جب ایک لفظ بولا جائے اور اسکے (اچھے برے) کئی مطلب بنتے ہوں اگر بولنے والا مسلمان ہے تو اسکے حسن ظن کی بناء پر کافر نہ کہا جائے گا۔ یہ بات نہیں کہ ایک شخص چند باتیں بولے ان میں کوئی کفر ہو اور کوئی اسلام پھر بھی اسے کافر نہ کہیں۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ جب تک کلمہ کفر سے توبہ نہ کرے اور نئے سرے سے کلمہ پڑھ کر مسلمان نہ ہو اسے کافر ہی جانیں گے۔

فائدہ جلیلہ ۱۲؎

اس تحقیق سے یہ بھی روشن ہوگیا کہ بعض فتاوے مثل فتاوے قاضی خان وغیرہ میں جو اس شخص پر کہ اللہ ورسُول کی گواہی سے نکاح کرے یا کہے ارواح مشائخ حاضر وواقف ہیں ۱۳؎ یا کہے ملائکہ غیب جانتے ہیں بلکہ کہے مجھے غیب معلوم ہے، حکم کفر دیا، اس سے مراد وہی صورت کفریہ ۱۴؎ مثل اِدّعائے عِلمِ ذاتی ۱۵؎ وغیرہ ہے۔ ورنہ ان اقوال میں تو ایک چھوڑ مُتعَدَّد احتمال اسلام کے ہیں ۱۶؎ کہ یہاں علمِ غیبِ قطعی، یقینی کی تصرِیح نہیں ۱۷؎ اور علم کا اِطلاق ظن پر شائع وذائع ہے ۱۸؎ تو علم ظنی کی شِق بھی پیدا ہوکر اکیس کی جگہ بیالیس احتمال نکلیں گے ۱۹؎ اور ان میں بہت سے کفر سے جدا ہوں گے کہ غیب کے علمِ ظنّی کا اِدّعاء کفر نہیں ۲۰؎۔ بحرالرائق وردالمحتار

۱۲؎ انتہائی اہم اور کام کی بات۔ ۱۳؎ بزرگوں کی ارواح حاضر ہیں او جو کچھ ہم کررہے ہیں انہیں جانتی ہیں۔ یعنی یہ اقوال اسی صورت میں کفر ہیں جب کہنے والا یہ یقین کرے کہ یہ سب لوگ اللہ کی عطاء کے بغیر یہ سب کچھ جانتے ہیں (معاذ اللہ اور ایسا عقیدہ کسی مسلمان کا نہیں ہے)۔ ۱۵؎ کفر کی صورت۔ ۱۶؎ یعنی یہ دعوی کرنا کہ یہ ارواح وملائکہ وغیرہا خود بخود اللہ کی عطاء کے بغیر ہی سب کچھ جان لیتے ہیں۔ ۱۷؎ ورنہ ان اقوال میں تو ایک نہیں بلکہ کئی اسلامی معنی پائے جاتے ہیں۔ یقینی وقطعی علم وہ ہے جس میں کسی طرح سے کسی قسم کے شک وشبے کی گنجائش نہ ہو اور علم ظنّی وہ علم ہے جس میں تھوڑا بہت شبہ ہوسکتا ہے اسی طرح جو علم اندازے سے حاصل ہوتا ہے اسے بھی ظنی کہتے ہیں البتہ عام بول چال میں اسکا فرق نہیں کرتے بلکہ عام طور پر علم کا لفظ یقینی اور ظنی دونوں کیلئے بولا جاتا ہے۔ ۱۸؎ یعنی ان اقوال میں یہ نہیں کہا گیا کہ ان (ارواح یا ملائکہ وغیرہ) کو غیب کا ایسا علم ملا ہے جس میں شک وشبے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ۱۹؎ یعنی ظن (اندازے) کو بھی عام بول چال میں علم کہہ دیا جاتا ہے۔ ۲۰؎ یعنی پیچھے جو ۱۲۱ احتمالات کا ذکر ہوا وہ اس صورت میں تھے جب کہنے والا علم یقینی کا دعوی کرے اور اگر یہ دعوی نہ کرے تو یہی تمام ۲۱ معنی علم ظنی (اندازے سے حاصل ہونے والے علم یا ایسا علم جس میں کوئی شبہ ہو) کے طور پر نکلیں گے اور زید کے قول کہ (عمرو کو علمِ غَیب ہے) میں دونوں پہلوؤں علم یقینی (۲۱ معنی) اور علم ظنی کا لحاظ رکھتے ہوئے (۲۱ معنی) یعنی کل بیالیس معنی نکلیں گے جن میں سے کئی ایک اسلامی ہوں گے اور ان صورتوں ....

میں ہے:

عُلِمَ مِنْ مَسَائِلِهِمْ هُنَا اَنَّ مَنِ اسْتَحَلَّ مَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی وَجْهِ الظَّنِّ لَا يُكَفَّرُ وَ اِنَّمَا يُكَفَّرُ اِذَا اِعْتَقَدَ الْحَرَامَ حَلَالًا وَ نَظِيْرُهُ مَا ذَكَرَهُ الْقُرْطُبِیُّ فِیْ شَرْحِ مُسْلِمٍ اَنَّ ظَنَّ الْغَيْبِ جَائِزٌ كَظَنِّ الْمُنَجِّمِ وَ الرَّمَّالِ بِوُقُوْعِ شَیْءٍ فِی الْمُسْتَقْبِلِ بِتَجْرِبَةِ اَمْرٍ عَادِیٍّ فَهُوَ ظَنٌّ صَادِقٌ وَالْمَمْنُوْعُ اِدِّعَاءُ عِلْمِ الْغَيْبِ وَالظَّاهِرُ اَنَّ اِدِّعَاءَ ظَنِّ الْغَيْبِ حَرَامٌ لَا كُفْرٌ بِخِلَافِ اِدِّعَاءِ الْعِلْمِ اھ زَادَ فِی الْبَحْرِ اَلَا تَرٰی اَنَّهُمْ قَالُوْا فِیْ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ لَوْ ظَنَّ الْحِلَّ لَا يُحَدُّ بِالْاِجْمَاعِ وَ يُعَزَّرُ كَمَا فِی الظَّهِيْرِيَّةِ وَ غَيْرِهَا وَ لَمْ يَقُلْ اَحَدٌ اِنَّهُ يُكَفَّرُ وَ كَذَا فِیْ نَظَائِرِهٖ اھ ۔۔۔۔۔۴۲۱ ؎

......میں کفر کا فتوی نہیں دیا جائے گا اور یہی بیالیس معنی ارواح بزرگان دین اور ملائکہ کے علم غیب جاننے میں نکلیں گے تو کفر کا فتویٰ نہ لگے گا مگر اسی صورت میں جو خاص کفری معنی ہیں یعنی خدا کے بتائے بغیر خود بخود جان لینا۔۴۲۱؎ غیب کا اندازہ لگا کر یہ دعوی کرنا کہ ایسا ایسا ہوگا یہ کفر نہیں ہے۔مثلاً عام طور پر بادل جب مغرب کی سمت سے آتے ہیں تو بارش ہوتی ہے تو اگر کوئی شخص بادلوں کو مغرب کی سمت سے آتا دیکھا کر کہے کہ میرے علم کے مطابق بارش ہونے والی ہے تو ایسا دعوی کفر نہیں کیونکہ محض اندازے کی بات ہے قطعی علم کا دعوی نہیں۔یہاں علماء کرام رحمتہ اللہ علیہم کے مسائل سے پتہ چلا کہ جس نے اللہ (عزوجل) کی کسی حرام کی ہوئی شے کو ظنی طور پر حلال ٹھہرایا تو اسے کافر نہ کہا جائے گا اسے تو صرف اس صورت میں کافر کہیں گے کے جب وہ حرام (قطعی) کو حلال یقین کرلے اور اسکی مثال وہ ہے جو قرطبی نے مسلم کی شرح میں ذکر کی ہے کہ غیب کا ظن جائز ہے جیسے نجومی اور ستاروں کا علم جاننے والے کا عادت اور..................

تو کیونکر۲۲؎ ممکن ہے کہ علماء باوصف ان تصریحات کے کہ ایک احتمال اسلام بھی نافیٔ کفر ہے۲۳؎ جہاں بکثرت احتمالاتِ اسلام موجود ہیں۔حکمِ کُفر لگائیں لاجرم۲۴؎ اس سے مراد ہی خاص احتمالِ کُفر ہے مثل اِدّعائے علمِ ذاتی ۲۵؎ وغیرہ، ورنہ یہ اقوال آپ ہی باطل ۲۶؎ اور ائمۂ کرام کی اپنی ہی تحقیقات عالیہ کے مخالف ہوکر خود ذاہب و زائل ۲۷؎ ہوں گے،اس کی تحقیق جامع الفصولین وردُّ المُحتارِ وحاشیہ علامہ نوح و ملتقط وفتاویٰ حجۃ وتاتارخانیہ مَجْمَعُ الْاَنْهُرِ وَحَدِیْقَۂ ندِیَہ وغیرہا کُتب میں ہے۔نصوص عبارات ۲۸؎ رسائل عِلمِ غَیب مثل اَللُّؤْلُؤُ الْمَکْنُوْنُ ۲۹؎ وغیرہا میں ملاحظہ ہوں ، وباللہ التوفیق ، یہاں صرف حدیقہ ندیہ شریف کے یہ کلمات شریفہ بس ہیں۳۰؎:

......تجربے کی وجہ سے کسی شے کے آئیندہ واقع ہونے کا ظن۔پس وہ سچا گمان ہے ہاں عِلمِ غَیب کا دعویٰ کرنا بُرا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ غیب کے ظن کا دعوی حرام ہے کفر نہیں جبکہ علم (غیب ذاتی یقینی) کا دعوی کفر ہے ۔بحر میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ کیا تو نہیں دیکھتا کہ علماء کرام رحمتہ اللہ نے فرمایا کہ حالتِ احرام میں نکاح کرنے والا اگر اسکے حلال ہونے کا ظن رکھے تو اسے حدِ (زنا) نہ لگائی جائے گی البتہ کوئی دوسری چھوٹی سزا (تعزیر) دی جائے گی جسطرح ظھیر یہ وغیرہا میں ہے اور کسی ایک نے بھی یہ نہ کہا کہ اُسے کافر کہا جائے گا اور اسی طرح اسکی دوسری مثالیں ہیں۔۲۲؎ کسطرح ممکن ہے۔۲۳؎ یعنی ان وضاحتوں کے باوجود کہ کسی لفظ میں ایک اسلامی معنی بھی کفر کا حکم لگنے سے روک دے گا۔۲۴؎ یقیناً۔۲۵؎ اللہ کی عطاء کے بغیر خود بخود کسی شیٔ کو جان لینے کا دعوی کرنا۔۲۶؎ خود بخود غلط قرار پائیں گے یعنی وہ اقوال جن میں ارواح بزرگان دین اور ملائکہ کے غیب جاننے کا دعوی کرنے والوں پر حکم کفر ہے وہ حکم کفر کلعدم قرار پائے گا۔ ۲۷؎ ختم ہوجائیگا (یعنی حکم کفر ان علماء رحمتہ اللہ علیہم کی اپنی تحقیقات کے مخالف ہونے کی وجہ سے خود بخود ختم ہوجائے گا)۔۲۸؎ عبارتوں کے الفاظ۔۲۹؎ یہ ایک رسالہ ہے جس میں حضور (ﷺ) کے عِلمِ غَیب پر دلائل ہیں۔۳۰؎ کافی ہیں۔

جَمِيْعُ مَا وَقَعَ فِی کُتُبِ الْفَتَاوٰی مِنْ کَلِمَاتٍ صَرَّحَ الْمُصَنِّفُوْنَ فِیْهَا بِالْجَزْمِ بِالْکُفْرِیَکُوْنُ الْکُفْرُ فِیْهَا مَحْمُوْلاً عَلٰی اِرَادَةِ قَائِلِهَا مَعْنیً عَلَّلُوْا بِهِ الْکُفْرَ وَ اِذَا لَمْ تَکُنْ اِرَادَةُ قَائِلِهَا ذٰلِکَ فَلاَ کُفْرَ ۔ترجمہ:''یعنی کُتب فتاویٰ میں جتنے الفاظ پر حکم کُفر کا جزم کیا ہے ان سے مراد وہ صورت ہے کہ قائل نے اِن سے پہلوئے کُفر مُراد لیا ہو ورنہ ہرگز کُفر نہیں۔''

ضروری تنبیہ۳۱؎: احتمال وہ معتبر ہے جس کی گنجائش ہو۳۲؎، صَرِیح بات ۳۳؎ میں تاویل نہیں سنی جاتی ورنہ کوئی بات بھی کفر نہ رہے۔مثلاً زید نے کہا خُدا دو(۲) ہیں، اس میں یہ تاویل ہو جائے کہ لفظِ خُدا سے بحذفِ مضاف حکم خُدا مُراد ہے یعنی قضاء دو ہیں، مبرم و معلّق ۳۴؎، جیسے قُرآن عظیم میں فرمایا اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیَهُمُ اللّٰهُ اَیْ

۳۱؎ ضروری نوٹس۔۳۲؎ یعنی ایک لفظ کہہ کر اسکے وہی معنی مراد لے سکتے ہیں جو معنی اس لفظ کے واقعی بنتے بھی ہوں۔۳۳؎ یعنی واضح بات میں کوئی ایسا مطلب نہیں نکال سکتے جو اسکے عرفی مطلب کے خلاف ہو لفظ خدا کا مطلب ہے وہ ذات جو خود بخود ہو جسے کسی نے پیدا نہ کیا ہو تو اب اگر کوئی شخص کہے''میں خدا ہوں''یعنی خود آیا ہوں تو اسکا یہ دعوی نہیں مانا جائے گا اور اسے کافر کہا جائے گا کیونکہ شریعت میں لفظِ خدا سے معبود مراد ہے اور یہی معنی مشہور ہے تو اب کسی دور کے معنی کا دعوی قبول نہیں کیا جائے گا۔یونہی لفظ صلوۃ کا لفظی معنی سرین ہلانا بھی ہے تو اگر کوئی شخص کہے کہ قرآن میں اقیموا الصلوۃ سے مراد ڈانس کرتے رہو تو اسکی بکواس نہیں سنی جائے گی کیونکہ شریعت میں صلوۃ کا معنی ہے مخصوص طریقے سے نماز پڑھنا۔

۳۴؎ یعنی کہا کہ خدا دو ہیں تو قطعاً کافر ہے اسکا یہ قول نہیں مانا جائے گا کہ میرے قول میں خدا سے مراد حکم خدا ہے یعنی خدا کا حکم دو طرح سے ہے ایک وہ جو طے شدہ (مبرم) ہے اور دوسرا کسی شرط سے مشروط ہے۔

اَمْرُ اللّٰــہِ ۳۵؎ عمرو کہے میں رَسُول اللہ ہوں، اس میں یہ تاویل گڑھ لی جائے کہ لغوی معنی مراد ہیں ۳۶؎ یعنی خدا ہی نے اس کی روح بدن میں بھیجی، ایسی تاویلیں زِنْہار مَسْمُوْع نہیں ۳۷؎۔

شفاءشریف میں ہے اِدِّعَــاؤُهُ التَّــاوِيْـلَ فِىْ لَفْظٍ صَرَاحٍ لَاَ يَقْبَلُ ترجمہ ''صَرِیح لفظ میں تاویل کا دعویٰ نہیں سنا جاتا ۳۸؎۔

شرح شفاء قاری میں ہے هُوَ مَــرْدُوْدٌ عِنْدَ الْقَوَاعِدِ الشَّرْعِيَّةِ ترجمہ ''ایسا دعویٰ شریعت میں مردود ہے۔''

نسیم الریاض میں ہے لَا يُـلْـتَـفَـتُ لِـمِـثْلِهٖ وَ يُعَدُّ هِذْيَانًا۔ ترجمہ ''ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا ۳۹؎ ''اور ہذیان سمجھی جائے گی ۴۰؎۔''

۳۵؎ مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ آئے یعنی اللہ کا حکم تشریف لائے۔ ۳۶؎ (یعنی لفظی معنی کہ) اللہ نے مجھے بھیجا ہے ۳۷؎ ہرگز سننے کے قابل نہیں ہرگز نہ مانی جائیں گی۔ ۳۸؎ واضح لفظ سے اسکے ظاہری معنی ہی سمجھے جاتے ہیں ظاہری معنی کے خلاف مطلب لینے کا دعویٰ قابل قبول نہیں۔ مثلاً کوئی شخص کہے ''میں خدا ہوں پھر اسکی تاویل یہ کرے کہ میرا مطلب یہ تھا کہ میں خدا کا بندہ ہوں۔ تو اسکا دعویٰ درست نہیں مانا جائیگا۔ یونہی جو الفاظ عام بول چال یا شریعت میں کسی خاص معنی کیلئے بولے جاتے ہیں تو ان الفاظ سے وہی مطلب لیا جائے گا مثلاً کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا تجھے طلاق ہے تو اس سے طلاق ہی سمجھی جائے گی اور اگر وہ یہ دعویٰ کرے کہ طلاق سے میرا مطلب تھا کہ تیرے میکے جانے پہ پابندی نہیں تو آزاد ہے کیونکہ طلاق کا لفظی مطلب آزادی ہے تو اسکا یہ دعویٰ نہیں سنا جائے گا کیونکہ شریعت میں لفظ طلاق سے خاص معنی (نکاح کا خاتمہ) ہی مراد لئے جاتے ہیں چنانچہ اگر کسی نے حضور (ﷺ) کی شان میں ایسے الفاظ کہے جو توہین کیلئے بولے جاتے ہیں تو اس پر حکم کفر لگے گا چاہے انکا لفظی ترجمہ کچھ اور بنتا ہو۔ ۳۹؎ ایسے قول کی طرف بالکل توجہ نہ کی جائے گی۔ ۴۰؎ اور وہ تاویل بکواس سمجھی جائے گی۔

فتاویٰ خلاصہ وفصولِ عمادیہ جامع الفصولین وفتاویٰ ہندیہ وغیرہا میں ہے۔ وَاللَّفْظُ لِلْعَمَادِی قَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَوْ قَالَ بِالْفَارْسِیَّۃِ مَن پیغمبرم یُرِیْدُ بِہٖ من پیغام می برم یُکَفَّرُ ترجمہ ''یعنی اگر کوئی شخص اپنے آپ کو اللہ کا رَسُول یا پیغمبر کہے اور معنے یہ لے کہ میں پیغام لے جاتا ہوں، قاصد ہوں تو وہ کافِر ہوجائے گا'' یہ تاویل نہ سنی جائے گی، فَاحْفَظْ۔

مکرچہارُم

انکار، یعنی جس نے ان بدگویوں کی کتابیں نہ دیکھیں اس کے سامنے صاف مُکر جاتے ہیں [۱۴۱] کہ ان لوگوں نے یہ کلمات کہیں نہ کہے اور جو ان کی چھپی ہوئی کتابیں، تحریریں دکھا دیتا ہے۔ اگر ذی علم ہوا تو [۱۴۲] ناک چڑھا کر منہ بنا کر چل دئے یا آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بکمالِ بےحیائی صاف کہہ دیا کہ آپ معقول بھی کردیجئے تو میں وہی کہے جاؤں گا [۱۴۳] اور بیچارہ بےعلم ہوا تو اس سے کہہ دیا ان عبارتوں کا یہ مطلب نہیں اور آخر میں ہے کیا یہ در بطنِ قائل (یعنی ان عبارتوں کا مطلب تو کہنے والا ہی جانتا ہے)، اس کے جواب کو وہی آیتِ کریمہ کافی ہے کہ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَاقَالُوْا ط وَلَقَدْ قَالُوْا کَلِمَۃَ الْکُفْرِ وَکفروا بَعْدَ اِسْلَامِہِمْ (پارہ ۱۰، توبہ ۷۴) ''خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہ کہا

---

[۱۴۱] صاف انکار کردیتے ہیں۔ [۱۴۲] یعنی اگر ان گستاخوں کی عبارتوں کو دکھانے والا صاحب علم ہو تو یہ گستاخوں کے پیروکار، منہ بنا کر ناک چڑھا کر ڈھیٹ بن کر چلے جاتے ہیں۔ [۱۴۳] صاف انکار کردیتے ہیں۔

حالانکہ بے شک ضرور وہ یہ کفر کے بول بولے اور مسلمان ہوئے پیچھے، کافر ہوگئے۔ ۴۴؎

ع ہوتی آئی ہے کہ انکار کیا کرتے ہیں ۴۵؎

اِن لوگوں کی وہ کتابیں ۴۶؎ جن میں کلماتِ کُفر یہ ہیں مدتوں سے انہوں نے خود اپنی زندگی میں چھاپ کر شائع کیں اور ان میں بعض دو دوبار چھپیں مدتہا مدت ۴۷؎ سے علمائے اہلِسنت نے ان کے رد چھاپے، مواخذے ۴۸؎ کیئے وہ فتوے ۴۹؎ جس میں اللہ تعالیٰ (عزوجل) کو صاف صاف کاذب جھوٹا مانا ہے اور جس کی اصل مہری و دستخطی اس وقت تک محفوظ ہے اور اس کے فوٹو بھی لئے گئے جن میں سے ایک فوٹو کہ علمائے حرمین شریفین کو دکھانے کے لئے مع دیگر کتبِ دشنامیاں گیا تھا سرکار مدینہ طیبہ میں بھی موجود ہے۔

یہ تکذیبِ خدا کا ناپاک فتوی اٹھارہ برس ہوئے ربیع الاخر ۱۳۰۸ھ میں رسالہ صِیَانُ النّاسِ کے ساتھ مطبع حدیقۃُ العلوم میرٹھ میں مَعَ رد کے شائع ہوچکا ۵۰؎ پھر ۱۳۱۸ھ مطبع گلزار حسنی بمبئی میں اس کا اور مُفَصَّل رد ۵۱؎ چھپا، پھر ۱۳۲۰ھ میں پٹنہ عظیم آباد مطبع تحفہ حنفیہ میں اس کا اور قاہر رد ۵۲؎ چھپا اور فتوے دینے والا جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ میں مرا، اور مرتے دم تک ساکت رہا ۵۳؎ نہ یہ کہا

۴۴؎ ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے۔ ۴۵؎ یہ ان لوگوں کی پرانی عادت ہے کہ یہ لوگ انکار کردیتے ہیں یعنی کہہ کر مکر جاتے ہیں۔ ۴۶؎ یعنی براہین قاطعہ وحفظ الایمان وتحذیر الناس وکتب قادیانی وغیرہا فتوائے گنگوہی۔ ۴۷؎ بہت عرصے تک۔ ۴۸؎ باز پرس کی۔ پوچھ گچھ کی۔ ۴۹؎ براہین قاطعہ وحفظ الایمان۔ ۵۰؎ جواب کے ساتھ چھپ چکا ہے۔ ۵۱؎ تفصیلی جواب۔ ۵۲؎ زبردست جواب۔ ۵۳؎ مرنے تک خاموش رہا۔

کہ وہ فتوی میرا نہیں حالانکہ خود چھاپی ہوئی کتابوں سے فتوی کا انکار کر دینا سہل تھا نہ یہی بتایا کہ مطلب وہ نہیں جو علمائے اہلِ سنّت بتا رہے ہیں بلکہ میرا مطلب یہ ہے، نہ کُفر صَرِیح کی نسبت، کوئی سہل بات تھی جس پر التفات نہ کیا ۵۴؎۔ زید سے اس کا ایک مہری فتویٰ اس کی زندگی و تندرستی میں علانیہ نقل کیا جائے اور وہ قطعاً یقیناً صَرِیح کُفر ہو اور سالہا سال اس کی اشاعت ہوتی رہے، لوگ اس کا رد، چھاپا کریں، زید کو اس کی بناء پر کافِر بتایا کریں، زید اس کے بعد پندرہ برس جئے اور یہ سب کچھ دیکھے سنے اور اس فتویٰ کی اپنی طرف نسبت سے انکار اصلاً شائع نہ کرے بلکہ دم سادھے رہے یہاں تک کہ دم نکل جائے، کیا کوئی عاقل ۵۵؎ گمان کرسکتا ہے کہ اس نسبت سے اُسے انکار تھا ۵۶؎ یا اس کا مطلب کچھ اور تھا اور ان میں کے جو زندہ ہیں آج کے دم تک ساکت ہیں، نہ اپنی چھاپی کتابوں سے مُنکر ہو سکتے ہیں نہ اپنی دشناموں کا اور مطلب گھڑ سکتے ہیں۔

۱۳۲۰ھ میں ان کے تمام کفریات کا مجموع یکجائی رد ۵۷؎ شائع ہوا۔ پھر ان دشنامیوں کے متعلق، کچھ عمائدِ مسلمین علمی سوالات ان میں کے سرغنہ ۵۸؎ کے پاس لے گئے، سوالوں پر جو حالتِ سَرَاسیمگی ۵۹؎ بے حد پیدا ہوئی، دیکھنے والوں سے اس کی کیفیت پوچھیئے مگر اس وقت بھی ان تحریرات سے انکار ہو سکا نہ کوئی مطلب

۵۴؎ اور علماء اہلِ سنّت نے اسے کافِر کہا کیا یہ کوئی چھوٹی سی بات تھی جسکی طرف توجہ نہ کی؟ یعنی اسطرف لازمی طور پر توجہ کرنا چاہیے تھی مگر نہ کی۔ ۵۵؎ عقلمند سوچ سکتا ہے۔

۵۶؎ اسے اس فتوے کے اُسکا ہونے سے انکار تھا۔ ۵۷؎ تمام کفریات کا ایک ہی کتاب میں جواب چھپا۔

۵۸؎ گروگھنٹال یعنی تھانوی صاحب۔ ۵۹؎ گھبراہٹ وخوف۔

گڑھنے پر قدرت پائی ۶۰؎ بلکہ کہا تو یہ کہ ”میں مباحثہ کے واسطے نہیں آیا، نہ مباحثہ چاہتا ہوں، میں اس فن میں جاہل ہوں اور میرے اساتذہ بھی جاہل ہیں معقول بھی کردیجئے ۶۱؎ میں تو وہی کہے جاؤں گا۔“

وہ سوالات اوراس واقعہ کا مفصل ذکر بھی جبھی ۱۵ جمادی الآخرۃ ۱۳۲۳ھ کو چھاپ کر سرِ غنہ و اَتباع ۶۲؎ سب کے ہاتھ میں دے دیا گیا، اِسے بھی چوتھا سال ہے صدائے برنخاست ۶۳؎۔ ان تمام حالات کے بعد وہ انکاری مکر ایسا ہی ہے کہ سرے سے یہی کہہ دیجئے کہ اللہ ورسُول کو یہ دشنام دہندہ لوگ دنیا میں پیدا ہی نہ ہوئے، یہ سب بناوٹ ہے۔ اس کا علاج کیا ہوسکتا ہے، اللہ تعالیٰ (عزوجل) حیا دے۔

مکرِ پُنجم

جب حضرات کو کچھ بن نہیں پڑتی، کسی طرف مفر ۶۴؎ نظر نہیں آتی اور یہ توفیق اللہ واحِد قہّار نہیں دیتا کہ توبہ کریں اللہ تعالیٰ (عزوجل) اور محمد رسُول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان میں جو گستاخیاں بکیں، جو گالیاں دیں، ان سے باز آئیں جیسے گالیاں چھاپیں ان سے رجوع ۶۵؎ کا بھی اعلان دیں کہ رسُول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”اِذَا عَمِلْتَ سَیِّئَۃً فَاَحْدِثْ عِنْدَھَا تَوْبَۃً اَلسِّرَّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِیَّۃَ بِالْعَلَانِیَّۃِ“۔ ترجمہ: ”جب تو بدی کرے تو فوراً توبہ کر، خفیہ کی خفیہ اور علانیہ کی علانیہ“ (رواہ الامام احمد فی الزھد والطبرانی فی الکبیر

۶۰؎ کوئی دوسرا مطلب نہ بنا سکے۔ ۶۱؎ عقلاً ثابت بھی کردیں کہ میں غلط ہوں (استغفر اللہ یہ ہٹ دھرمی)۔ ۶۲؎ چیلوں۔ چمچوں۔ ۶۳؎ کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ ۶۴؎ بھاگنے یا فرار ہونے کی جگہ۔ بھاگنے کا راستہ۔ ۶۵؎ توبہ۔

والبیھقی فی الشعب عن معاذ بن جبل رضی تعالٰی عنه
بسند حسن جید)

اور بَحْوائے کریمہ ۶۶؎ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَیَبْغُوْنَہَا عِوَجًا
۶۷؎ راہِ خدا سے روکنا ضرور۔ ناچار ۶۸؎ عوام مسلمین کو بھڑکانے اور دن
دہاڑے ان پر اندھیری ڈالنے کو ۶۹؎ یہ چال چلتے ہیں کہ علمائے اہلِ سنّت کے
فتوائے تکفیر ۷۰؎ کا کیا اعتبار؟ یہ لوگ ذرہ ذرہ سی بات پر کافر کہہ دیتے ہیں، ان کی
مشین میں ہمیشہ کفر ہی کے فتوے چھپا کرتے ہیں۔ اسمٰعیل دہلوی کو کافر کہہ دیا......
مولوی اسحٰق صاحب کو کہہ دیا......مولوی عبدالحی صاحب کو کہہ دیا......، پھر جن کی حیا
اور بڑھی ہوئی ہے ۷۱؎ وہ اتنا اور ملاتے ہیں کہ معاذ اللہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب
کو کہہ دیا......شاہ ولی اللہ صاحب کو کہہ دیا......حاجی اِمداد اللہ صاحب کو کہہ دیا......
مولانا شاہ فضل الرحمٰن صاحب کو کہہ دیا...... پھر جو پورے ہی حدِ حیا سے اونچا گزر گئے
۷۲؎ وہ یہاں تک بڑھتے ہیں کہ عِیَاذًا بِاللّٰہ ۷۳؎ حضرت شیخ مجدد الف ثانی
رحمۃ اللہ علیہ کو کہہ دیا۔ غرض جسے جس کا زیادہ معتقد ۷۴؎ پایا اس کے سامنے اسی کا نام
لے دیا کہ انہوں نے اسے کافر کہہ دیا یہاں تک کہ ان میں کے بعض بزرگواروں نے
مولانا شاہ محمد حسین صاحب الٰہ آبادی مرحوم و مغفور سے جا کر جڑ دی ۷۵؎ کہ معاذ
اللہ حضرت سیدنا شیخ اکبر محی الدین عربی قدس سرہ کو کافر کہہ دیا۔ مولانا کو اللہ تعالٰی

۶۶؎ اس آیت طیبہ کے عین مطابق۔ ۶۷؎ (پارہ ۱۲، ھود ۱۹، ترجمہ: اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں
کجی (ٹیڑھا پن) چاہتے ہیں) ۶۸؎ بے بسی سے۔ ۶۹؎ دھوکہ دینے کیلئے۔ ۷۰؎ کفر کے فتووں۔
۷۱؎ جنکی حیا ختم ہو چکی ہوتی ہے۔ ۷۲؎ پورے ہی بے حیا ہو چکے ہیں ۷۳؎ اللہ کی پناہ۔
۷۴؎ عقیدت مند۔ ۷۵؎ جا کر جھوٹی چغلی لگا دی۔

(ﷺ) جنت عالیہ عطا فرمائے۔انہوں نے آیت کریمہ اِنۡ جَآءَکُمۡ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوۡۤا ۱۷۶ پر عمل فرمایا۔خط لکھ کر دریافت کیا جس پر یہاں سے رسالہ اِنۡجَاءُ الۡبَرِیۡ عَنۡ وَسۡوَاسِ الۡمُفۡتَرِیۡ لکھ کر ارسال ہوا اور مولانا نے مفتری کذاب پر لاحول شریف کا تحفہ بھیجا ۱۷۷ غرض ہمیشہ ایسے ہی افتراء اٹھایا کرتے ہیں ۱۷۸ جس کا جواب وہ ہے جو:

تُمھارا رب عزّوجلّ فرماتاھے:

اِنَّمَا یَفۡتَرِی الۡکَذِبَ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ

ترجمہ:۔ جھوٹے افتراء وہی باندھتے ہیں جو ایمان نہیں رکھتے۔

(پ۱۴،النحل۱۰۵)

اور فرماتا ہے:

فَنَجۡعَلۡ لَّعۡنَتَ اللّٰہِ عَلَی الۡکٰذِبِیۡنَ

ترجمہ:۔ ہم اللہ کی لعنت ڈالیں جھوٹوں پر۔ (پارہ۳،آلِ عمران۶۱)

مسلمانو! اس مکرِ سخیف ۱۷۹ و کیدِ ضعیف ۱۸۰ کا فیصلہ کچھ دُشوار نہیں، ان صاحبوں سے ثبوت مانگو کہ کہہ دیا کہہ دیا فرماتے ہو، کچھ ثبوت دکھاتے ہو، کہاں کہہ دیا؟ کس کتاب، کس رسالے، کس فتوے، کس پرچے میں کہہ دیا؟ ہاں ہاں ثبوت رکھتے ہو تو

---

۱۷۶ (ترجمہ کنزالایمان) اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لائے تو تحقیق کرلو' (پارہ۲۶،حجرات۶)

۱۷۷ یعنی حضرت نے اس جھوٹا الزام لگانے والے کذاب پر لاحول پڑھی۔

۱۷۸ جھوٹے الزام لگایا کرتے ہیں۔ ۱۷۹ کمزور اور ضعیف چالبازی۔ ۱۸۰ کمزور دھوکے۔

کس دن کے لئے اٹھار کھا ہے ۱۸۱؎ دکھاؤ اور نہیں دکھا سکتے اور اللہ جانتا ہے کہ نہیں دکھا سکتے تو دیکھو قرآن عظیم تُمہارے کذّاب ہونے کی گواہی دیتا ہے، مسلمانو!

تُمھارا رب عَزّوَجلّ فرماتاھے:

فَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَاللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۳﴾

ترجمہ: جب ثبوت نہ لاسکیں تو اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں۔(پارہ ۱۸، النور ۱۳)

مُسلمانو! آزمائے کو کیا آزمانا، بارہا ہو چکا ان حضرات نے بڑے زور شور سے یہ دعوے کئے اور جب کسی مسلمان نے ثبوت مانگا، فوراً پیٹھ پھیر گئے اور پھر منہ نہ دکھا سکے مگر حیا اتنی ہے کہ وہ رٹ، جو منہ کو لگ گئی ہے، نہیں چھوڑتے، اور چھوڑیں کیونکر کہ مرتا کیا نہ کرتا ۱۸۲؎، اب خدا اور رسُول کو گالیاں دینے والوں کے کفر پر پردہ ڈالنے کا آخری حیلہ یہی رہ گیا ہے کہ کسی طرح عوام بھائیوں کے ذہن میں جم جائے کہ علمائے اہل سنّت یونہی بلا وجہ لوگوں کو کافر کہہ دیا کرتے ہیں ایسا ہی ان دشنامیوں کو بھی کہہ دیا ہوگا۔ مُسلمانو! ان مفتریوں کے پاس ثبوت کہاں سے آیا؟ کہ من گھڑت کا ثبوت ہی کیا وَاَنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ كَیْدَ الْخَآئِنِیْنَ :۱۸۳؎ ان کا ادعائے باطل ۱۸۴؎ تو اِسی قدر سے باطل ہو گیا۔

تُمھارا رب عَزّوَجلّ فرماتاھے:

”قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ“

۱۸۱؎ کس دن کے انتظار میں وہ ثبوت سنبھال کر رکھا ہے۔ ۱۸۲؎ مرنے والا اپنی جان بچانے کیلئے سب کچھ کر گزرتا ہے۔ ۱۸۳؎ ترجمہ کنز الایمان اور بے شک اللہ تعالیٰ دغا بازوں کا مکر نہیں چلنے دیتا۔(پارہ ۱۲، یوسف آیت نمبر ۵۲) ۱۸۴؎ جھوٹا دعویٰ۔

ترجمہ: ''لاؤ اپنی برھان ۴۸۵ اگر سچے ہو'' (پارہ ۲۰، النمل ۶۴)

اس سے زیادہ کی ہمیں حاجت نہ تھی مگر بفضلہ تعالی ہم ان کی کذّابی ۴۸۶ کا وہ روشن ثبوت دیں کہ ہر مسلمان پر ان کا مُفتری ہونا آفتاب ۴۸۷ سے زیادہ ظاہر ہو جائے۔ ثبوت بھی بحمدہ تعالی (عزوجل) تحریری، وہ بھی چھپا ہوا، وہ بھی نہ آج کا، بلکہ سالہا سال کا، جن جن کی تکفیر کا اِتّہام ۴۸۸ علمائے اہلِ سنّت پر رکھا ان میں سب سے زیادہ گنجائش اگر ان صاحبوں کو ملتی تو اسمعیل دہلوی میں کہ بیشک علمائے اہلسنت نے اس کے کلام میں بکثرت کلمات کُفریہ ثابت کئے اور شائع فرمائے بایں ہمہ ۴۸۹ اولاً سُبْحَانُ السُّبُّوْحِ عَنْ عَیْبِ کِذْبٍ مَقْبُوْحٍ ۴۹۰، (۱۳۰۷ھ) دیکھئے کہ بار اول ۴۹۱ (۱۳۰۹ھ) میں لکھنؤ مطبع انوارِ محمدی میں چھپا جس میں بدلائل قاہرہ ۴۹۲ دہلوی مذکور ۴۹۳ اور اس کے اتباع پر پچھتر/ ۷۵ وجہ سے لزومِ کُفر ثابت کر کے ۴۹۴ صفحہ ۹۰ پر حکمِ اخیر یہی لکھا کہ علمائے محتاطین انہیں کافر نہ کہیں یہی صَواب ہے وَ ھُوَ الْجَوَابُ وَ بِہٖ یُفْتٰی وَ عَلَیْہِ الْفَتْوٰی وَ ھُوَ الْمَذْھَبُ وَ عَلَیْہِ الْاِعْتِمَادُ وَ فِیْہِ السَّلَامَۃُ وَ فِیْہِ السَّدُّ یعنی یہی جواب ہے اور اسی پر فتویٰ ہوا اور اسی پر فتویٰ ہے اور یہی ہمارا مذہب اور اسی پر اعتماد اور اسی میں سلامتی اور

---

۴۸۵ دلیل۔ گواہ۔ ۴۸۶ جھوٹا الزام، تہمت۔ ۴۸۷ سورج۔ ۴۸۸ الزام ۴۸۹ اسکے باوجود۔ ۴۹۰ سُبْحَانَ السُّبُّوْحِ عن عیب کِذْب مقبوح مجدد اعظم امام احمد رضا (رضی اللہ عنہ) کے ایک رسالے کا نام ہے جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اللہ (عزوجل) ہر طرح جھوٹ سے بَری ہے۔ ۴۹۱ پہلی مرتبہ۔ ۴۹۲ زبردست دلیلوں کے ساتھ ۴۹۳۔ یعنی اسمعیل دہلوی۔ ۴۹۴ یعنی پچھتر طرح سے کفر کا لازم ہونا ثابت کیا ہے۔

اسی میں استقامت۔ثانیاً اَلْکَوْکَبَۃُ الشَّہَابِیَۃُ فِیْ کُفْرِیَاتِ اَبِی الْوَہَابِیَۃِ ۴۹۵؎ دیکھئے جو خاص اسمعیل دہلوی اور اس کے متبعین ۴۹۶؎ ہی کے رد میں تصنیف ہوا اور بارِ اوّل شعبان ۱۳۱۶ھ میں عظیم آباد مطبع تحفۂ حنفیہ میں چھپا۔ جس میں نصوصِ جلیلۂ قرآنِ مجید واحادیثِ صحیحہ وتصریحاتِ ائمہ سے ۴۹۷؎ بحوالہ صفحات کتب معتمدہ ۴۹۸؎ اس پر ستر ۷۰ وجہ ۴۹۹؎ بلکہ زائد سے لزوم کُفر ۵۰۰؎ ثابت کیا اور بالآخر یہی لکھا (ص ۶۲) ہمارے نزدیک مقام احتیاط میں اِکفار سے کفِّ لسان ۵۰۱؎ ماخوذ و مختار ومناسب ۵۰۲؎ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ ۔ ثالثاً سَلُّ السُّیُوْفِ الْھِنْدِیَۃِ عَلٰی کُفْرِیَاتِ بَابَا اَلنَّجْدِیَۃِ ۱۳۱۲ھ ۵۰۳؎ دیکھئے کے صفر ۱۳۱۲ھ کو عظیم آباد میں چھپا، اس میں اسمعیل دہلوی اور اس کے متبعین پر بوجوہ قاہرہ لزوم کفر کا ثبوت دے کر صفحہ ۲۱، ۲۲ پر لکھا یہ حکم فقہی متعلق بہ کلمات سفہی تھا ۵۰۴؎ مگر اللہ تعالیٰ (عزوجل) کی بے شمار رحمتیں، بے حد برکتیں، ہمارے علمائے کرام پر کہ یہ کچھ دیکھتے۔اس طائفہ

۴۹۵؎ الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ، مجدد اعظم امام احمد رضا (رضی اللہ عنہ) کے ایک رسالے کا نام ہے۔
۴۹۶؎ شاگرد۔پیروکار۔چیلے۔ ۴۹۷؎ قرآن مجید واحادیث صحیحہ کی اور ائمہ کرام کی کھلی کھلی عبارتوں سے۔
۴۹۸؎ یعنی جن کتابوں پر علماء اہل سنت کا اعتماد ہے ان کتابوں کے صفحات کے حوالوں کے ساتھ۔ ۴۹۹؎ ستر طرح سے۔ ۵۰۰؎ کفر کا لازم ہونا۔ ۵۰۱؎ کافر کہنے سے زبان روکنا، خاموشی اختیار کرنا۔ ۵۰۲؎ پسندیدہ اور مناسب ہے یعنی ہم نے اسے کافر کہنے سے اپنی زبان کو روک رکھا ہے یہی ہم نے اختیار کیا ہے اور یہی مناسب ہے۔ ۵۰۳؎ ''سل السیوف الہندیہ علی کفریات بابا النجدیہ'' یہ بھی اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کا ایک مبارک رسالہ ہے۔ جس میں اسمٰعیل دہلوی کا رد ہے ۵۰۴؎ یعنی کفر کا یہ شرعی حکم ان بے وقوفانہ الفاظ کے متعلق تھا (ان الفاظ بولنے والے کو کافر نہیں کہا بلکہ کہا کہ یہ الفاظ کفریہ ہیں)۔

۵۰۵ کے پیر سے بات بات پر سچے مُسلمانوں کی نسبت حکمِ کفروشرک سنتے ہیں ۵۰۶، بااِیں ہمہ ۵۰۷ نہ شدتِ غضب دامنِ احتیاط ان کے ہاتھ سے چھڑاتی ہے، نہ قوتِ اِنتقام حرکت میں آتی ۵۰۸، وہ اب تک یہی تحقیق فرمارہے ہیں کہ لُزُوم واِلتزام میں فرق ہے اقوال کا کلِمہ کُفر ہونا اور بات، اور قائل کو کافِر مان لینا اور بات، ہم احتیاط برتیں گے، سکوت کریں گے، جب تک ضعیف ساضعیف احتمال ملے گا حُکمِ کُفر جاری کرتے ڈریں گے، اھ مختصرا۔

رابعاً اِزَالَۃُ الْعَارِبِحَجْرِ الْکَرَائِمِ عَنْ کِلَابِ النَّارِ دیکھئے کہ بار اول ۱۳۱۷ھ کو عظیم آباد میں چھپا، اس میں صفحہ ۱۰ پر لکھا ہم اس باب میں قول متکلمین ۵۰۹ اختیار کرتے ہیں ان میں جو کسی ضروریٔ دین کا مُنکِر نہیں نہ ضروریٔ دین ۵۱۰ کے کسی مُنکِر کو مسلمان کہتا ہے اُسے کافِر نہیں کہتے۔

خامساً اسمٰعیل دہلوی کو بھی جانے دیجئے، یہی دشنامی لوگ جن کے کفر پر اب فتوی دیا ہے جب تک ان کی صَرِیح دشنامیوں ۵۱۱ پر اطلاع نہ تھی، مسئلہ امکانِ کذب ۵۱۲ کے باعث ان پر اٹھتر ۷۸ وجہ سے لزومِ کفر ۵۱۳ ثابت

---

۵۰۵ گروہ۔ ۵۰۶ یعنی اسمٰعیل دہلوی اور اسکے چیلے بات بات پر سچے مسلمانوں کو کافر ومُشرِک ٹھہراتے ہیں علماءِ اسلام رحمتہ اللہ علیہم یہ سب سنتے اور برداشت کرتے ہیں۔ ۵۰۷ اسکے باوجود۔ ۵۰۸ یعنی اسمٰعیل دہلوی سچے مسلمانوں کو بات بات پر کافر کہتا ہے لیکن علماءِ اہلِ سنّت اسکے باوجود نہ تو کوئی انتقامی کاروائی کرتے ہیں اور نہ غصے کی شدت میں احتیاط کو ترک فرماتے ہیں (کہ اسے بلا وجہ کافر قرار دیتے)۔ ۵۰۹ مسلمان علماء کا ایسا گروہ جو عقائد پر منطقی انداز میں بحث کرتا ہے۔ ۵۱۰ ضرورت دین (اسکی وضاحت ہو چکی ہے)۔ ۵۱۱ کھلم کھلا گالیوں پر۔ ۵۱۲ یعنی اللہ عزوجل سے جھوٹ ممکن ہے یا نہیں۔......

کر کے۵۱۴؎ سُبْحَانَ السُّبُّوحِ میں بالآخر صفحہ ۸۰ طبع اول پر یہی لکھا کہ حاشاللہ ۵۱۵؎ حاشاللِہ ہزار ہزار بار حاش لِلہِ میں ہرگز ان کی تکفیر ۵۱۶؎ پسند نہیں کرتا، ان مقتدیوں ۵۱۷؎ یعنی مُدَّعِیانِ جدید ۵۱۸؎ کو تو ابھی تک مسلمان ہی جانتا ہوں اگر چہ ان کی بدعت وضلالت ۵۱۹؎ میں شک نہیں اور امام الطائفہ (اسمٰعیل دہلوی) کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے نبی (ﷺ) نے اہل لاالٰہ الااللہ ۵۲۰؎ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہِ کفر، آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہوجائے ۵۲۱؎ اور حکم اسلام کے لئے اصلاً کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے۔۵۲۲؎ فَاِنَّ الْاِسْلَامَ یَعْلُوْ وَلَا یُعْلٰی عَلَیْہِ ۵۲۳؎۔

مسلمانو! مسلمانو! تمہیں اپنا دین وایمان اور روزِ قیامت وحضورِ بارگاہ رحمٰن

۵۱۳؎ ایسے کلمات جن کو بولنے سے انسان کافر ہوجاتا ہے ان کلمات کے بارے میں یوں کہا جاتا ہے کہ ''ان کلمات کا اعتقاد اور یقین رکھنا کفر ہے'' اسے لزوم کفر کہتے ہیں یعنی کفر کا لازم ہونا۔ لزوم کفر میں ان کلمات کو تو کفریہ کہا جاتا ہے لیکن انکے کہنے والے کے متعلق نام لیکر یا اشارہ کر کے کفر کا فتویٰ صادر نہیں کیا جاتا جبکہ اِلتِزام کفر میں اس شخص کو کافر قرار دیا جاتا ہے جس نے وہ کفریہ کلمات کہے گویا آسان الفاظ میں یوں سمجھ لیں کہ لزوم کفر، کفریہ کلمات کو کفریہ قرار دینا ہے اور اِلتِزام کفر کفریہ کلمات کہنے والے کو کافر قرار دینا ہے۔ ۵۱۴؎ اٹھتر طریقوں سے اس (گنگوہی وانبیٹھوی) کے کلمات کو کفریہ ثابت کر کے۔ ۵۱۵؎ خدا کی قسم ہرگز نہیں ۵۱۶؎ کافر کہنا۔ ۵۱۷؎ جیسے تھانوی صاحب کہ محمد رسول (ﷺ) کی جناب میں ان کی سخت گالی ۱۳۱۹ھ میں چھپی اس سے پہلے اپنے آپ کو سنی ظاہر کرتے بلکہ ایک وقت وہ تھا کہ مجلس میلاد مبارک میں شریک اہل اسلام ہوتے۔ ۵۱۸؎ نئے سرے سے یہ دعویٰ کرنے والے کہ اللہ (عزوجل) جھوٹ بول سکتا ہے یعنی گنگوہی اور انبیٹھوی۔ ۵۱۹؎ دین میں بری بات ایجاد کرنے اور گمراہ ہونے میں تو شک نہیں ہے۔ ۵۲۰؎ کلمہ پڑھنے والوں کو کافر کہنے سے منع فرمایا ہے۔ ۵۲۱؎ یعنی مکمل طور پر یقین نہ ہوجائے کہ یہ شخص کافر ہوچکا ہے۔ ۵۲۲؎ یعنی اس شخص کو مسلمان قرار دینے کیلئے کوئی ذرا سی گنجائش بھی باقی نہ رہے۔ ۵۲۳؎ اس لئے کہ اسلام غالب ہے مغلوب نہیں تو جب تک اسلام کا کوئی چھوٹے سے چھوٹا معنیٰ اسلامی اسکے کلام میں ہو کفر کا حکم نہ دیں گے۔

یاددلا کر اِستِفسَار رہے۵۲۴ کہ جس بندۂ خدا کی دربارۂ تکفیر۵۲۵ یہ شدید احتیاط یہ جلیل تصَرِیحات ۵۲۶ اُس پر تکفیر، تکفیر کا اِفتِراء۵۲۷ کتنی بے حیائی، کیسا ظلم، کتنی گھنونی، ناپاک بات، مگر محمد رَسُول (ﷺ) فرماتے ہیں اور وہ جو کچھ فرماتے ہیں قطعاً حق فرماتے ہیں اِذَا لَمْ تَسْتَحِیْ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ جب تجھے حیا نہ رہے تو جو چاہے کر:

بے حیا باش و آنچہ خواہی کن ۵۲۸

مسلمانو یہ روشن ظاہر واضح قاہر عبارات تمہارے پیش نظر۵۲۹ ہیں جنہیں چھپے ہوئے دس۱۰ دس۱۰ اور بعض کو سترہ ۱۷ اور تصنیف کو انیس ۱۹ سال ہوئے (اور ان دشنامیوں کی تکفیر تو اب چھ سال یعنی ۱۳۲۰ھ سے ہوئی ہے (جب سے المعتمد المستند چھپی) ان عبارات کو بغور نظر فرماؤ اور اللہ و رَسُول (عزوجل و ﷺ) کے خوف کو سامنے رکھ کر انصاف کرو یہ عبارتیں فقط ان مُفتَریوں کا افتراء ہی رد نہیں کرتیں بلکہ صراحۃً صاف صاف شہادت دے رہی ہیں کہ ایسی عظیم احتیاط والے نے۵۳۰ ہرگز ان دشنامیوں کو کافر نہ کہا جب تک یقینی، قطعی، واضح، روشن، جلی طور سے ان کا صَرِیح

---

۵۲۴ یعنی یہ بندۂ خدا (اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ کا اپنی طرف اشارہ ہے) تمہیں یاد دلاتا ہے کہ قِیامَت آئیگی اور اللہ (عزوجل) کی بارگاہ میں حاضر ہونا پڑے گا اس دن کو یاد کر کے بتاؤ کہ۔ ۵۲۵ کسی کو کافر کہنے کے بارے میں۔ ۵۲۶ مُصنّف کتاب مجدد عظیم امام احمد رضا رضی اللہ عنہ نے کتنی واضح عبارتیں لکھیں کہ ہم انہیں کافر کہنا پسند نہیں کرتے جب تک کہ مجبور نہ ہو جائیں۔ ۵۲۷ یعنی مجھ پر یہ الزام لگانا کہ فلاں کو کافر کہہ دیا فلاں کو کافر کہلا دیا کتنی بے حیائی کیسا ظلم اور کتنی گندی بات ہے۔ ۵۲۸ بے حیا ہو جا اور جو چاہے کر۔ ۵۲۹ سامنے ہیں۔ ۵۳۰ یعنی اعلیٰحضرت (رضی اللہ عنہ) اپنے بارے میں فرماتے ہیں کہ میں نے ان گالی بکنے والوں کو اس وقت تک کافر نہ کہا اور جب تک کہ صاف واضح اور یقینی طور پر انکا کفر سورج......

کُفر آفتاب سے زیادہ ظاہر نہ ہولیا جس میں اصلاً، اصلاً، ہرگز، ہرگز گنجائش ،کوئی تأویل نہ نکل سکی کہ آخر یہ بندۂ خدا وہی تو ہے جوانکے اکابر پرستر/۷۰، ستر/۷۰ وجہ سے لزومِ کُفر کاثبوت دے کر یہی کہتا ہے کہ ہمیں ہمارے نبی (ﷺ) نے اہلِ لاالٰہ الااللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک کہ وجہِ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہوجائے اور حکم اسلام کے لئے اصلاً کوئی ضعیف سا ضعیف مُحْمل باقی نہ رہے۔

یہ بندۂ خدا وہی تو ہے جوخود ان دشنامیوں کی نسبت (جب تک ان کی دشنامیوں پر اطلاعِ یقینی نہ ہوئی تھی) اٹھتر ۷۸ وجہ سے بحکمِ فقہائے ِکرام لزومِ کفر کا ثبوت دے کر یہی لکھ چکا تھا کہ ہزار ہزار بار حاش للہ، میں ہرگز انکی تکفیر پسند نہیں کرتا۔ جب کیاان سے کوئی ملاپ تھا اب رنجش ہوگئی ؟ جب ان سے جائداد کی کوئی شرکت نہ تھی اب پیدا ہوئی ؟ حاشاللہِ مُسلمانوں کا علاقۂ محَبّت وعداوت ،صرف محَبّت وعداوتِ خدا ورسُول (عزوجل و ﷺ) ہے، جب تک ان دشنام دہوں سے دشنام صادر نہ ہوئی یا اللہ ورسُول (عزوجل و ﷺ) کی جناب میں ان کی دشنام نہ دیکھی سنی تھی، اس وقت تک کلِمہ گوئی کا پاس لازم تھا ۵۳۱ ؎، غایت احتیاط سے کام لیا ۵۳۲ ؎ حتیٰ کہ فقہائے کرام کے حکم سے طرح طرح ان پر کفر لازم تھا مگر احتیاطاً ان کا ساتھ نہ دیا اور متکلمین عظام کا مسلک اختیار کیا۔ جب صاف صَرِیح انکارِ ضروریاتِ دین ودشنام دہیِ ربّ العلمین وسید المرسلین (عزوجل و ﷺ) آنکھ سے دیکھی ۵۳۳ ؎ تو اب بے تکفیر

سے زیادہ ظاہر نہ ہوگیا۔ اس وقت تک انکو کافِر کہنے میں احتیاط برتی۔ ۵۳۱ ؎ یعنی انکے کلِمہ پڑھنے کا لحاظ کرنا ضروری تھا۔ ۵۳۲ ؎ انتہائی احتیاط کی۔ ۵۳۳ ؎ یعنی جب اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ یہ لوگ ضروریات دین کا انکار کرتے ہیں مثلاً آقا (ﷺ) کو آخری نبی نہیں مانتے اور اللہ (عزوجل) اور سرکار (ﷺ) کو گالیاں دیتے ہیں مثلاً اللہ (عزوجل) کو معاذ اللہ جھوٹا کہا اور آقا (ﷺ) کو علم میں شیطان سے کم اور جانوروں کے برابر بتایا معاذ اللہ

چارہ نہ تھا ۵۳۴؎ کہ اکابر ائمہ دین کی تصریحیں ۵۳۵؎ سن چکے کہ من شک فی عذابہ و کفرہ فقد کفر: ترجمہ ''جو ایسے کے معذب وکافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔'' اپنا اور اپنے بھائیوں عوام اہلِ اسلام کا ایمان بچانا ضروری تھا لاجرم حکمِ کفر دیا ۵۳۶؎ اور شائع کیا وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ۔ (ترجمہ: اور یہی ظالموں کی سزا ہے۔)

تُمھارا رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ھے:

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿۸۱﴾

ترجمہ:۔ کہدو کہ آیا حق اور مِٹا باطل، بے شک باطل کو ضرور مٹنا ہی تھا

(پارہ ۱۵، بنی اسرائیل ۸۱)

اور فرماتا ہے: لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ

ترجمہ کنز الایمان: ''دین میں کچھ جبر نہیں ۵۳۷؎ بے شک خوب جدا ہوگئی ہے نیک راہ گمراہی سے'' ۵۳۸؎۔ (پارہ ۳، البقرۃ ۲۵۶)

یہاں چار مرحلے تھے: (۱)۔ جو کچھ ان دشنامیوں نے لکھا، چھاپا ضرور وہ اللہ ورسول جل وعلا (ﷺ) کی توہین ودشنام تھا۔ (۲)۔ اللہ ورسول جل وعلا (ﷺ) کی توہین کرنیوالا کافر ہے۔ (۳)۔ جو انہیں کافر نہ کہے، جو ان کا پاس لحاظ

۵۳۴؎ تو اب کافر کہنا ضروری تھا۔ ۵۳۵؎ بڑے بڑے علماء دین رحمۃ اللہ علیہم کی کھلم کھلا وضاحتیں سن چکے کہ جو انکے کافر ہونے اور عذاب کا مستحق ہونے میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔ ۵۳۶؎ تو یقیناً انہیں کافر کہا۔ اور یہی ظالموں کا بدلہ ہے۔ ۵۳۷؎ کچھ زبردستی نہیں۔ ۵۳۸؎ حق کا راستہ گمراہی کے راستے سے صاف (وواضح) الگ ہوگیا ہے۔

رکھے جوان کی اُستادی یا رشتے یا دوستی کا خیال کرے وہ بھی ان میں سے ہے، ان ہی کی طرح کافر ہے، قِیامَت میں ان کے ساتھ ایک رسی میں باندھا جائے گا۔(۴)۔ جو عُذرو مَکر، جُہّال وضُلّال ۵۳۹ یہاں بیان کرتے ہیں سب باطل ونا روا اور ☆ پادَر ہَوا ۵۴۰ ہیں۔ یہ چاروں بحمد اللہ تعالی بروجہ اعلیٰ ۵۴۱ واضح روشن ہو گئے جن کے ثبوت قُرآنِ عظیم ہی کی آیات کریمہ نے دیئے۔ اب ایک پہلو پر جنت و سعادت سَرمَدی، دوسری طرف شقاوت ۵۴۲ وجَہَنَّم ابدی ۵۴۳ ہے، جسے جو پسند آئے اختیار کرے مگر اتنا سمجھ لو کہ محمد رسُول اللہ (ﷺ) کا دامن چھوڑ کر زید وعمرو ۵۴۴ کا ساتھ دینے والا کبھی فلاح نہ پائے گا ۵۴۵، باقی ہدایت ربُ العزت کے اختیار میں ہے۔

بات بحمد اللہ تعالی (عَزَّ وَجلَّ) ہر ذی علم مسلمان کے نزدیک اعلیٰ بدیہیات سے تھی ۵۴۶ مگر ہمارے عوام بھائیوں کو مُہریں دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے، مہریں علمائے کرام حرمین طیبین ۵۴۷ اسے زائد کہاں کی ہوں گی جہاں سے دین کا آغاز ہوا اور بحکم احادیثِ صحیحہ کبھی وہاں شیطان کا دَور دورہ ۵۴۸ نہ ہوگا لہذا اپنے بھائیوں کی

---

۵۳۹ جاہل اور گمراہ لوگ۔ ☆ غلط و ناجائز و بے کار۔ ۵۴۰ کمزور۔ ۵۴۱ اچھے طریقے سے بہترین طریقے سے۔ ۵۴۲ بدبختی۔ ۵۴۳ ہمیشہ کیلئے جہنم کا عذاب۔ ۵۴۴ یہ نام مثال کے طور پر استعمال کیئے جاتے ہیں یہاں ان سے گستاخ مراد ہیں۔ ۵۴۵ کامیابی نہ پائے گا۔ ۵۴۶ یعنی اتنی زیادہ واضح تھی کہ جس کے سمجھنے کے لئے کسی دلیل وغیرہ کی بالکل ضرورت نہیں تھی۔ بدیہی اسے کہتے ہیں جو اتنا واضح ہو کہ سمجھنے کیلئے دلیل کی ضرورت نہ پڑے مثلاً دن کے وقت سورج ہوتا ہے رات کے وقت سورج سامنے نہیں ہوتا، برف ٹھنڈی ہے، آگ گرم ہے، وغیرہا، بدیہی کی جمع بدیہیات۔ ۵۴۷ مکۃ المکرّمہ و مدینہ شریف کے علماء کرام رحمتہ اللہ علیہم۔ ۵۴۸ خاص و عام پر مکمل کنٹرول۔

زیادتِ اطمینان ۵۴۹ کو مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے علمائے کرام و مفتیانِ عِظام ۵۵۰ کے حُضور فتویٰ پیش ہوا جس خوبی و خوش اُسلوبی ۵۵۱ و جوشِ دینی سے ان عمائدِ اسلام ۵۵۲ نے تصدیقیں فرمائیں بحمد اللہ تعالیٰ (عزوجل) کتاب مستطاب ۵۵۳ ''حُسَامُ الْحَرَمَیْنِ عَلٰی مَنْحَرِ الْکُفْرِ وَ الْمَیْنِ'' میں گرامی بھائیوں کے پیشِ نظر اور ہر صفحہ کے مُقابِل سلیس اردو ۵۵۴ میں اس کا ترجمہ مبین احکام ۵۵۵ و تصدیقاتِ اَعلام ۵۵۶ جلوہ گر۔

الٰہی! اسلامی بھائیوں کو قُبولِ حق کی توفیق عطا فرما اور ضد و نفسانیت ۵۵۷ یا تیرے اور تیرے حبیب (ﷺ) کے مُقابِل، زید و عمرو کی حمایت سے بچا صدقہ محمد رَسُول اللہ (ﷺ) کی وجاہت کا ۵۵۸، آمین، آمین، آمین۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَاَفْضَلُ الصَّلاۃِ وَاَکْمَلُ السَّلامِ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ حِزْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اٰمِیْنَ

---

۵۴۹ مکمل طور پر تسلی کرنے کیلئے۔ ۵۵۰ بڑے بڑے مفتی حضرات کے سامنے۔ ۵۵۱ اچھے طریقے سے۔ ۵۵۲ بزرگانِ دین، اسلام کے بڑے بڑے علماء رحمۃ اللہ علیہم۔ ۵۵۳ فائدہ مند و مبارک کتاب۔ ۵۵۴ آسان اردو میں۔ ۵۵۵ واضح احکامات۔ صاف کھلی باتیں۔ ۵۵۶ علماء کرام کی تصدیقات۔ ۵۵۷ نفس کی پیروی کرنا اور ہٹ دھرمی سے کام لینا۔ ۵۵۸ بزرگی، مرتبے کا۔ ''اور تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اور ہمارے سردار محمد (ﷺ) اور انکی آل اور اصحاب اور امت پر افضل درود اور اکمل سلام ہو۔ ''امین''

عرب وعجم کے اُن علماء کرام کے اسماء جنہوں نے امام اہلسنت (رضی اللہ عنہ) کے تکفیری فتویٰ کی تصدیق فرمائی:

اسمائے علمائے حرمین طیبین

۱۔شیخ علمائے مکّہ مفتی شافعیہ مولٰنا شیخ محمد سعید بابُصَیل رحمۃ اللہ علیہ
۲۔شیخ خطباء وائمہ مکّہ معظّمہ مولٰنا شیخ احمد ابوالخیر میرداد رحمۃ اللہ علیہ
۳۔ناصر سُنَن فتنہ شکن سابق مفتی مولٰنا علامہ صالح کمال رحمۃ اللہ علیہ
۴۔صاحب رفعت وافضال مولٰنا شیخ علی بن صدیق کمال رحمۃ اللہ علیہ
۵۔بقیۃ الاکابر عمدۃ الاواخر جلوہ گاہِ نورِ مطلق مولٰنا شیخ محمد عبدالحق مہاجر الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ
۶۔محافظ کتب خانہ حرم حضرت علامہ مولٰنا سیّد اسمٰعیل خلیل رحمۃ اللہ علیہ
۷۔صاحبِ علم حکم مولٰنا سیّد ابو حسین مرزوقی رحمۃ اللہ علیہ
۸۔سرشکن اہل مکر وکید مولٰنا شیخ عمر بن ابی بکر باجنید رحمۃ اللہ علیہ
۹۔سابق مفتی مالکہ مولانا شیخ عابد بن حسین مالکی رحمۃ اللہ علیہ
۱۰۔فاضل ماہر کامل مولٰنا شیخ علی بن حسین مالکی رحمۃ اللہ علیہ
۱۱۔ذوالجلال والزین مولٰنا شیخ جمال بن محمد بن حسین رحمۃ اللہ علیہ
۱۲۔نادرروزگار مولٰنا شیخ اسعد بن احمد دہّان مدرس حرم شریف رحمۃ اللہ علیہ
۱۳۔یکتائے روزگار مولٰنا شیخ عبدالرحمٰن دہّان رحمۃ اللہ علیہ
۱۴۔مدرس مدرسۂ صولتیہ مولانا محمد یوسف افغانی رحمۃ اللہ علیہ
۱۵۔اَجَلّ خلفائے حاجی امداد اللہ صاحب مولانا شیخ احمد مکّی امدادی مدرس مدرسہ احمدیہ رحمۃ اللہ علیہ
۱۶۔عالم عامل فاضل کامل مولانا محمد یوسف خیاط رحمۃ اللہ علیہ
۱۷۔والامنزلت بلند رفعت حضرت مولانا محمد صالح بن محمد بافضل رحمۃ اللہ علیہ
۱۸۔صاحب فیض یزدانی مولانا حضرت عبدالکریم ناجی واغستانی رحمۃ اللہ علیہ
۱۹۔فاضل کامل حضرت مولٰنا شیخ سعید بن محمد یمانی رحمۃ اللہ علیہ
۲۰۔فاضل کامل حامد احمد محمد جدوای رحمۃ اللہ علیہ
۲۱۔مفتی حنفیہ حضرت سیّدنا ومولانا تاج الدین الیاس مفتی مدینہ طیبہ رحمۃ اللہ علیہ
۲۲۔عمدۃ العلماء افضل الافاضل سابق مفتی مدینہ طیّبہ عثمٰن بن عبدالسلام داغستانی رحمۃ اللہ علیہ
۲۳۔فاضل کامل شیخ مالکیہ سیّد شریف مولانا سید احمد جزائری رحمۃ اللہ علیہ
۲۴۔صاحب فیض ملکوتی حضرت مولانا خلیل بن ابراہیم خربوتی رحمۃ اللہ علیہ

۲۵۔صاحب خوبی ونکوئی شیخ الدلائل مولانا سیّد محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

۲۶۔عالم جلیل فاضل عقیل مولانا محمد بن احمد عمری رحمۃ اللہ علیہ

۲۷۔ماہر علاّمہ صاحب عزوشرف حضرت مولٰنا سیّد عباس جلیل محمد رضوان شیخ دلائل رحمۃ اللہ علیہ

۲۸۔فاضل کامل العقل مولانا عمر بن حمدان محرسی رحمۃ اللہ علیہ

۲۹۔فاضل کامل عالم عامل مولٰنا سیّد محمد بن مدنی دیداوی رحمۃ اللہ علیہ

۳۰۔مدرس حرم مدینہ طیّبہ مولٰنا شیخ محمد بن سوسی خیاری رحمۃ اللہ علیہ

۳۱۔مفتی شافعیہ مولانا سیّد شریف احمد برزنجی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

۳۲۔فاضل مولانا حضرت مولٰنا محمد عزیز وزیر مالکی مغربی اندلسی مدنی تونسی رحمۃ اللہ علیہ

۳۳۔شیخ فاضل مولٰنا عبدالقادر توفیق شلبی رحمۃ اللہ علیہ

اسمائے علمائے پاک وہند

۱۔حضرت علامہ مولانا اولادِ رسُول محمد میاں برکاتی رحمۃ اللہ علیہ

۲۔حضرت علامہ مولانا اسمٰعیل حسن احمدی برکاتی رحمۃ اللہ علیہ

۳۔حضرت علامہ مولانا مصطفٰی رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

۴۔حضرت علامہ مولانا رحم الٰہی رحمۃ اللہ علیہ

۵۔حضرت علامہ مولانا حامد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

۶۔حضرت علامہ مولانا محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

۷۔حضرت علامہ مولانا محمد حسنین رضا رحمۃ اللہ علیہ

۸۔حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم رضا رحمۃ اللہ علیہ

۹۔حضرت علامہ مولانا سردار علی رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۔حضرت علامہ مولانا محمد اقدس علی رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۔حضرت علامہ مولانا احسان علی رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۔حضرت علامہ مولانا محمد نور الھدیٰ رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۔حضرت علامہ مولانا عبدالرؤف رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۔حضرت علامہ مولانا سیّد غلام محی الدین رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۔حضرت علامہ مولانا غلام معین الدین رحمۃ اللہ علیہ

۱۶۔حضرت علامہ مولانا صدیق اللہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۷۔حضرت علامہ مولانا محمد نور رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۔حضرت علامہ مولانا مختار احمد رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۔حضرت علامہ مولانا غلام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۔حضرت علامہ مولانا محمد شرف الدین اشرف رحمۃ اللہ علیہ

۲۱۔حضرت علامہ مولانا حسین الدین رحمۃ اللہ علیہ

۲۲۔حضرت علامہ مولانا عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ

۲۳۔حضرت علامہ مولانا شاہد الحق رحمۃ اللہ علیہ

۲۴۔حضرت علامہ مولانا محمد ابرار حسن رحمۃ اللہ علیہ

۲۵۔حضرت علامہ مولانا سلطان احمد رحمۃ اللہ علیہ

۲۶۔حضرت علامہ مولانا وزیر احمد خان رحمۃ اللہ علیہ

۲۷۔حضرت علامہ مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ

۲۸۔حضرت علامہ مولانا محمد محبوب علی رحمۃ اللہ علیہ

۲۹۔حضرت علامہ مولانا حشمت علی رحمۃ اللہ علیہ

۳۰۔حضرت علامہ مولانا احمد اشرف القادری رحمۃ اللہ علیہ

۳۱۔حضرت علامہ مولانا السید محمد الاشرفی رحمۃ اللہ علیہ

۳۲۔حضرت علامہ مولانا افضل الدین البہاری رحمۃ اللہ علیہ

۳۳۔حضرت علامہ مولانا معین الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ

۳۴۔حضرت علامہ مولانا السید محی الدین الاشرفی رحمۃ اللہ علیہ

۳۵۔حضرت علامہ مولانا سید حبیب اشرفی رحمۃ اللہ علیہ

۳۶۔حضرت علامہ مولانا فقیر محمد سلیمٰن اگر پوری رحمۃ اللہ علیہ

۳۷۔حضرت علامہ مولانا عبد الباقی محمد برھان الحق القادری الرضوی رحمۃ اللہ علیہ

۳۸۔حضرت علامہ مولانا العلامہ المفتی محمد عبد السلام ضیاء صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

۳۹۔حضرت علامہ مولانا المفتی جماعت علی رحمۃ اللہ علیہ

۴۰۔حضرت علامہ مولانا مفتی محمد حسین قادری رحمۃ اللہ علیہ

۴۱۔حضرت علامہ مولانا محمد کرم الٰھی بی۔اے رحمۃ اللہ علیہ

۴۲۔حضرت علامہ مولانا مفتی خان محمد رحمۃ اللہ علیہ

۴۳۔حضرت علامہ مولانا مفتی محمد کامران رحمۃ اللہ علیہ

۴۴۔حضرت علامہ مولانا ابو العلی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ

۴۵۔حضرت علامہ مولانا امتیاز احمد انصاری رحمۃ اللہ علیہ

۴۶حضرت علامہ مولانا محمد عبد المجید رحمۃ اللہ علیہ

۴۷۔حضرت علامہ مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ
۴۸۔حضرت علامہ مولانا مفتی محمد حامد علی رحمۃ اللہ علیہ
۴۹۔حضرت علامہ مولانا غلام محی الدین احمد بلیاوی رحمۃ اللہ علیہ
۵۰۔حضرت علامہ مولانا احمد حسین رامپوری رحمۃ اللہ علیہ
۵۱۔حضرت علامہ مولانا قاضی محمد احسان الحق نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
۵۲۔حضرت علامہ مولانا احمد مختار صدیقی رحمۃ اللہ علیہ
۵۳۔حضرت علامہ مولانا محمد عظیم اللہ علمی رحمۃ اللہ علیہ
۵۴۔حضرت علامہ مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد رضوی قادری رحمۃ اللہ علیہ
۵۵۔حضرت علامہ مولانا طصور حسام رحمۃ اللہ علیہ
۵۶۔حضرت علامہ مولانا محمد عبدالقدیر قادری رحمۃ اللہ علیہ
۵۷۔حضرت علامہ مولانا غلام زین العابدین سہسوانی رحمۃ اللہ علیہ
۵۸۔حضرت علامہ مولانا محمد فخرالدین بہاری پورنوری رحمۃ اللہ علیہ
۵۹۔حضرت علامہ مولانا اسدالحق مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ
۶۰۔حضرت علامہ مولانا محمد محسن رحمۃ اللہ علیہ
۶۱۔حضرت علامہ مولانا غلام معین الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ
۶۲۔حضرت علامہ مولانا غلام علی رحمۃ اللہ علیہ
۶۳۔حضرت علامہ مولانا الحافظ عبدالعزیز مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ
۶۴۔حضرت علامہ مولانا غلام سید الاولیاء محی الدین الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ
۶۵۔حضرت علامہ مولانا محمد نعیم الدین رحمۃ اللہ علیہ
۶۶۔حضرت علامہ مولانا عمر النعیمی رحمۃ اللہ علیہ
۶۷۔حضرت علامہ مولانا محمد عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ
۶۸۔حضرت علامہ مولانا ابومحمد دیدار علی رحمۃ اللہ علیہ
۶۹۔حضرت علامہ مولانا ابوالبرکات سید احمد سنی حنفی قادری رحمۃ اللہ علیہ
۷۰۔حضرت علامہ مولانا سید فضل حسین نقشبندی مجددی قادری رحمۃ اللہ علیہ
۷۱۔حضرت علامہ مولانا سید عبدالرزاق نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ
۷۲۔حضرت علامہ مولانا نورمحمد قادری رحمۃ اللہ علیہ
۷۳۔حضرت علامہ مولانا مفتی محم شاہ پوچھوی رحمۃ اللہ علیہ
۷۴۔حضرت علامہ مولانا عبدالغنی ھزاروی رحمۃ اللہ علیہ

۷۵۔حضرت علامہ مولانا محمد مقصود علی رحمۃ اللہ علیہ

۷۶۔حضرت علامہ مولانا حاجی احمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

۷۷۔حضرت علامہ مولانا عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ

۷۸۔حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم حنفی قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

۷۹۔حضرت علامہ مولانا محمد عبدالغفور رحمۃ اللہ علیہ

۸۰۔حضرت علامہ مولانا محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ

۸۱۔حضرت علامہ مولانا محمد نورالقمر رحمۃ اللہ علیہ

۸۲۔حضرت علامہ مولانا محمد حنیف حنفی رحمۃ اللہ علیہ

۸۳۔حضرت علامہ مولانا سلطان احمد رحمۃ اللہ علیہ

۸۴۔حضرت علامہ مولانا محمد نعیم الدین رحمۃ اللہ علیہ

۸۵۔حضرت علامہ مولانا عبدالحکیم آروی رحمۃ اللہ علیہ

۸۶۔حضرت علامہ مولانا محمد عبدالمجید رضوی رحمۃ اللہ علیہ

۸۷۔حضرت علامہ مولانا عبدالرحمٰن دربھنگوی رحمۃ اللہ علیہ

۸۸۔حضرت علامہ مولانا محمد حنیف رحمۃ اللہ علیہ

۸۹۔حضرت علامہ مولانا محمد نصیرالدین آروی رحمۃ اللہ علیہ

۹۰۔حضرت علامہ مولانا محمد غریب اللہ رحمۃ اللہ علیہ

۹۱۔حضرت علامہ مولانا محمد ظفرالدین قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

۹۲۔حضرت علامہ مولانا سید ارتضٰی حسین قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ

۹۳۔حضرت علامہ مولانا محمد اسماعیل محمود آبادی رحمۃ اللہ علیہ

۹۴۔حضرت علامہ مولانا محمد عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ

۹۵۔حضرت علامہ مولانا رشید احمد عرف صاجیجاں ملکیاوی رحمۃ اللہ علیہ

۹۶۔حضرت علامہ مولانا محمد عطاء الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ

۹۷۔حضرت علامہ مولانا محمد ولی الرحمٰن قادری رشیدی رحمۃ اللہ علیہ

۹۸۔حضرت علامہ مولانا محمد شفاء الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ

۹۹۔حضرت علامہ مولانا شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۰۔حضرت علامہ مولانا محمد رحیم بخش رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۱۔حضرت علامہ مولانا محمد حبیب الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۲۔حضرت علامہ مولانا فقیر عبدالکریم بلیاوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۳۔ حضرت علامہ مولانا عبدالحفیظ در بھنگوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۴۔ حضرت علامہ مولانا ابوالحسن مظفر پوری رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۵۔ حضرت علامہ مولانا غلام رسُول محمدی سنی رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۶۔ حضرت علامہ مولانا عبدالنبی المختار محمد یار فریدی رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۷۔ حضرت علامہ مولانا ابوالیاس امام الدین حنفی رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۸۔ حضرت علامہ مولانا سید میر حسین امام مسجد لوٹکی لدھاروی رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۹۔ حضرت علامہ مولانا محمد ابو یوسف محمد شریف الحق رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۰۔ حضرت علامہ مولانا السید فتح علیشاہ القادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۱۔ حضرت علامہ مولانا عبدالکریم جتوڑی رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۲۔ حضرت علامہ مولانا قاضی فضل احمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۳۔ حضرت علامہ مولانا محمد مظہر اللہ فتح پوردھلی رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۴۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبدالغزیز خطیب جامع مسجد لاھور مزنگ رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۵۔ حضرت علامہ مولانا گل محمد امام مسجد مرزا احمد دین رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۶۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۷۔ حضرت علامہ مولانا محمد خلیل الرحمٰن بہاری قادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۸۔ حضرت علامہ مولانا ابوالفضل محمد کرم دین رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۹۔ حضرت علامہ مولانا واعظ الاسلام احمد دین رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۰۔ حضرت علامہ مولانا مولوی فاضل محمد فضل حسین رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۱۔ حضرت علامہ مولانا محمد اجمل قادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۲۔ حضرت علامہ مولانا القادری محمد المدعو بعماد الدین رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۳۔ حضرت علامہ مولانا غلام محی الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۴۔ حضرت علامہ مولانا سلامت اللہ قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۵۔ حضرت علامہ مولانا مفتی نکودر سید محمد حنیف چشتی رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۶۔ حضرت علامہ مولانا ابوالحامد احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۷۔ حضرت علامہ مولانا السید حیدر شاہ القادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۸۔ حضرت علامہ مولانا محمد خلیل عفی عنہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۹۔ حضرت علامہ مولانا سید محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۰۔ حضرت علامہ مولانا سید سعید احمد رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۱۔حضرت علامہ مولانا عبدالحمید عفی عنہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۲۔حضرت علامہ مولانا امجد علی رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۳۔حضرت علامہ مولانا محمد نبی بخش رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۴۔حضرت علامہ مولانا سید مختار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۵۔حضرت علامہ مولانا محمد فضل الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۶۔حضرت علامہ مولانا محمد نظام الدین ملتانی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۷۔حضرت علامہ مولانا محمد ریحان حسین العمری المجد دی رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۸۔حضرت علامہ مولانا محمد مشتاق رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۹۔حضرت علامہ مولانا فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۰۔حضرت علامہ مولانا محمد سلیمان رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۱۔حضرت علامہ مولانا محمد وسیم خان رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۲۔حضرت علامہ مولانا محمد عبداللطیف القادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۳۔حضرت علامہ مولانا عبدالحی علیمی رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۴۔حضرت علامہ مولانا محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۵۔حضرت علامہ مولانا محمد یحیٰی علیمی رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۶۔حضرت علامہ مولانا احمد حسین رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۷۔حضرت علامہ مولانا محمد عبدالمجید القادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۸۔حضرت علامہ مولانا محی الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۹۔حضرت علامہ مولانا سید شاہ لطیف رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۰۔حضرت علامہ مولانا السید وحید القادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۱۔حضرت علامہ مولانا عبدالقادر قادری حیدر آبادی رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۲۔حضرت علامہ مولانا سید عیاث الدین رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۳۔حضرت علامہ مولانا غلام محی الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۴۔حضرت علامہ مولانا سید احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۵۔حضرت علامہ مولانا غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۶۔حضرت علامہ مولانا محمد نظام الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۷۔حضرت علامہ مولانا محمد عباس میاں رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۸۔حضرت علامہ مولانا مرزا احمد القادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۹۔ حضرت علامہ مولانا نزیر احمد خجندی رحمۃ اللہ علیہ
۱۶۰۔ حضرت علامہ مولانا محمد سعد اللہ مکی رحمۃ اللہ علیہ
۱۶۱۔ حضرت علامہ مولانا محمد ابرار الحق رحمۃ اللہ علیہ
۱۶۲۔ حضرت علامہ مولانا حافظ عبد المجید دھلوی رحمۃ اللہ علیہ
۱۶۳۔ حضرت علامہ مولانا محمد جمیل احمد القادری البدایونی رحمۃ اللہ علیہ
۱۶۴۔ حضرت علامہ مولانا محمد معراج الحق صدیقی رحمۃ اللہ علیہ
۱۶۵۔ حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم الحنفی القادری البدایونی رحمۃ اللہ علیہ
۱۵۶۔ حضرت علامہ مولانا غلام محمد لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ
۱۶۷۔ حضرت علامہ مولانا عبد العلیم الصدیقی رحمۃ اللہ علیہ
۱۶۸۔ حضرت علامہ مولانا امام محمد فضل کریم دھلوی رحمۃ اللہ علیہ
۱۶۹۔ حضرت علامہ مولانا عبد الحلیم النوری رحمۃ اللہ علیہ
۱۷۰۔ حضرت علامہ مولانا محمد شمس الاسلام رحمۃ اللہ علیہ
۱۷۱۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبد الحلیم رحمۃ اللہ علیہ
۱۷۲۔ حضرت علامہ مولانا حافظ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ
۱۷۳۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ
۱۷۴۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبد الخالق رحمۃ اللہ علیہ
۱۷۵۔ حضرت علامہ مولانا محمد احمد خان دھلوی رحمۃ اللہ علیہ
۱۷۶۔ حضرت علامہ مولانا عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ
۱۷۷۔ حضرت علامہ مولانا سید احمد علی رحمۃ اللہ علیہ
۱۷۸۔ حضرت علامہ مولانا عبد الغفار حنفی رحمۃ اللہ علیہ
۱۷۹۔ حضرت علامہ مولانا محمد امین القادری رحمۃ اللہ علیہ
۱۸۰۔ حضرت علامہ مولانا محمد جسیم رحمۃ اللہ علیہ
۱۸۱۔ حضرت علامہ مولانا محمد یوسف صدیق اللہ شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ
۱۸۲۔ حضرت علامہ مولانا محمد یٰسین رحمۃ اللہ علیہ
۱۸۳۔ حضرت علامہ مولانا محمد نور الحق قادری رحمۃ اللہ علیہ
۱۸۴۔ حضرت علامہ مولانا محمود جان قادری رحمۃ اللہ علیہ
۱۸۵۔ حضرت علامہ مولانا غلام مصطفٰی قادری رحمۃ اللہ علیہ
۱۸۶۔ حضرت علامہ مولانا عبد الحکیم رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۷۔حضرت علامہ مولانا عبدالحلیم رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۸۔حضرت علامہ مولانا حاجی نور محمد رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۹۔حضرت علامہ مولانا صالح رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۰۔حضرت علامہ مولانا سعید الدین رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۱۔حضرت علامہ مولانا عبدالرشید خان بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۲۔حضرت علامہ مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۳۔حضرت علامہ مولانا محمد میاں رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۴۔حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین المکی رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۵۔حضرت علامہ مولانا عبدالحی قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۶۔حضرت علامہ مولانا محمد شمس الدین قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۷۔حضرت علامہ مولانا محمد حفیظ اللہ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۸۔حضرت علامہ مولانا امیر حسن رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۹۔حضرت علامہ مولانا سید سجاد حسین رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۰۔حضرت علامہ مولانا غلام احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۱۔حضرت علامہ مولانا فضل احمد رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۲۔حضرت علامہ مولانا محمد حسن قادری رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۳۔حضرت علامہ مولانا شبیر حسین قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۴۔حضرت علامہ مولانا ابوالفضل محمد عبدالاحد رضوی رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۵۔حضرت علامہ مولانا مفتی نثار احمد رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۶۔حضرت علامہ مولانا ابوالنصر کمال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۷۔حضرت علامہ مولانا عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۸۔حضرت علامہ مولانا محمد عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۹۔حضرت علامہ مولانا محمد کاظم رحمۃ اللہ علیہ

۲۱۰۔حضرت علامہ مولانا نور محمد اعظمی قادری رحمۃ اللہ علیہ

۲۱۱۔حضرت علامہ مولانا محمد عبدالعظیم قادری رحمۃ اللہ علیہ

۲۱۲۔حضرت علامہ مولانا محمد عبدالعزیز خان قادری رحمۃ اللہ علیہ

۲۱۳۔حضرت علامہ مولانا محمد یونس قادری رحمۃ اللہ علیہ

۲۱۴۔حضرت علامہ مولانا احمد یار خان قادری رحمۃ اللہ علیہ

۲۱۵۔حضرت علامہ مولانا محمد عبداللہ رحمتہ اللہ علیہ

۲۱۶۔حضرت علامہ مولانا محمد نور الحسین رحمتہ اللہ علیہ

۲۱۷۔حضرت علامہ مولانا محمد معوان حسین رحمتہ اللہ علیہ

۲۱۸۔حضرت علامہ مولانا محمد شجاعت علی رحمتہ اللہ علیہ

۲۱۹۔حضرت علامہ مولانا محمد سراج الحسین رحمتہ اللہ علیہ

۲۲۰۔حضرت علامہ مولانا محمد عبدالغفار رحمتہ اللہ علیہ

۲۲۱۔حضرت علامہ مولانا عبداللہ رحمتہ اللہ علیہ

۲۲۲۔حضرت علامہ مولانا سید یار محمد رحمتہ اللہ علیہ

۲۲۳۔حضرت علامہ مولانا محمد عمر القادری رحمتہ اللہ علیہ

۲۲۴۔حضرت علامہ مولانا عبدالغنی رحمتہ اللہ علیہ

۲۲۵۔حضرت علامہ مولانا محمد حبیب الرحمٰن رحمتہ اللہ علیہ

۲۲۶۔حضرت علامہ مولانا محمد عبدالکریم رحمتہ اللہ علیہ

۲۲۷۔حضرت علامہ مولانا محمد آصف رحمتہ اللہ علیہ

۲۲۸۔حضرت علامہ مولانا عبدالغنی رحمتہ اللہ علیہ

۲۲۹۔حضرت علامہ مولانا محمد عبدالرزاق رحمتہ اللہ علیہ

۲۳۰۔حضرت علامہ مولانا شاکر حسین رحمتہ اللہ علیہ

۲۳۱۔حضرت علامہ مولانا محمد مصاحب علی رحمتہ اللہ علیہ

۲۳۲۔حضرت علامہ مولانا سید محمود زیدی رحمتہ اللہ علیہ

۲۳۳۔حضرت علامہ مولانا السید محمد میراں رحمتہ اللہ علیہ

۲۳۴۔حضرت علامہ مولانا فقیر نثار احمد رحمتہ اللہ علیہ

۲۳۵۔حضرت علامہ مولانا فقیر شمس الدین احمد رحمتہ اللہ علیہ

۲۳۶۔حضرت علامہ مولانا محمد حامد علی فاروقی رحمتہ اللہ علیہ

۲۳۷۔حضرت علامہ مولانا حبیب الرحمٰن رحمتہ اللہ علیہ

۲۳۸۔حضرت علامہ مولانا سید رشید الدین احمد رحمتہ اللہ علیہ

۲۳۹۔حضرت علامہ مولانا محمد عبداللطیف اجمیری رحمتہ اللہ علیہ

۲۴۰۔حضرت علامہ مولانا عبدالمجید القادری رحمتہ اللہ علیہ

۲۴۱۔حضرت علامہ مولانا محمد زاہد القادری رحمتہ اللہ علیہ

۲۴۲۔حضرت علامہ مولانا محمد احمد دھلوی رحمتہ اللہ علیہ

۲۴۳۔حضرت علامہ مولانا صوفی ظہور محمد رحمۃاللہ علیہ
۲۴۴۔حضرت علامہ مولانا محمد عارف حسین قریشی رحمۃاللہ علیہ
۲۴۵۔حضرت علامہ مولانا سید محمد علی حسین رحمۃاللہ علیہ
۲۴۶۔حضرت علامہ مولانا ابوالفیض سلیمانی رحمۃاللہ علیہ
۲۴۷۔حضرت علامہ مولانا قاسم میاں رضوی رحمۃاللہ علیہ
۲۴۸۔حضرت علامہ مولانا محمد قاسم ھاشمی قادری رحمۃاللہ علیہ
۲۴۹۔حضرت علامہ مولانا محمد عبدالشکور قادری رحمۃاللہ علیہ
۲۵۰۔حضرت علامہ مولانا حافظ حاجی پیر سید ظہور شاہ قادری رحمۃاللہ علیہ
۲۵۱۔حضرت علامہ مولانا محمد صدیق بڑودی رحمۃاللہ علیہ
۲۵۲۔حضرت علامہ مولانا سید خالد شامی رحمۃاللہ علیہ
۲۵۳۔حضرت علامہ مولانا محمد عبداللہ بڑودی رحمۃاللہ علیہ
۲۵۴۔حضرت علامہ مولانا عبدالرضا حشمت علی خان القادری الرضوی الکھنوی (مصنف کتاب الصوارم الھندیہ) رحمۃاللہ علیہ

عَرضِ ناشر

''تمہید الایمان'' امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی شہرۂ آفاق تصنیف ہے جسے پڑھنا محیِ سنت امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کیلئے ضروری قرار دیا ہے۔

لیکن بُعدِ زمانی کے باعث آج کے عوام، امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فصیح وبلیغ کلام کو سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں چنانچہ پیغامِ رضا علیہ الرحمۃ کی تبلیغ کیلئے ''**المدینۃ العلمیۃ**'' نے انکی گراں قدر تصنیفات کو حواشی اور تسہیل سے مزین کرنے کا بیڑہ اُٹھایا ہے اس مقصد کیلئے زیرِ نظر کتاب ''تمہید الایمان'' کے حاشیے میں مندرجہ ذیل امور کا اہتمام کیا گیا ہے۔

﴿۱﴾ قدیم الاستعمال طرزِ بیان کو ''آج'' کے طرزِ بیان میں ڈھالنے کی کوشش کی گئی ہے۔
﴿۲﴾ متنِ ''تمہید الایمان'' میں جن عربی عبارات کا ترجمہ نہیں کیا گیا تھا انکا ترجمہ کر دیا ہے۔ ﴿۳﴾ ''کوما''، سوالیہ نشان اور اسی طرح کے دیگر نشانات کا اضافہ غرضِ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا گیا ہے۔ ﴿۴﴾ آیاتِ قرآنی کا جو ترجمہ خود امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے اسے تبدیل نہیں کیا گیا البتہ وہ آیتیں جنکا ترجمہ نہیں فرمایا تھا ہم نے ان کا ترجمہ کنز الایمان شریف سے لکھ دیا ہے۔ ﴿۵﴾ کتاب کے آخر میں عرب وعجم کے اُن علماء کرام علیہم الرحمۃ کے اسماء کی فہرست دی گئی ہے جنہوں نے امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تکفیری فتوے کی تصدیق فرمائی۔

اللہ عزوجل سے دُعا ہے کہ وہ ہماری اس کوشش کو قبول فرما کر نجاتِ آخرت کا سامان بنائے۔

ادارہ : المدینۃ العلمیۃ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرِب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی اِلتجا ہے۔ عاشِقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں بہ نیّت ثواب سُنّتوں کی تربیّت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے اِبتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-579-872-0
0101158
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
فون: +923 111 25 26 92. Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net